حرفِ مُعتبر





حضرت ستّار وارثی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وّعلیٰ اٰلِ محمدٍ کما صلّیت علیٰ ابراھیم
وعلیٰ اٰلِ ابراھیم انّک حمیدٌ مّجیدٌ اللّٰھم بارک علیٰ محمدٍ وّعلیٰ اٰلِ محمدٍ
کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰلِ ابراھیم انّک حمیدٌ مّجیدٌ

حرفِ معتبر

نعتیہ کلام

حضرت ستّار وارثی رحمۃ اللہ علیہ



اردو مرکز نیویارک

باہتمام

بزمِ وارث ۱۹۰/۱ شاہ فیصل کالونی، کراچی

نام کتاب: حرف معتبر (نعتیہ مجموعہ)

مصنف: حضرت ستار وارثی رحمتہ اللہ علیہ

ترتیب نو: حمید وارثی و نصیر وارثی

شرح الواح: رشید وارثی ایم - اے (اسلامیات) ایم - اے (صحافت)

نگران: ڈاکٹر سعید وارثی ایم - اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی

سرورق: محمد اویس خان وارثی

کمپوزنگ: العائشہ کمپوزنگ سینٹر

کمرہ نمبر ۲۶، نوشین سینٹر، نیو اردو بازار - کراچی

تاریخ طباعت: نومبر ۱۹۹۴ء (جمادی الثانی ۱۴۱۵ھ)

تعداد: ایک ہزار

ناشر: رئیس وارثی، صدر اردو مرکز نیویارک

73-12, 35 Avenue, E-23
Washington Plaza, Jeckson Heights
NY 11372, New York, USA.

باہتمام: بزم وارث - ۱۹۰/ ۱ قصر وارث شاہ فیصل کالونی

کراچی - ۲۵ (فون ۴۵۷۱۲۰۷)

مطبع ________ خالد پرنٹرز، موہن روڈ کراچی

قیمت: ۲۵۰ روپے

اِھدآء

زمانہ فترت کے یگانہ روزگار واصف خیرالبشر اور دور رسالت کے پہلے مداح رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) محسن اسلام حضرت ابو طالب بن عبدالمطلب کے عظیم فرزند جنہوں نے توصیف محبوب کردگار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے پہلی بار "نعت" کا لفظ استعمال کیا، صاحب سیف و قلم، دروازہ شہر علم و حکمت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کے وسیلہ مبارک سے ذات ممدوح خدا، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ہم اپنے والد مشفق حضرت ستار وارثی رحمۃ اللہ علیہ کا سرمایہ بندگی "حرف معتبر" اس عرض غلامانہ کے ساتھ پیش کرنے کے آرزومند ہیں:

"قبول کرلیں حضورؐ اس کو حقیر تحفہ فقیر کا ہے"

رئیس وارثی

صدر - اردو مرکز نیویارک

جمعہ - ۱۳ جمادی الثانی ۱۴۱۵ھ

۱۸ نومبر ۱۹۹۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمان عشق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نیک اعمال، حسن نیت اور حسن فکر کے نتیجے میں حیات ابدی عطا کرتا ہے۔ جسے ہم جنت الفردوس کی زندگی کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اس دارالعمل اور خاکداں میں بھی آدمی کے ذکر کو باقی رکھتا ہے۔ حضرت عبدالستار خاں وارثی بھی اپنی وفات کے بعد اپنے نعتیہ اشعار کی خوشبو میں ہمارے لئے زندہ ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے لائق فرزند بھی ان کی زندگی کی ایک دوسری شکل ہیں۔ یہ بیٹے اپنے والد کے ورثہ دار ہیں، یعنی عشق حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو ورثہ میں ملا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ اپنے والد کی اولاد معنوی کو بھی ترتیب دیتے اور شائع کرتے رہے ہیں۔

میں نے جناب عبدالستار وارثی کو دیکھا تو نہیں لیکن معتبر شاہدوں اور ان کی شاعری کی بنیاد پر جانتا ہوں کہ وہ وارثی سلسلہ کے اضطراب محبت اور وارفتگی کے امین اور رزق حلال کی نعمتوں سے بہرہ ور تھے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کا رشتہ محض قال تک محدود نہ تھا بلکہ ان کے انداز زیست میں بھی نمایاں تھا۔

جناب ستار وارثی نے اپنے رب سے بھی عشق سرور کون ومکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کچھ اور نہیں مانگا۔ کسی نعتیہ مجموعے کے حرف آغاز کے طور پر اس سے بہتر التجا اور کیا ہو سکتی ہے۔

عشق سرکار دو عالم ہے وراثت میری
میرے مولا تو مجھے دولت آبائی دے

آنکھ کے خشک سمندر کو روانی مل جائے
قلب کے تشنہ صدف کو در بطحائی دے

صدف کو جو موجوں کے درمیان زندگی بسر کرتا ہے، تشنہ کہنا بہت بلیغ استعارہ ہے۔ اسی طرح "در بطحائی" کی ترکیب بھی لسانی اور معنوی طور پر بہت تازہ ہے۔

جناب ستار وارثی کی نعتوں میں جذبہ کی صداقت تو ہے ہی، اس کے ساتھ ساتھ اظہار کا سلیقہ اور حد درجہ احتیاط بھی موجود ہے۔ نعت کے تمام آداب جو کلام اساتذہ میں ملتے ہیں، ستار صاحب مرحوم نے انہیں سامنے رکھا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ "وہ تازہ کاری" بھی انہوں نے اپنی نعتوں میں پیدا کی ہے جو ان کی مضبوط شخصیت کی نشاندہی کرتی ہے۔ بات یہ ہے کہ اقبال کے خیال کے مطابق دنیا کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہو جائے سچے عاشق کے احوال کبھی فرسودہ نہیں ہوتے۔ عشق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شجر ملت کی، جڑوں، شاخوں اور برگ و بار میں جاری و ساری ہے۔ اسی کی وجہ سے ہزار دور خزاں آئیں یہ شجر سرسبز رہتا ہے۔

ستار صاحب کے اشعار میں مرتبہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش یوں نظر آتے ہیں کہ ان کا سارا نعتیہ کلام حرف معتبر بن گیا ہے۔ سچ ہے کہ اعتبار، نسبت کا دوسرا نام ہے۔

بے مثل و بے نظیر ہو تم ، لاجواب ہو
عرفان ذات حق کی مقدس کتاب ہو

کعبہ قلب و نظر ، نازش عرش اعظم
شافع روز جزا ، قاسم کوثر ، آقا

آقا کی ردیف جناب وارثی علیہ الرحمۃ کو بہت عزیز تھی۔ اور کیوں نہ ہوتی، یہی لفظ ہمارے اور ان کے رشتے کو بے ساختگی اور حسن کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ستار صاحب کی بہت سی نعتیں خطابیہ ہیں۔ آقائے نامدار، مونس قلب مومنین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کا رشتہ، رشتہ حضوری تھا۔ اور اس کا سبب بھی انہوں نے اپنی نعتوں میں بار بار پیش کیا ہے۔

آپ ہیں عید عاشقاں، آپ نشاط روح و دل
عکس جمیل آپ کا جلوہ حسن کائنات

جناب ستار وارثی کی نعتیں پڑھنے والوں میں جذبہ حضوری پیدا کرتی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ان کا کلام آپ کے اپنے دل کی آواز ہو۔ اس بات کو حضرت سیماب اکبر آبادی وارثی نے یوں بیان کیا ہے۔

کہانی اپنی روداد جہاں معلوم ہوتی ہے

اللہ شاعر کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے کہ اس نے ہم جیسوں کی زبان بن کر احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی ترجمانی کی۔

ڈاکٹر سید ارتفاق علی

سابق وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی

جمعرات ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۴ء

"حرف معتبر" کا شاعر

حضرت ستار وارثی کے نام اور کام کو کسی رسمی تعارف کی ضرورت نہیں۔ وہ برصغیر پاک و ہند کے ایک ایسے تاریخی شہر سے تعلق رکھتے ہیں جو سیف و قلم دونوں کے لیئے ممتاز ہے۔ اس امتیاز کا تعلق کسی دنیاوی یا مادی منفعت سے نہیں بلکہ دین مبین کی حق و حمایت میں جذبہ ایثار و قربانی سے تعلق رکھتا ہے۔ میری مراد یو۔پی کے مشہور شہر بریلی سے ہے جس نے ملت اسلامیہ ہند کے بے شمار جاں نثاروں، عالموں، مجاہدوں، مورخوں، شاعروں، اور ادیبوں کو جنم دیا۔ حضرت ستار وارثی کا آبائی تعلق اسی شہر سے ہے اور وہ بریلی کے قابل فخر سپوتوں میں شمار کیئے جاتے ہیں۔

حضرت ستار وارثی قولاً اور عملاً سچے عاشق رسول تھے اور تذکرہ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی زندگی کا وظیفہ خاص تھا۔ اس وظیفہ خاص کی نمود شعر کے پیکر میں ان کی سابقہ تخلیقات "آیہ رحمت" اور "معطر معطر" میں بھی ہو چکی ہے اور صاحبان ذوق سے خراج تحسین لے چکی ہے۔ اب ان کی فکر و نظر کا حاصل اور ان کی تخلیقی صلاحیتوں کا عطر، ان کی تازہ ترین تصنیف "حرف معتبر" کی صورت میں منظر عام پر آیا ہے اور کچھ ایسی ندرتوں کے ساتھ آیا ہے کہ ستار وارثی کی قادر الکلامی اور شاعرانہ خلاقی، دونوں کی داد دینی پڑتی ہے۔

حضرت ستار وارثی کا، زیر نظر مجموعہ شعری، نعتوں کا مجموعہ ہے۔ سب جانتے ہیں کہ نعت گوئی کے فن کو سارے شاعروں، ادیبوں، عالموں، اور ناقدوں نے مشکل ترین صنف سخن کہا ہے۔ اول اس لئے کہ حمد و نعت کی سرحدیں ایک دوسرے سے اس طرح ملی ہوئی ہیں کہ شاعر کی معمولی سی معمولی لغزش بھی اسے

نعت کی حدود سے بڑھ کر حمد کی حدود میں اور حمد کی سرحدوں سے نکال کر نعت کی سرحدوں میں داخل کر سکتی ہے اور اس طرح کا تجاوز کبھی مستحسن قرار نہ پائے گا۔

نعت گوئی کو مشکل ترین صنف سخن کہنے کا دوسرا سبب یہ ہے کہ اس کا موضوع حد درجہ عظیم و وسیع ہے اور اس کے ذاتی و صفاتی مقامات و مراتب اتنے ارفع و اعلیٰ ہیں کہ اللہ رب العزت نے خود اس کی مدح فرمائی ہے اور اپنے بندوں کو اس کی مدح و ثنا کرنے کا حکم دیا ہے۔ ملائکہ تو اس ذات اقدس پر صبح و شام درود و سلام بھیجتے ہی رہتے ہیں۔

اب اس صورت حال میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی خود اپنے خالق و مالک کی ممدوح ٹھہرتی ہے ایسے ممدوح کے بارے میں کسی بندے کا کچھ عرض کرنا عجز کلام ہی کے طور پر ممکن ہے چنانچہ ہمارے شعرا نے عجز کلام کے اعتراف کے ساتھ ہی نعتیں کہی ہیں اور "حرف معتبر" کے خالق حضرت ستار وارثی، نعت گو شعرا کے اسی حلقے سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ ان کی نعتیں لفظ و معنی، دونوں کی سطح پر ادعائے مدح سے زیادہ، عشق رسول میں ان کی سرشاری و مستی، شیفتگی و وارفتگی اور گدازیٔ قلب و خود سپردگی کی مظہر ہیں۔

اوپر نعت گو شعرا کے سلسلے میں حضور اکرم کی رحمۃ للعالمین کے حضور عجز کلام اور اعتراف عجز کلام کا ذکر آیا ہے۔ اب اس عجز کلام و اعتراف عجز کلام کا اعجاز دیکھیے کہ ہمارے شعرا نے ہزار دشواریوں کے باوصف نعت گوئی کے لیے ایسی ایسی راہیں نکالی ہیں اور ایسے ایسے پہلو تراشے ہیں کہ بارگاہ رسالت کے احسان و فیضان کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ اس فیضان و احسان کا تازہ ثبوت "حرف معتبر" کی تکمیل و اشاعت ہے۔ "حرف معتبر" میں حضرت ستار وارثی نے نعت گوئی کے لیے ایک ایسی نادر راہ نکالی ہے کہ یہ راہ ایک طرف تو ان کی خلاقی و طباعی پر دلالت کرتی ہے دوسری طرف ان کی فکر و نظر کے خوبصورت زاویوں اور منفرد روزنوں سے عجیب و غریب روشنی بکھیرتی ہے۔

اس نعتیہ شعری مجموعے میں التزام و اہتمام یہ کیا گیا ہے کہ حضور اکرم کے جملہ صفاتی اسمائے گرامی کو عنوان و موضوع بنا کر اشعار کہے گئے ہیں۔ یعنی ہر

نام کے ساتھ ایک نعت معنون کردی گئ ہے ۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ ہر نام کے حضور ایک مکمل نعت بطور نذرانہ عقیدت و احترام پیش کی گئ ہے ۔ یہ انداز پیش کش بھی اپنی ندرت رکھتا ہے اور ندرت یہ ہے کہ ہر نام کے معنوی رموز و نکات کی روشنی میں اشعار کہے گئے ہیں اور اس طرح ہر صفاتی نام کو پیکر نعت بنا دیا گیا ہے۔

" حرف معتبر " کا ایک بہت اہم اور منفرد پہلو یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے صفاتی کے سلسلے میں ہر اسم کی لغوی و معنوی تشریح بھی، نعت کے اختتام پر دیدی گی ہے ۔ ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا گیا ہے کوئی خاص صفاتی نام حضور کو کس وقت، کس حوالے سے اور کس پس منظر میں عطا ہوا ہے ۔ یعنی یہ تشریح بھی کردی گی ہے کہ کوئی خاص نام سب سے پہلے کس کتاب میں، کس شاعر کے یہاں یا کس راوی کے یہاں بیان ہوا ہے نیز اس کا ذکر اگر قرآن کریم میں آیا ہے تو کہاں کہاں آیا ہے ۔ مثلاً جس جگہ محمد نام کے ساتھ نعت درج کی گی ہے وہاں اس کے ذیل میں مستند حوالوں کے ساتھ یہ بھی ظاہر کر دیا گیا ہے کہ محمد کا لفظ قرآن پاک میں صرف چار بار آیا ہے ورنہ پورے قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کو دوسرے پیغمبروں کی طرح ذاتی نام سے نہیں بلکہ صرف صفاتی نام سے پکارا ہے ۔

مذکورہ بالا توضیحات کی روشنی میں " حرف معتبر " پر نگاہ ڈالئے تو کہنا پڑتا ہے کہ یہ مجموعہ نعت عام طرز کا مجموعہ نعت نہیں بلکہ اردو کی نعتیہ شاعری کی تاریخ میں اس کا بالکل جداگانہ رنگ و آہنگ اور مقام ہے ۔ یہ مجموعہ نعت سے آگے بڑھ کر نبی مکرم کے اسمائے گرامی کا مستند فرہنگ بھی ہے، حضور کے ناموں کی مفصل تاریخ بھی ہے، نام کے حوالے سے ان کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کی تفسیر بھی ہے اور اللہ و رسول کے ناموں کے درمیان فاصلہ و قربت کی پیمائش کے لئے ایک سنگ میل بھی ہے ۔

رہ گئے حضرت ستار وارثی کے نعتیہ شاعری کے محاسن، سو، اس کا مختصر سا جواب یہ ہے کہ نثر، خواہ کتنی ہی بامعنی اور خوبصورت کیوں نہ ہو، نظم یا شاعری

کا جواب نہیں ہو سکتی چنانچہ کسی شعر کو خصوصاً نعتیہ شعر کو نثر کے پیکر میں لانا اسے اس کے بلند تر منصب سے فروتر لانا ہے شعر کی تشریح و توضیح کے سلسلے میں جس نے بھی یہ سوال اٹھایا تھا کہ

شعر مرا بہ مدرسہ کہ برد

یعنی میرے شعر کو مدرسے کے درسی نصاب میں کس نے داخل کیا اور غیر ضروری نثری تفصیلات سے اسے بے رس اور بے رنگ کیوں بنایا؟ تو یہ سوال بے سبب نہیں اٹھایا تھا جس طرح شعر گوئی کی قوت، فطرت کی طرف سے ودیعت ہوئی ہے اسی طرح، شعر فہمی کی صلاحیت بھی من جانب اللہ تعالیٰ عطا ہوئی ہے اور یہ ہر صاحب ذوق اور خوش مذاق پڑھے لکھے آدمی کو عطا ہوئی ہے۔ اس لیئے میں اردو کے صاحبان ذوق سے "حرف معتبر" پر اپنے طور پر نگاہ ڈالنے اور اس سے براہ راست لطف اندوز ہونے کی گذارش کروں گا۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری (ستارہ امتیاز)

ایم۔اے، پی ایچ ڈی۔

چیف اڈیٹر و سکریٹری اردو ڈکشنری بورڈ

حکومت پاکستان

جناب ستار وارثی کا تازہ مجموعہ نعت

جناب ستار وارثی سلسلہ وارثیہ کے ایک بڑے بزرگ اور صاحب کشف و کرامت ولی اللہ سید ناشاہ غفار شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے۔ان کی لکھی ہوئی نعتیں روایتی نعتیں نہیں ہیں۔یہ ان کی دل کی واردات ہے جس کو نعت کی شکل میں ظاہر فرمایا ہے، از دل خیزد بر دل ریزد۔یہ نعت گوئی ستار وارثی کو اپنے والد جناب سید ناشاہ غفار شاہ وارثی سے ورثہ میں ملی ہے۔یعنی بقول غالب

سلطنت دست بدست آئی ہے
جام جم خاتم جمشید نہیں

نعت صرف ایک سخن نہیں۔یہ اظہار و سکوت کا سنگم ہے۔ یہاں کسی مقام پر بیان مناسب ہوتا تو کہیں خاموشی کہ آگے حد ادب ہوتی ہے۔یعنی جب بے زبانی زبان بن جائے تو نعت کا کوئی شعر نازل ہوتا ہے۔اس وقت میرے پیش نظر جناب ستار وارثی کا غیر مطبوعہ نعتیہ مجموعہ "حرف معتبر" ہے۔مجموعہ کی ابتداء ایک دعائیہ نظم سے ہوتی ہے۔جس میں یہ اشعار کیا خوب ہیں۔

فکر کو تازگی احساس کو رعنائی دے
نعت کا ذوق جو بخشا ہے تو گویائی دے

عشق سرکار دو عالم ہے وراثت میری
میرے مولا تو مجھے دولت آبائی دے

نعت کے مجوعہ کا اس دعا سے آغاز کرنا حسن ترتیب کا کمال ہے۔

جناب ستار وارثی نے نعت کہنے سے پہلے نعت گوئی کی اہلیت عطا کرنے کی جو دعا مانگی ہے وہ ان کے اعلیٰ شعور کا ثبوت دیتی ہے۔میں نے سورۃ الفاتحہ کی منظوم

تفسیر میں ایک شعر یہ بھی لکھا تھا۔

خدا سے بندہ چاہے کچھ بھی عرض مدعا مانگے
مگر پہلے رہ صادق پہ چلنے کی دعا مانگے

چنانچہ جناب ستار وارثی کی یہ دعا اللہ تبارک وتعالیٰ نے قبول فرمائی اور ان کے اس مجموعہ میں بڑی پر اثر اور پر کیف نعتیں ملتی ہیں جن پر ان کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ یہ نعتیں سامان مغفرت تو ہیں ہی مگر شاعرانہ اعتبار سے بھی یہ قابل تحسین ہیں۔

جناب ستار وارثی کی نعتوں میں ان کا دل بھی کار فرما ہے اور دماغ بھی۔ یہاں جذبہ اور فکر کا توازن پایا جاتا ہے۔ ع "یہاں دماغ بھی دل کی طرح دھڑکتا ہے۔"

ساری حدیں ہی ختم ہیں ادراک و فہم کی
لوح جبین عرش پہ طلعت نما ہیں آپ

دونوں جہاں میں کون ہے اب آپ کے سوا
ستار غم نصیب کا اک آسرا ہیں آپ

جناب ستار وارثی کی نعتیں پڑھ کر یہ محسوس ہوتا ہے وہ نعت گوئی کے وقت مدینہ منورہ میں حاضر ہیں۔ نظر کے سامنے روضہ رسول ہے دل میں عشق رسول اور لب پر نعت رسول۔ میرے اس دعوے کی دلیل ان کے یہ نعتیہ اشعار ہیں۔

معجزہ یہ بھی محبت کا نرالا دیکھا
دل کے آئینہ ہی عکس شہ والا دیکھا

یوں بھی بیتابی الفت کا تماشہ دیکھا
ایک انساں کو سر عرش معلیٰ دیکھا

لائے تشریف تصور میں جو سرکار کبھی
نگہ عشق نے اٹھتا ہوا پردہ دیکھا

ہے یہ تعبیر وہ طیبہ میں بلائیں گے ضرور
ہم نے کل خواب میں جو گنبد خضراء دیکھا

اسی انداز اور معیار کے کچھ اور شعر ملاحظہ فرمائیں۔

عشق کی کوئی بھی منزل ہو خرد ہو کہ جنوں
ہر جگہ آپ کو میں انجمن آراء دیکھوں

شکر سرکار بجا لاؤں نہ کیوں کر ستار
عالم ہوش میں جب ان کا نظارا دیکھوں

نعت گو شعراء نے نعتوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قصائد تو بہت لکھے ہیں مگر جناب ستار وارثی نے یہاں بھی شاعرانہ غلو سے کام نہیں لیا۔ بالکل سچی تعریف کی ہے۔ جو عام نعت گو شاعروں کی روش سے مختلف ہے، فرماتے ہیں۔

آپ سکون زندگی ، آپ یقین بندگی
دشت جنوں نواز میں آپ ہی میرے غم گسار

آپ ہیں عظمت حرم آپ عظیم و محترم
آپ ہیں باعث شرف آپ ہیں وجہ افتخار

جناب ستار وارثی کی نعت میں ایک رنگ تغزل بھی نمایاں ہے۔ یہ صنف ہمارے کئی اچھے نعت گو شاعروں کے یہاں ملتی ہے۔ میں نے ایک جگہ کہا ہے۔

غزل بھی صنف سخن ہے مگر غزل ہی نہیں.
ادب میں نعت بھی شامل بڑے ادب سے ہے

ملاحظہ ہوں ستار وارثی کے تغزل سے بھرپور نعتیہ اشعار۔

تم سے ہی تو ہیں گلشن ہستی کی بہاریں
تم آئے تو دنیا سے مٹی کفر کی ظلمت

صد شکر کہ ہے ورد زباں نام تمہارا
کچھ پاس نہیں میرے بجز اشک ندامت

اور ایک شاہکار نعتیہ شعر

وہ بارگہ ناز ہے دربار محمدؐ
مشتاق نگاہی بھی جہاں سو۔ ادب ہے

جناب ستار وارثی کو الفاظ کی نشست و برخاست پر بھی قدرت حاصل ہے۔ ان کی نعتوں میں الفاظ کا انتخاب نہایت حسین و موزوں ہے۔ یہ الفاظ انگوٹھی میں نگینوں کی طرح جڑے ہوئے ہیں۔

چنانچہ ملاحظہ ہوں جناب ستار وارثی کے یہ اشعار

وہ صاحب قرآں ہے وہی جان صداقت
وہ آیہ رحمت ہے وہی روح یقیں ہے

والشمس کا مظہر کہیں والنجم کا پرتو
وہ سر تا قدم جلوہ قرآن مبیں ہے

جناب ستار وارثی علیہ الرحمۃ اپنی نعتوں میں قدیم روایات سے اپنا رشتہ برقرار رکھتے ہیں۔ وہ کلاسیکی بنیاد پر قائم رہ کر نعت کہتے ہیں۔ آج کل ایک وبا "جدیدیت" کی

بھی پھیلی ہوئی ہے۔ غزل و نظم، مزاح و طنز ہر صنف سخن میں نقش کہن کو مٹایا جا رہا ہے۔ اس فیشن نے ہماری شاعری کی تہذیبی روایات ہی کو ختم کر کے رکھ دیا ہے اور پھر نعت پاک میں تو جدیدیت کے تجربہ کی گنجائش ہی نہیں۔ یہ جدیدیت نعت میں سو ادب کا پہلو پیدا کر سکتی ہے۔ جناب ستار وارثی نے اس بات کی بڑی احتیاط کی ہے۔ ملاحظہ ہوں ان کے یہ نعتیہ اشعار

مظہر کامل ، حسن سراپا ، جلوہ نمائے نور حقیقت
نازش دوراں ، سایہ یزداں ، ناز مشیئت مالک جنت

سید مرسل ، کعبہ عرفاں ، قبلہ ایماں ، جان محبت
ارفع و اعلیٰ ، سید والا ، چشمہ رحمت ، بحر عنایت

رونق محفل ، فیض مسلسل ، موج تبسم ، پیکر تاباں
سرور عالم ، نازش دوراں ، روح سعادت ، مظہر قدرت

اس نعت میں الفاظ کا بہاؤ ایک دریا کی طرح ساتھ میں کلاسیکی روایت کی پابندی ہے۔ عشق رسول کا جذبہ شاعر کے دل میں موجزن ہے اور پھر ذات باری تعالیٰ اور بندہ کامل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مابین فرق مراتب کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں

کوئی نہیں ہے آپ سے بڑھ کر آپ ہیں سب سے برتر و بہتر
نور فشاں ہے روئے منور ، بعد خدا ہے آپ کی عظمت

یہاں بعد خدا کہہ کر اس صداقت کا اظہار فرمایا گیا ہے کہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جناب ستار وارثی زبان کی صحت کے بارے میں بھی نہایت سخت گیر اور روایت پرست ہیں۔ ان کی نعتوں میں الفاظ اپنے صحیح وزن اور تلفظ کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔ الفاظ کی صحت پر ان کی بھرپور نظر ہے۔ زبان و بیان کی غلطیاں ان کی

نعتوں میں نہیں پائی جاتیں۔

ملاحظہ ہو یہ حسین نعت

یارب ہو عطا الفت سلطان مدینہ
آنکھوں میں رہے صورت سلطان مدینہ

بس جائیں میری آنکھوں میں طیبہ کے مناظر
دیکھوں میں یونہی طلعت سلطان مدینہ

ضو ریز وہاں رہتی ہے وحدت کی تجلی
ہے شہر نبی جنت سلطان مدینہ

ہیں موج سخا ، بحر کرم ، مصدر رحمت
محبوب خدا ، حضرت سلطان مدینہ

ستار یہ حسرت ہے دم نزع بھی دل میں
کرتا ہی رہوں مدحت سلطان مدینہ

نعت گوئی بغیر عشق رسول کے ممکن ہی نہیں یعنی بقول میر

عشق بن یہ ادب نہیں آتا

نعت گو ہزار چاہے کہ اس عشق کا اظہار نہ ہو مگر اس کی نعتوں کے لفظ لفظ سے عشق ظاہر ہوتا ہے۔ جناب ستار وارثی کا پورا مجموعہ نعت "عشق رسول" میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور ان کا قاری بھی ان کی نعت پڑھ کر اسی عشق کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے اور جب دوبارہ سطح پر واپس آتا ہے تو اس کی روح تک بالکل لطیف و پاک، مطہر اور معطر ہوتی ہے۔ یہ سب ستار وارثی کے عشق رسول کا فیضان ہے۔ اسی عشق نے ان سے یہ نعتیں کہلوائی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی نعتوں کا یہ مجموعہ شائع ہونے کے بعد قبول عام

حاصل کرے گا اور دنیائے نعت میں ایک حسین اضافہ ثابت ہو گا۔

جناب ستار وارثی کی نعت گوئی کے محاسن اور ان کے نعتیہ اشعار کے تاثر کو تفصیل سے پیش کرنا اس وقت میرے لئے ممکن نہیں تھا۔ اور نہ میں اپنے سے بڑے ایک روحانی بزرگ، ایک اللہ والے انسان، ایک پیر طریقت اور مرد خدا رسیدہ کے نعتیہ کلام پر تبصرہ کا اہل ہوں۔ لیکن برادرم جناب رشید وارثی کی خواہش یہی تھی سو میں نے تعمیل ارشاد کر دی۔ مجھ سے اس مختصر سے جائزہ میں کوئی لغزش ہو گئی ہو تو معذرت خواہ ہوں۔

دلاور فگار

3/17 V-B ناظم آباد کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احوالِ واقعی

میرے والد ماجد حضرت ستار وارثی رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام کا زیرِ نظر مجموعہ " حرفِ معتبر " کے نام سے ہدیہ قارئین ہے۔ یہ حضرت قبلہ گاہی کا بذاتِ خود ترتیب دیا ہوا آخری نعتیہ مجموعہ ہے۔ جس میں ایک حمد، ایک مناجات (التجا) اور ۶۳ نعتیں شامل تھیں۔ برادرم حمید وارثی و نصیر وارثی سلمہم نے والد ماجد کی پدرانہ شفقت و محبت کے سہارے ان کی ۳۶ غیر مطبوعہ نعتیں اس مجموعہ میں مزید شامل کی ہیں۔ اس طرح اس کتاب میں شامل نعتوں کی تعداد ۹۹ ہو گئی ہے اور ان کی ترتیب بھی بدل گئی ہے۔یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ یہ ۳۶ نعتیں حضرت قبلہ گاہی کی ان غیر مطبوعہ نعتوں سے لی گئی ہیں۔ جو انہوں نے گذشتہ ۴۳ برسوں کے دوران کہی ہیں اور کسی وجہ سے "آیۂ رحمت" اور معطر معطر" میں یہ شامل نہ ہو سکیں۔ یہ بھی حضرت کے مزاج کی بات ہے کہ انہوں نے اپنے اس آخری نعتیہ مجموعہ کا آغاز " التجا " کے عنوان سے اپنی اس نعتیہ مناجات سے کیا ہے جو حضرت نے تقریباً چالیس سال قبل اپنے دورِ شباب میں کہی تھی۔

برادرم رشید وارثی سلمہ نے آقائے دوجہاں محبوبِ کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۹۹ اسمائے صفات کی الواح سے ایک طرف تو ان اوراق کی زینت میں اضافہ کیا ہے اور دوسری جانب انتہائی عقیدت و احتیاط کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارک کی قرآنی آیات، تفسیری حوالوں اور احادیث کے شواہد کے ساتھ نہایت مستند، جامع اور مختصر شرح ہدیہ قارئین کی ہے۔ ان اسمائے پاک کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا

گیا ہے تاکہ قارئین کرام باآسانی ان کے معانی و مطالب سے خاطرخواہ استفادہ کر سکیں اور مستقبل کے نعت نگار حضرات پورے اعتماد اور ایقان کے ساتھ فروغ نعت کی کوششوں میں پیش رفت کر سکیں۔

کتاب کے صفحات پر اسمائے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی الواح اور ان کے ذیل میں دی گئی نعتوں میں اگرچہ زیادہ تر معنوی ربط موجود ہے، تاہم ہر جگہ یہ التزام برقرار نہ رہ سکا۔ کیونکہ اس کے لئے حضرت قبلہ گاہی کی مطبوعہ کتب میں شامل بہت سی نعتوں کا اعادہ کرنا پڑتا۔ جسکا یہ مجموعہ متحمل نہیں ہو سکتا۔ البتہ اس کی یہی ایک صورت نظر آتی ہے کہ حضرت قبلہ گاہی کے نعتیہ دواوین سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے صفات یا ان کے معانی پر مشتمل نعتیں منتخب کر کے ان اسمائے مبارک کی الواح کے ساتھ ایک علیحدہ انتخاب شائع کر دیا جائے۔ جیسا کہ حضرت قبلہ گاہی نے معنوی اعتبار سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقریباً تمام اسمائے صفات کو اپنی نعتوں میں شامل کیا ہے۔

۱۹۸۴ء میں "حرف معتبر" ترتیب دینے کے بعد حضرت والد ماجد علیہ الرحمۃ ایک ایسا نعتیہ مجموعہ مرتب کرنا چاہتے تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۹۹ اسمائے صفات یا ان کے قریب ترین معانی و مترادفات کو ردیف بنا کر نعتیں کہی گئی ہوں۔ لیکن قضا و قدر کی بھی عجیب کرشمہ سازیاں ہیں کہ اسی سال حرمین شریفین کی حاضری کے بعد حضرت کو اوراد و اذکار اور محویت و استغراق کے غلبہ نے اس جانب توجہ دینے کی مہلت ہی نہ دی۔ ابھی ان کی یہ تمنا تشنہ تکمیل ہی تھی کہ اسلامی تقویم کے حساب سے ان کی عمر کا ۶۳ واں سال شروع ہو گیا اور ۸ مارچ ۱۹۸۵ء بروز جمعۃ المبارک مطابق ۱۵ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ ان کی روح نقش نعلین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہمیشہ طواف کرتے رہنے کے لئے ملک بقاء کی جانب پرواز کر گئی۔

فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری
خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تجھ پر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارک کو ردیف بنا کر نعتیں کہنے کی جو تمنا حضرت قبلہ گاہی اپنے دل میں لے گئے ۔ امید ہے کہ عصر حاضر کے قادر الکلام اور بلند حوصلہ نعت نگار حضرات میں سے کوئی صاحب سعی بلیغ فرما کر نسل آئندہ کو یہ سوغات ضرور فراہم کریں گے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ "حرف معتبر" کی اشاعت میں ہماری ہر کوتاہی کو معاف فرما کر ہماری ان ٹوٹی پھوٹی کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور میدان حشر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ہمیں اپنے والد حضرت ستار وارثی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سرخروئی عطا فرمائے۔ اس کے ساتھ حضور باری تعالیٰ التجا ہے کہ اے مقلب القلوب! مسلمانان عالم کے دلوں میں اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو راسخ فرما اور قرآن کریم کے ان معانی سے ہمارے قلوب کو منور فرما، جو تیری بارگاہ کبریائی میں قرب کا ذریعہ ہوں۔ الٰہی "حرف معتبر" کو شرف ایجاب عطا فرما اور اس کی تفہیم کو آسان بنا کر ہمارے آئینۂ قلب کو جلا، عطا فرما اور مصنف علیہ الرحمۃ کے درجات بلند فرما۔ آمین بحرمت سیدالانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ڈاکٹر محمد سعید خاں (سعید وارثی)

ایم ۔ اے ، ایل ۔ ایل ۔ بی ، پی ایچ ڈی
جمعۃ المبارک ۴ نومبر ۱۹۹۴ء



الحمد للہ رب العلمین

یقین تیرے کرم پر ہے اس قدر مولا
ہے حرف حرف مرا حرفِ معتبر مولا

یہ بزمِ کُن کی بہاریں یہ زندگی یہ وجود
دلیل تیری عطا کی ہے سربسر مولا

رحیم و قادر و رحمان و خالق و رزّاق
تری صفات کا اک عکسِ مختصر مولا

خیالِ رحمتِ پیہم گناہ گاروں پر
غموں کی دھوپ میں ہے سایۂ شجر مولا

جبینِ شوق کے سجدوں کو بیقراری دے
بہ فیضِ بندگیٔ سیّدالبشرؐ مولا

کرن کرن سے جھلکتا ہے آفتاب کا عکس
ہر ایک شیشہ میں تصویر شیشہ گر مولا

بس اب تو چشمِ تمنا کو معتبر کر دے
رگِ گلو سے بھی نزدیک ہے اگر مولا

تو میرے عشق کی سچائی کی گواہی دے
تلاش کرتی ہے تجھ کو مری نظر مولا

نقابِ رخ نہ الٹ دے جنونِ شوق مرا
کہ ذوقِ دیدہ وری ہے عروج پر مولا

شعورِ نعت محمدؐ کی بھیک دیدے مجھے
مرے کریم و مہربان و چارہ گر مولا

ثنائے خواجۂ کونین اور کہاں ستّار
چلا ہے تیرے سہارے یہ بے ہنر مولا



اِنّی اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ

التجا

فکر کو تازگی احساس کو رعنائی دے
نعت کا ذوق جو بخشا ہے تو گویائی دے

عشقِ سرکارِ دو عالم ہے وراثت میری
میرے مولا تو مجھے دولتِ آبائی دے

صاحبِ گنبدِ خضرا کی جھلک پا جاؤں
ایک لمحہ تو مجھے حاصلِ بینائی دے

خاکِ طیبہ مری آنکھوں کو اجالے بخشے
درِ سرکارؐ سے پلکوں کو شناسائی دے

عشق کا گھاؤ کسی طور نہ بھرنے پائے
اے مسیحا تو مرے زخم کو گہرائی دے

آنکھ کے خشک سمندر کو روانی مل جائے
قلب کے تشنہ صدف کو دُرِ بطحائی دے

مدحتِ شاہِ مدینہ ہو زباں پہ ہر دم
دلِ ستّار کو محفل میں بھی تنہائی دے



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہارِ عالمِ امکاں ، محمدؐ ابنِ عبداللہ
سراپا رحمتِ یزداں ، محمدؐ ابنِ عبداللہ

شہِ کونین، سلطانِ دوعالم، سیّدِ والا
قرارِ روحِ انس و جاں ، محمدؐ ابنِ عبداللہ

زہے صَلِّ علیٰ سرتا قدم تنویرِ خالق ہے
تمہارا پیکرِ تاباں ، محمدؐ ابنِ عبداللہ

بحمداللہ نبیوں میں، رسولوں میں، حسینوں میں
تمہیں ہو سرورِ ذیشاں ، محمدؐ ابنِ عبداللہ

سراجِ بزمِ ایماں ، چارۂ دردِ دلِ مضطر
ہو تم تسکینِ قلب و جاں ، محمدؐ ابنِ عبداللہ

بنایا ربِ اکبر نے رسالت کا امیں تم کو
تمہی ہو جلوہ فاراں ، محمدؐ ابنِ عبداللہ

تمھیؔ ہو مونس و یاور تمہارا ورد ہے آقا
حریفِ گردشِ دوراں ، محمدؐ ابنِ عبداللہ

نہیں افسردگیٔ بخت کا اب کوئی بھی شکوہ
مکیّف ہے دلِ حیراں ، محمدؐ ابنِ عبداللہ

ہے ستارؔ حزیں مشغولِ تسبیحِ وفا ہر دم
ہو تم اللہ کا عرفاں ، محمدؐ ابنِ عبداللہ

شرح اسم مبارک **"محمد"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"محمد" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذاتی نام ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ وہ ذات جو سراپا تعریف و ستائش ہو۔ جس کی بے حد تعریف و توصیف کی گئی ہو۔ اور ہمیشہ کی جائے اور جو ہر عیب سے مبرا ہو۔ یہ نام اقدس ایک مکمل نعت ہے۔

خصائص کبریٰ میں روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عبدالمطلبؓ سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے پوتے کا نام "محمد" کیوں رکھا؟ جبکہ آپ کے بزرگوں میں کسی کا یہ نام نہیں تھا۔ حضرت عبدالمطلبؓ نے فرمایا کہ میں نے یہ نام اس لیے رکھا ہے کہ اہل زمین اور تمام ساکنان عرش ہمیشہ ان کی تعریف و توصیف کریں گے۔ (اس میں حضرت عبدالمطلبؓ کو چاہ زم زم کھودنے اور اس کا نشان بتانے کی طرح خواب میں یہ امر تعلیم کیا گیا تھا)۔

قرآن کریم میں یہ نام اقدس سورہ آل عمران کی آیت ۱۴۴، سورہ احزاب کی آیت ۴۰، سورہ محمد کی آیت ۲ اور سورہ فتح کی آیت ۲۹ میں آیا ہے اور کہیں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس نام پاک سے مخاطب نہیں فرمایا بلکہ محبت بھرے لہجے میں آپ کے اسمائے صفات سے آپ کو مخاطب کیا ہے۔ جبکہ دیگر انبیاء علیہم السلام کو ان کے اصل نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ جیسے یا آدم، یا موسیٰ، یا داؤد، یا عیسیٰ وغیرہ۔ حضرت جامی علیہ رحمتہ کیا خوب فرماتے ہیں۔

یا آدم است با پدر انبیاء خطاب
یا ایہاالنبی خطاب محمد است



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حق نے یوں روشن چراغِ بزمِ عرفاں کردیا
حسنِ احمدؐ کو ہر اک سو جلوہ ساماں کردیا

مل گئیں آخر مکان و لامکاں کی شوکتیں
حق تعالیٰ نے تمہیں جب شاہِ خوباں کردیا

خالقِ اکبر کو امت سے تمہاری پیار ہے
عاصیوں پہ اس نے رحمت کو نگہباں کردیا

تم کو بخشا ہے خدا نے اختیارِ کائنات
تم نے تو ذرّوں کو رشکِ ماہِ تاباں کردیا

پھوٹ نکلی روشنی میرے دلِ تاریک میں
سایہ گستر تم نے۔ مجھ پہ اپنا داماں کردیا

حسرتِ زہد و ورع ہو کیوں دلِ عشاق کو
جب سرِ تسلیم وقفِ کوئے جاناں کردیا

خواب میں دکھلا دیا ستّارِ مضطر کو جمال
اس طرح تم نے علاجِ دردِ پنہاں کردیا

شرح اسم مبارک "احمد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"احمد" کے معنی ہیں بے انتہا و بے گماں حمد کرنے والا۔ "محمد" کی طرح یہ نام بھی آپ کا ذاتی نام ہے۔ آپ کی تشریف آوری سے پہلے کبھی کسی شخص کا نام "احمد" نہیں رکھا گیا۔ یہ نام پاک آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ بی بی آمنہ سلام اللہ علیہا کو خواب میں تعلیم کیا گیا تھا۔ چنانچہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام "احمد" رکھا تھا۔

قرآن کریم میں یہ نام صرف ایک جگہ آیا ہے۔ یعنی سورہ الصف کی چھٹی آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ بشارت دیتے ہیں۔

"اے بنی اسرائیل میں تمہاری جانب اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ میں اس کتاب کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے نازل ہوئی یعنی توریت۔ اور تمہیں بشارت دیتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہے"۔

انجیل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نام "فارقلیط" انہی معنی میں آیا ہے۔ جس کی توثیق سورۃ الصف کی مذکورہ بالا آیت سے ہوتی ہے۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یارب ہو عطا الفتِ سلطانِؐ مدینہ
آنکھوں میں رہے صورتِ سلطانِ مدینہ

بس جائیں نگاہوں میں مدینے کے مناظر
دیکھوں میں یونہی طلعتِ سلطانِ مدینہ

ضوریز وہاں رہتی ہے وحدت کی تجلّی
ہے شہرِ نبیؐ جنتِ سلطانِؐ مدینہ

وہ صبحِ ازل ، شامِ ابد ، جانِ دو عالم
ہے لطفِ خدا عظمتِ سلطانِ مدینہ

ہیں موجِ سخا ، بحرِ کرم ، رحمتِ عالم
محبوبِ خدا حضرتِ سلطانِ مدینہ

اللہ سے ملتے ہیں وہ خود عرشِ بریں پر
دیکھے تو کوئی قربتِ سلطانِ مدینہ

ستّار یہ حسرت ہے دمِ نزع بھی دل میں
کرتا ہی رہوں مدحتِ سلطانِ مدینہ

شرح اسم مبارک "ابطحی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں ایک اسم ابطحی ہے- ابطح مکہ مکرمہ کی طرف نسبت ہے- وہ سیلاب وادی کی جگہ ہے کہ مکہ مکرمہ اور منیٰ کے درمیان واقع ہے- آپ کا نام مبارک ابطحی اس لئے ہے کہ آپ قریش ابطاح سے ہیں جو بطح میں اترے تھے- آپ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب کا لقب سید الابطح اور سید الاباطح تھا- عبدالمطلب کی وفات پر ان کی بیٹی اروی بنت عبدالمطلب نے جو مرثیہ کہا تھا اس میں یہ شعر شامل ہے (ترجمہ) "میری آنکھ اس سراپا سخاوت اور حیاء شعار پر روتی ہے جو نرم خو وادی بطحا کے رہنے والے بزرگانہ سیرت والے تھے- جس کی نیت عروج حاصل کرنے کی تھی (اپنے پوتے کی بعثت کی بشارت سننے کی وجہ سے) (سیرت ابن ہشام)- حضرت عبدالمطلب کے دادا جان حضرت عبدالمناف کو حسن و جمال کی وجہ سے بطحا کا چاند کہا جاتا تھا- بہرحال وادی بطحا کی نسبت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابطحی کہا جاتا ہے-

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اک سجدہ جنونِ شوق کا سوئے محمدؐ ہے
میرا قبلہ میرا کعبہ یہی کوئے محمدؐ ہے

رخِ تاباں اگر ہے والضحیٰ والشمس کا مظہر
تو شرحِ آیۂ واللیل گیسوئے محمدؐ ہے

جدھر دیکھو وہی جلوہ فشاں ہے دونوں عالم میں
چمن کے ہر گلِ تر میں، جو خوشبوئے محمدؐ ہے

منوّر اُس کے جلوؤں سے ہے میرے دل کا ہر گوشہ
میری نظروں میں جب سے مصحفِ رُوئے محمدؐ ہے

اسی باعث تو دیدارِ الہیٰ دید ہے اُس کی
جمالِ کبریا کا آئینہ رُوئے محمدؐ ہے

ضرورت ہی نہیں اے خضرؑ مجھ کو رہنمائی کی
فنائے عشق کی منزل فقط کوئے محمدؐ ہے

وہیں ستارؔ اب تکمیل ہوئی میرے سجدوں کی
وہ جلوہ گاہ جو محرابِ ابروئے محمدؐ ہے

شرح اسم مبارک **"آخر"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم صفت آخر اس لئے ہے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے سب سے آخری نبی ہیں۔ آپؐ کی تشریف آوری کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ جیسا کہ سورۃ الاحزاب کی ایت ۴۰ میں ارشاد ربانی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں"۔ حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا "رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا اور میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی (ضیاء القرآن)۔ امام بخاری اور امام مسلم نے حدیث روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک پر روانہ ہوتے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین بنایا تو حضرت علیؓ شوق جہاد کی وجہ سے آزردہ ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میرے نزدیک تمہاری وہی منزلت ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے نزدیک ہارون (علیہ السلام) کی منزلت تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (تفسیر ضیاء القرآن)۔

خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا نے آپؐ کے پردہ فرمانے کے بعد جو مرثیہ کہا ہے اس میں یہ شعر بھی شامل ہے۔ (ترجمہ) "اے آخری رسول آپؐ برکت اور سعادت کی جوئے فیض ہیں۔ آپؐ پر تو قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود و سلام بھیجا ہے (ارمغان نعت)۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیارِ علم و دانش، نورِ حق، اُمّی لقب آقا
جمالِ دلنشیں، حسنِ ازل، مقصودِ رب آقا

گروہِ انبیاءؑ میں صورتِ تنویرِ خالق ہو
تمھی ہو ساکنانِ عرش کا حسنِ طلب آقا

تمھی جانِ بہاراں ہو تمھی روحِ معانی ہو
تمھاری ذات ہے تخلیقِ عالم کا سبب آقا

جہاں نقش و نگارِ خلد بھی سب ماند پڑ جائیں
تمھارے روضۂ انور کی ہے وہ تاب تب آقا

مٹے دل سے مرے سب نقش اِس دنیائے فانی کے
میری چشمِ تصوّر میں ہمیں رہتے ہو اب آقا

پکاریں گے انہیں رو رو کے سارے اُمّتی اُس دم
گنہگاروں کو محشر میں نظر آئیں گے جب آقا

اب ہر لمحہ ہر اک ساعت گزرتی ہے اِسی غم میں
مدینے میں بلائیں گے مجھے ستّار کب آقا

شرح اسم مبارک "امی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کریم کی سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی الامی کہا گیا ہے۔ علمائے حق نے اس کی متعدد توجیہات بیان کی ہیں۔ منجملہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ام کی طرف منسوب کرتے ہوئے امی کہا گیا۔ یعنی جیسے نوزائیدہ بچہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتا۔ اسی طرح حضورؐ نے بھی کسی استاد سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا۔ اس کے باوجود علوم ظاہری و باطنی سے آپ کے سینہ مبارک کا لبریز ہونا آپ کا روشن معجزہ ہے۔ بعض نے کہا کہ ام القریٰ یعنی مکہ معظمہ کی طرف نسبت کی وجہ سے امی کہا گیا۔ لیکن زیادہ صحیح یہ قول معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ "اصل" کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی آپ اصل موجودات اور باعث تخلیق کائنات ہیں۔

امی لقب اور علم کا مصدر صلی اللہ علیہ وسلم
اہل سخن ہیں آج بھی ششدر صلی اللہ علیہ وسلم



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شہِ عالم ، امامُ الانبیاء ، فخرِ بنیٔ آدم
عروجِ ہستیٔ انساں حریمِ قدس کا محرم

امیرِ لامکاں ، نکہت فشاں وہ رحمتِ یزداں
جبیں کونین کی ہوتی ہے اس کے آستاں پہ خم

بنایا ہے امیں دنیا میں آئینِ رسالت کا
اُسے حق نے عطا کر کے عجب اک عزمِ مستحکم

دعائیں بے نواؤں کی ہیں لبریزِ اثر اب بھی
تجلی ریز ہے سب پہ اُسی کی بخشش پیہم

مبارک خوش نصیبی ساکنانِ کوچۂ جاناں
نہیں اس عالم فانی میں تم کو فکرِ بیش و کم

اسی کی یاد ہی تسکینِ جان و دیدہ و دل ہے
اسی کو ڈھونڈتی ہے ہر طرف اب میری چشم نم

کرم فرما ہے وہ شکرِ خدا ستّارِ مضطر پر
نہیں اِس مفلس و محتاج کو دنیا میں کوئی غم

شرح اسم مبارک "امام" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام کے معنی ہیں پیشوا اور رہنما کے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں انبیاء علیہم السلام کا امام و خطیب ہوں گا اور ان کی سفارش کروں گا اور اس پر مجھ کو فخر نہیں (ترمذی شریف) حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یعنی آپؐ تمام مخلوق کے امام ہیں اور مخلوق خدا کو حق کی ہدایت فرمانے کے لئے آپ سعی بلیغ کرتے ہیں۔ (مواہب لدنیہ)

سورہ البقرہ آیت ۱۲۴ میں ارشاد ربانی ہے۔ اللہ نے ابراہیم کو چند آزمائشوں میں مبتلا کیا اور وہ اس پر پورے اترے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیشک میں تمہیں تمام انسانوں کا امام بناؤں گا۔ آپ نے عرض کیا اور میری اولاد میں سے بھی؟ فرمایا (ہاں) لیکن میرا وعدہ ان کے لئے نہیں جو ظالم ہیں "۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ طویل حدیث میں ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی شب امامت کی اور آپ کی اقتداء میں تمام انبیاء علیہم السلام نے نماز ادا کی۔ اس لئے آپؐ امام الانبیاء بھی ہیں (مدارج نبوت)۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے مثل و بے نظیر ہو تم لاجواب ہو
عرفانِ ذاتِ حق کی مقدس کتاب ہو

جاہ و شرف میں کوئی تمہاری نہیں مثال
سلطانِ کائنات رسالت مآب ہو

ہے ہر ادا تمہاری تجلیٔ ذوالجلال
سب مہ و شانِ دہر میں تم انتخاب ہو

تم جانِ انجمن ہو تمہی جانِ گلستاں
خالق کا اپنے تم کرمِ بے حساب ہو

ضو پاشیوں سے جسکی منّور ہیں دو جہاں
بزمِ مہ و نجوم میں وہ آفتاب ہو

پرچم بلند جس نے کیا حق کا ہر جگہ
اس عالم وجود میں وہ انقلاب ہو

مشغولِ عرضِ حال ہوں ستّارِ وارثی
شاید یہ میرا ذوقِ سخن کامیاب ہو

شرح اسم مبارک "امین" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امین کے معنی ہیں امانت دار۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ وصف ہے کہ آپ کو اعلان نبوت سے پہلے بھی لوگ صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے۔ سورۃ التکویر آیت ۲۱ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ وصف بیان ہوا ہے۔ (کتاب الشفاء) خانہ کعبہ کی تعمیر نو کے بعد سنگ اسود کی تنصیب کے موقع پر جب آپ نے اپنا قول فیصل سنایا تو سرداران قریش یک زبان ہو کر پکار اٹھے کہ آپ صادق اور امین ہیں۔ حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دور جاہلیت میں بھی لوگ آپ کو امین جان کر فیصلے کروایا کرتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی قسم میں آسمانوں میں امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں (کتاب الشفاء اور مدارج نبوت)۔

سراپا تم رحمت خدا ہو درود تم پر سلام تم پر
امیں ہو صادق ہو باصفا ہو درود تم پر سلام تم پر



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مطلعِ صبحِ ازل رحمتِ داور آقا
تو ہے سر تا بہ قدم نور کا پیکر آقا

روئے تاباں تیرا والشّمس کا مظہر آقا
شرحِ واللّیل ہیں گیسوئے معنبر آقا

جس میں رقصاں ہے تجلّیٔ خداوندِ کریم
ہے وہ آئینہ تیرا روئے منوّر آقا

واقفِ سرِّ نہاں شاہدِ کنزِ مخفی
تیرا ثانی ہے دو عالم میں نہ ہمسر آقا

کعبۂ قلب و نظر نازشِ عرشِ اعظم
شافعِ روزِ جزا قاسمِ کوثر آقا

مانند ہے رونقِ فردوس بھی اس کے آگے
رشکِ جنّت ہے تیرا روضۂ انور آقا

عشقِ کامل ہے تیرا عین عبادت میری
یاد تیری ہے میری روح کا محور آقا

ہنیں ممکن کہ تجھے سمجھیں میرے فکر و نظر
زینتِ کعبہ ہے توٗ صاحبِ منبر آقا

ہر گھڑی ہے تیرے الطاف و کرم کا طالب
تیرا ستّارِ حزیں بندۂ کمتر آقا

شرح اسم مبارک "اول" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورۃ الاحزاب کی آیت ۷ میں ارشاد ہوتا ہے "اور (اے محبوب) یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے"۔ علامہ قرطبی لکھتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کا مفہوم معلوم کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ میں پیدائش میں سب سے اول تھا اور بعثت میں سب نبیوں کے بعد (ضیاء القرآن)۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ یہ اولیت اس بناء پر ہے کہ آپؐ کی تخلیق تمام موجودات میں سب سے اول ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے "اول ماخلق اللہ نوری" یعنی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ اسی طرح آپ مرتبہ نبوت میں بھی اول ہیں۔ امام احمد اور امام بخاری (اپنی تاریخ میں) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ سے پوچھا گیا آپؐ کب نبی بنائے گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ جب آدم روح اور جسم کی درمیانی حالت میں تھے (خصائص کبریٰ)۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

واہ کیا نور فشاں حسنِ دل آرا ہے ترا
بزمِ کونین میں ہر سمت اجالا ہے ترا

اے شہِ ہر دوسرا تاجورِ ملک خدا
سارے نبیوںؑ میں عجب رتبۂ اعلیٰ ہے ترا

لطفِ نظّارہ بھی کیا ہے ترا ، اے ماہِ عرب !
فرش تا عرشِ عُلا جلوۂ زیبا ہے ترا

رونقِ بزمِ جہاں ، شمعِ شبستانِ ازل !
خالقِ کون و مکاں چاہنے والا ہے ترا

بادشاہانِ جہاں ہیں درِ اقدس کے گدا
تاجور کوئی بھی ہو مانگنے والا ہے ترا

روز و شب رہتے ہیں قدسی بھی جہاں محوِ سجود
کعبۂ قلب و نظر وہ درِ والا ہے ترا

عاصی و عابد و زاہد ہو کہ مست و میکش
جس کو دیکھو وہی اے سیّدِ والا ہے ترا

مرے وارث مرے مولا مرے بندہ پرور !
دونوں عالم میں فقط مجھ کو سہارا ہے ترا

تو ہے مختارِ جہاں میں ہوں ترے در کا گدا
ایک ستار ہی کیا سارا زمانہ ہے ترا

شرح اسم مبارک "اولیٰ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ اولی کے معنی ہیں بہتر اور زیادہ قریب - سورۃ الاحزاب کی آیت ۶ میں ارشاد ربانی ہے- النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم - یعنی نبی کریم مؤمنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہیں-
حضرت برا. بن عازب اور زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب غدیر خم میں قیام کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا "کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ مؤمنوں کے نزدیک میں ان کی جانوں سے زیادہ اولیٰ ہوں- لوگوں نے عرض کیا ہاں .... پھر آپ نے فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ- یعنی جس کا میں مولا ہوں پس اس کا علی مولا ہے- پھر اپ نے فرمایا اے اللہ تو اس شخص کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اسے دشمن رکھ جو علی سے دشمنی رکھے- اس واقعہ کے بعد حضرت عمر کی حضرت علی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا خوش رہو تم صبح وشام ہر مؤمن مرد اور مؤمن عورت کے مولا ہو- (مشکواۃ شریف)



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جدھر دیکھو ادھر شہرہ ہے ان کی بے مثالی کا
نہیں ثانی دو عالم میں کوئی سرکارِ عالی کا

درِ اقدس سے جاتا ہی نہیں منگتا کوئی خالی
کہ وہ دستِ عطا بھرتا ہے داماں ہر سوالی کا

ہر اک گوشے میں دل کے ہے اُنہی کا جلوۂ زیبا
تصور میں ہے نقشہ روضۂ اقدس کی جالی کا

خدا کا شکر ، ہے وجہِ سکوں یادِ شہِ والا
نہیں ارماں مرے دل میں کسی رفعت خیالی کا

ابھی فرطِ مسرت سے نظامِ دل بدل جائے
جو ہو ادنیٰ اشارہ ان کے ابروئے ہلالی کا

اسیرِ دردِ فرقت کو رہائی مل ہی جائے گی
کبھی تو حکم صادر ہوگا اُس در سے بحالی کا

جہاں شاہ و گدا ادنیٰ و اعلیٰ سب برابر ہیں
ہے عرشِ پاک پہ چرچا اُسی دربار عالی کا

مرے وارث مرے مولا شفیعِ روزِ محشر ہیں
کہ مجھ بیکس کے ہاتھوں میں ہے، دامن میرے والی کا

رہے ستّارِ خستہ پہ یونہی نظرِ کرم آقا
بھرم قائم ہے غربت میں تمہی سے خستہ حالی کا

شرح اسم مبارک "برھان" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برہان کے معنی ہیں دلیل - سورہ نساء آیت ۱۷۵ میں ارشاد خداوندی ہے "قد جاء کم برھان من ربکم" یعنی اے لوگو بیشک تمہارے رب کی جانب سے تمہارے پاس روشن دلیل آئی - دلیل سے مراد معجزات ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے جس قدر معجزات ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور اقدس کا فیضان ہیں (تفسیر روح البیان) - بلکہ آپ کی ذات مبارک خداوند کریم کی ذات و صفات کی واضح دلیل ہے لہذا برہان سے مراد ذات مصطفوی ہے - جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں - ذات کی تجلی اور ظہور تعین ہی کے ساتھ ہو سکتا ہے اور یہ تعین اول ہی ہے جو تمام تعینات میں سب سے وسیع تر اور عظیم تر ہوتا ہے - اور اسی کو وحدت کہتے ہیں اور وہ اسم جو آں سرور کائنات کا مبداء تعین ہے - وہ یہی وحدت ہے - لہذا تجلی ذات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خصوصی امتیاز ہوگی " - (معارف لدنیہ)
لہذا واضح ہوا کہ آپؐ کی ذات صفات الہٰی کی برہان ہے -



ہے ازل سے نور افشاں حسنِ پنہاں آپ کا
آفتابِ حق نما ہے روئے تاباں آپ کا

اللہ اللہ ارفع اعلیٰ ہے کیا شانِ جمال
مہ جبیں تکتے ہیں منہ محبوبِ یزداں آپ کا

آپ کی عظمت کرے کوئی بیاں ممکن نہیں
خالقِ کون و مکاں ہے خود ثناء خواں آپ کا

یوں تو اب بھی ہیں جہانِ حسن میں لاکھوں حسیں
کوئی ہمسر ہی نہیں اے شاہِ خوباں آپ کا

وہ مکینِ فرشِ خاکی ہوں کہ ہوں سدرہ نشیں
کون ہے جس پر نہیں سرکارؐ احساں آپ کا

مضطرب ہوتا ہے دل جب حسرتِ دیدار میں
ذکر کرتا ہے ہر اک تارِ رگِ جاں آپ کا

قصرِ ظلمت ٹوٹ کر پھیلے کرم کی روشنی
اک اشارہ ہو اگر سوئے غریبان آپ کا

چارہ ساز و ناصر و فریاد رس کوئی نہیں
آسرا ہے بس پناہِ خستہ حالاں آپ کا

ہے دل ستّار خالی حسرت و ارمان سے
جب سے ہے آنکھوں میں حسنِ جلوہ ساماں آپ کا

شرح اسم مبارک **"بشیر"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بشیر کے معنی ہیں خوشخبری دینے والا۔ سورہ احزاب کی ۴۸ ویں آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ (اے رسول) آپ مومنوں کو خوشخبری سنادیں کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑا ہی فضل ہے۔ سورۃ الزمر کی آیت ۱۷ اور ۱۸ میں ارشاد ربانی ہے کہ "جو لوگ شیطان کی پوجا کرنے سے بچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دل سے جھکتے ہیں ان کے لئے بشارت ہے۔ پس (اے محبوب) آپ بشارت سنادیں میرے ان بندوں کو جو غور سے سنتے ہیں بات کو پھر پیروی کرتے ہیں اچھی بات کی "۔ چونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بشارت دیتے ہیں۔ اس لئے آپ کا اسم صفت بشیر ہے۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ کے حبیبؐ دو عالم کے تاجدار
لاکھوں سلام آپؐ پہ اے شاہِ ذی وقار

وجہِ سکونِ قلب و نظر شانِ کردگار
ادراک و فہم و عقل و خرد تمؐ پہ سب نثار

افسانۂ جمالِ ازل، رُوئے تاب دار
حسنِ خدا ہے شانِ تبسم سے آشکار

میں کیفِ بے خودی میں بصد عجز و انکسار
سجدے کروں حضورؐ کی چوکھٹ پہ بار بار

ہو کشتگانِ عشق پہ رحمت کی اک نظر
ہے منتظر کرم کی ہر اک چشمِ اشکبار

تم ہو میرے خیال میں اس طرح جلوہ گر
دشتِ جنوں نواز ہے اب رشکِ صد بہار

ہے یاوری پہ طالعِ ستّارِ غم نصیب
مشغولِ عرضِ حال ہے اب جانِ بے قرار

شرح اسم مبارک "بصیر" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شب معراج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رویت الہٰی سے مشرف ہوئے اس کا تذکرہ سورۃ النجم میں کیا گیا ہے اور تفاسیر میں اس کی وضاحت تفصیل سے کی گئی ہے۔ اس سورہ مبارکہ کی آیت ۱۷ میں آپؐ کی بصارت کی تعریف میں ہے "مازاغ البصر وماطغیٰ" آپؐ کی چشم مبارک نہ درماندہ ہوئی اور نہ آگے بڑھی۔ یعنی میرے محبوب کی آنکھیں ان انوار کی چمک دمک سے خیرہ ہو کر چندھیا نہیں گئیں اور نہ درماندہ ہو کر بند ہوئیں بلکہ جی بھر کر تجلیات ربانی کا دیدار کیا۔ اس آیت پر تفصیلی مباحث تفسیر ضیاء القرآن میں ملاحظہ کیجیے۔ جس کا خلاصہ فیض الباری شرح بخاری کے حوالے سے یہ ہے "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیدار الہٰی سے مشرف ہوئے"۔ مگر یہ دیدار ایسا تھا جیسے حبیب اپنے حبیب کا دیدار کرتا ہے۔ نہ وہ آنکھیں بند کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور نہ اس میں یہ طاقت ہوتی ہے کہ ٹکٹکی باندھ کر روئے دلدار کو دیکھتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان "مازاغ البصر وماطغیٰ" کا یہی مفہوم ہے (تفسیر ضیاء القرآن) لہذا صفت بصیر آپ کے خصائص میں سے ہے کیونکہ آپ کے سوا کسی اور کو یہ اعزاز نہیں عطا کیا گیا۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عجب صلِّ علیٰ تاثیرِ عرفانِ محبت ہے
کہ مجھ عاصی کے سر پہ سایۂ دامانِ رحمت ہے

وہ محبوبِ خدائے لم یزل مختارِ دوراں ہیں
رخِ پُرنور جن کا مطلعِ صبحِ سعادت ہے

نبی جتنے بھی آئے سب ہیں مشتاقِ کرم اُن کے
وہ جن کی ہر ادا خود مظہرِ شانِ حقیقت ہے

یہ نکتہ اسوۂ الفقرُ فخری میں ہے پوشیدہ
جو اُن کا ہوگیا وہ صاحبِ فقر و قناعت ہے

گزر ہے عشق کی منزل میں کیفِ سوزِ پنہاں کا
وہی پیارا خدا کا ہے جسے اُن سے محبت ہے

مدینے کی فضاؤں پر ہو قرباں خلد کی رونق
یہ وہ کوچہ ہے جس کا ذرّہ ذرّہ رشکِ جنت ہے

اُسے معلوم کیا جو رازِ ہستی سے ہو بیگانہ
خمِ ابروئے جاناں کیا ہے؟ محرابِ عبادت ہے

سوا اس کے نہ ارماں ہے نہ کوئی آرزو میری
درِ آقا پہ ہوں سجدہ کناں یہ دل میں حسرت ہے

پلا دو شربتِ دیدار صدقے میں نواسوںؑ کے
فقیرِ رہ گزر ستّارؔ بیمارِ محبت ہے

شرح اسم مبارک "تھامی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور قدسی کے بارے میں گزشتہ کتب سماوی میں یہ بشارت دی گئی تھی کہ تہامہ میں نبی آخرالزماں پیدا ہو گا۔ علامہ قسطلانی علیہ الرحمتہ اپنی مشہور زمانہ کتاب مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ تہامہ مکہ شریف زاد اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ نجد جو بلاد حجاز سے ہے، اس سے اترتی ہوئی زمین کو تہامہ کہتے ہیں۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سر تا قدم تجلیٔ ربُّ العُلاء ہیں آپؐ
قرآن کہہ رہا ہے کہ شمسُ الضحیٰ ہیں آپؐ

ہے ذاتِ پاک آپؐ کی مجموعۂ کمال
زینت طرازِ عرش حبیبِ خدا ہیں آپؐ

فضل و شرف میں آپؐ کا ثانی کوئی نہیں
سلطانِ کائنات شہِؐ انبیاء ہیں آپؐ

شمعِ یقین ، چراغِ حرم ، سیّدالبشر
مشکل کشائے خلق ، شفیع الورا ہیں آپؐ

اوجِ کمال بخشا ہے سب حق نے آپؐ کو
بحرِ سخا ہیں خلق کے فرمانروا ہیں آپؐ

ساری حدیں ہی ختم ہیں ادراک و فہم کی
لوحِ جبینِ عرش پہ طلعت نما ہیں آپؐ

سارے جہاں پہ آپؐ کا ہے لطفِ بے حساب
ابرِ کرم ہیں رونقِ ارض و سما ہیں آپؐ

جتنے بھی غم کے مارے ہیں کمزور و ناتواں
ان بے کسانِ عشق کے درد آشنا ہیں آپؐ

دونوں جہاں میں کون ہے اب آپ کے سوا
ستارؔ غم نصیب کا اک آسرا ہیں آپؐ

شرح اسم مبارک "جامع" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جامع کے معنی ہیں تمام خوبیوں کا حامل۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولین و آخرین کی تمام خوبیوں کے منبع و مصدر ہیں۔ سورہ والضحیٰ، والشمس اور والفجر آپؐ کے حسن دلکشا کی لطافتوں کی امین ہیں تو سورہ قلم کی آیت ۴ میں ارشاد ربانی ہے "آپ تمام اخلاق محاسن کے اعلیٰ ترین درجہ پر فائز ہیں"۔
آپؐ کا ارشاد ہے کہ میں "مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں"۔ (موطا امام مالک)

اس طرح پروردگار عالم نے تمام دینی اور دنیاوی فضائل و کمالات کو ایک ذات مصطفوی میں مجتمع کر دیا ہے۔

اس کو کہتے ہیں تکمیل انسانیت
ساری اچھائیاں ایک انسان میں



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جمالِ ذاتِ الٰہی کا آئینہ تم ہو
سراپا معنیٔ والشمس و والضحیٰ تم ہو

ہیں شرحِ آیۂ واللیل گیسوئے مشکیں
سحابِ لطف و کرم شاہِ دوسرا تم ہو

نہ دیکھا تم سا حسین کوئی بھی زمانے میں
فروغِ دیدہ وراں حسنِ دلکشا تم ہو

تمہی ہو بربطِ رحمت پہ نغمۂ یزداں
جہانِ حسن میں محبوبِ کبریا تم ہو

طبیبِ عالمِ امکاں سراپا لطف و کرم
خوشا کہ چارہ گرِ دردِ لادوا تم ہو

نہ تخت و تاج کی حسرت نہ مال و زر کی ہوس
خدا کا شکر کہ بس میرا مدعا تم ہو

تمہاری چشمِ کرم کا ہے منتظر ستّار
کہ اس غریب کا سرکارؐ آسرا تم ہو

شرح اسم مبارک "جمیل" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کے اوصاف عالیہ کی کیا بات ہے۔ آپ کو خواہ قریب سے دیکھا جاتا یا دور سے ہر حالت میں آپ حسین و جمیل نظر آتے تھے۔ ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا (کتاب الشفاء)۔

محبوب کردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مبارکہ میں سے ایک وصف جمیل بھی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے مشک و عنبر غرض ہر خوشبو سونگھی ہے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کی خوشبو سب سے زیادہ تھی۔ (مدارج نبوت)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کے چہرہ انور پر پسینہ مبارک موتیوں کی مانند اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ ہوتی تھی۔ (ابو نعیم)۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شاہ خوبان دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خصوصیات تھیں کہ جب آپ کسی راستے سے گزرتے تو ہر شخص آپ کے پسینہ مبارک سے جان لیتا کہ آپ اس راستے سے گزرے ہیں۔ یا اس طرح پہچان لیتا کہ جب آپ گزرتے تو شجر و حجر آپ کو سجدہ کرتے۔ (بیہقی)



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نہ لوٹا جہاں سے کبھی کوئی خالی
وہ ہے کملیؐ والے کا دربارِ عالی

وہ سُلطانِ دوراں ہے، مختارِ کُل ہے
نہیں کوئی عالم میں اسؐ کا مثالی

وہ سرتاجِ خوباں ہے جانِ محبت
ہر اک بات ہے اس کی سب سے نرالی

وہی ہے معین و مددگار و یاور
شہنشاہِ عالم وہ امت کا والی

عجب ہے ضیا پاشیؐ روئے انور
شگفتہ ہیں عارض تو زلفیں ہیں کالی

نہ دیکھی حسینوں میں اب تک کسی نے
وہ زلفِ معنبر وہ چشمِ غزالی

ہے نظروں میں میری وہ حسنِ مجسم
تصور میں ہے اسؐ کے روضے کی جالی

نہ کچھ ہوگا زہد و عبادت سے حاصل
اگر دل ہے اسؐ کی محبت سے خالی

دو عالم میں جو سب کا حاجت روا ہے
میں ستّار ہوں اس کے در کا سوالی

شرح اسم مبارک "جواد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ قسطلانی کہتے ہیں جواد وہ شخص ہے جو اس شخص پر بھی فضل و کرم فرمائے جو اس کا مستحق نہ ہو۔ اور جو شخص سوال نہ کرے اس کو بھی عطا فرمائے اور کثرت سے عطا کرے۔ اور فقر کا خوف نہ کرے اور زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ جود سخا سے زیادہ افضل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مختار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانوں میں سب سے زیادہ جود و کرم فرمانے والے یعنی جواد تھے اور ابو یعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جواد مطلق ہے اور میں بنی آدم میں سب سے زیادہ جواد ہوں۔ (مواہب لدنیہ)

بخاری اور مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ جسمانی اور روحانی کمالات کے جامع اور حسن صورت و حسن سیرت پر حاوی تھے اور سب سے زیادہ کریم سب سے بڑھ کر سخی اور سب سے زیادہ جود و کرم کرنے والے (جواد) تھے۔

ہر وقت کرم بندہ نوازی پہ تلا ہے
کچھ کام نہیں اس سے برا ہو کہ بھلا ہو



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فلک پہ جگمگاتا ہے زمیں پہ جلوہ آرا ہے
جدھر دیکھو ادھر نورِ محمدؐ آشکارا ہے

عجب ہے ارتباطِ عشق یہ بندہ نوازی کا
کہ جس سے پیار ہے ان کو خدا کو بھی وہ پیارا ہے

تمہی تو عیب پوشِ خلق ہو اے سیّدِ والا
گنہ گاروں کو محشر میں تمہارا ہی سہارا ہے

اٹھاتا ہوں جدھر نظریں ادھر رحمت ہی رحمت ہے
تمہارے روضۂ انور کا کیا دلکش نظارا ہے

نہ چھوٹے گا کبھی مجھ سے تمہارا دامن عالی
زمانہ چھوڑ دے مجھ کو۔ مجھے یہ بھی گوارا ہے

جسے دیکھو وہ سجدہ ریز ہے فرماں روائی پر
تمہارے اک اشارے سے مۂ کامل دوپارا ہے

ہر اک مشکل ہوئی آساں خدا کی مہربانی سے
گنہ گاروں نے مشکل میں تمہیں جب بھی پکارا ہے

بس اک نظرِ کرم آقا کہ تم مختارِ رحمت ہو
خدائی بھی تمہاری ربِّ اکبر بھی تمہارا ہے

ملے ستّارِ مضطر کو بھی اب صدقہ نواسوں کا
تمہارے در سے محتاجانِ عالم کا گزارا ہے

شرح اسم مبارک "حاشر" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے "وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی" یعنی میرا نام حاشر ہے کیونکہ میرے قدم پر لوگ اٹھائے جائیں گے۔ مطلب یہ کہ حضور اکرم سب سے پہلے مبعوث و محشور ہوں گے اور تمام لوگ آپ کے قدم پر یعنی آپ کے بعد آپ کی نظر میں اور آپ کے سامنے اٹھائے جائیں گے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا۔ آپ پہلے ہیں جن کے لئے زمین پھٹے گی۔ گویا آپ کے بعد لوگوں کو اٹھایا جائے گا اور وہ عرصہ محشر میں آپ کی جانب پناہ لیں گے۔ اور اہل علم یہ بھی کہتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ لوگ میری زبان، میرے عہد اور میری رسالت پر اٹھائے جائیں گے۔ چونکہ قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لہذا آپ ہی کے عہد رسالت میں لوگ محشور ہوں گے (مدارج نبوت)۔

دیکے قرآن مبیں فرمادیا اللہ نے
حشر تک قائم رہے گی اب حکومت آپ کی



آپ کی ذاتِ پاک ہے علم و یقیں کی وہ کتاب
جس کے کرم سے آج بھی سارا جہاں ہے فیض یاب

آپؐ ہیں رازِ کائنات آپؐ ہیں جانِ انجمن
حق نے ہٹا دیئے ہیں سب نظروں سے آپؐ کی حجاب

آپؐ حریمِ ناز سے صبح و مسا ہیں جلوہ بار
بزمِ مہ و نجوم میں آپؐ ہیں رشکِ آفتاب

آپؐ حبیبِ دل نواز آپؐ سراپا حسنِ ناز
ہوش و نظر سے ہے بلند آپ کا روئے انتخاب

آپؐ بہارِ جانفزا آپؐ ہیں منزلِ مراد
سَرورِ صاحبِ جمال آپؐ کا ہے کہاں جواب

آپؐ ہیں انبساطِ کُل آپؐ نشاطِ دو جہاں
ہر دم شریکِ حال غم آپؐ کا لطفِ بے حساب

محفل عشق سج گئی کفر کے نقش مٹ گئے
ہے اب بنائے لا الٰہ آپؐ کی سعیؐ کامیاب

کیف و جنوں کا سلسلہ قائم ہے جس سے آج بھی
سب کو پلا دی آپؐ نے عشقِ خدا کی وہ شراب

پوری ہو میری آرزو دیکھوں خدا کرے کبھی
آپؐ کا حسنِ بے گماں آپؐ کا روئے بے نقاب

شرح اسم مبارک **"حافظ"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حافظ کے معنی ہیں نگہبان، حفاظت کرنے والا۔ یہ حفظ سے اسم فاعل ہے۔ حفظ کبھی تو اس ہیئت نفس کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعہ جو چیز سمجھ میں آجاتی ہے وہ قائم رہتی ہے اور کبھی قوت حافظہ کو کام میں لانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ نیز ہر قسم کی نگہبانی اور نگرانی کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ سورۃ الاعلیٰ کی آیت ۶ میں ارشاد ہوتا ہے (اے نبی یہ قرآن) "ہم خود آپ کو پڑھائیں گے پس آپ اسے نہیں بھولیں گے"۔ مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمہ اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت ہے کہ آپ کو حفظ قرآن کی نعمت بلا مشقت عطا ہوگی اور یہ آپ کا معجزہ ہے کہ اتنی ضخیم کتاب عظیم آپ کو بغیر محنت و مشقت اور بغیر تکرار و دور کے حفظ ہو گئی (خزائین العرفان)۔ چنانچہ ان معانی میں بھی آپ کا اسم پاک حافظ ہے اور ان معانی میں بھی کہ آپ وحی الہٰی اور امت کے حافظ ہیں۔ (مواہب لدنیہ)۔ اور علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا و آخرت میں اپنی امت کے محافظ و نگہبان ہیں۔ (الامن والعلی)۔



خسروِ کون و مکاں ہو یا حبیبِ کبریا
تاجدارِ دو جہاں ہو یا حبیبِ کبریا

صاحبِ یٰسین و طٰحٰہ لذّتِ عرفانِ ذات
تم ہی حق کے ترجمان ہو یا حبیبِ کبریا

وارثِ تسنیم و کوثر ساقیٔ ہر دوسرا
تم سکونِ قلب و جاں ہو یا حبیبِ کبریا

چارۂ دردِ دلِ مضطر ہو شاہِ ذی وقار
حسن کی روحِ رواں ہو یا حبیبِ کبریا

رہ روانِ عشق ہیں سب سربلند و سرفراز
تم امیرِ کارواں ہو یا حبیبِ کبریا

بخش دی ہے شانِ زیبائی نے معراجِ نظر
ہر طرف تم نور افشاں ہو حبیبِ کبریا

اک نگاہِ لطف ہو ستارِ خستہ پہ حضورؐ
تم شفیعِ بیکساں ہو یا حبیبِ کبریا

شرح اسم مبارک "حبیب اللہ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورہ آل عمران کی آیت ۳۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے حبیب) "آپ (ان سے) کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ بھی تم سے محبت کرے گا"۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان محبوبیت کا کیا کہنا کہ دل و جان سے آپ کی پیروی کرنے والے اللہ تعالیٰ کے محبوب بن سکتے ہیں تو آپ کی عظمت شان کا کیا۔ اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

جو کوئی عشق محمد میں فنا ہو جائے
عین ممکن ہے وہ محبوب خدا کا ہو جائے

ترمذی شریف میں حدیث روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انا حبیب اللہ، یعنی میں حبیب اللہ ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "آگاہ ہو جاؤ کہ میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا اور قیامت کے روز لواء الحمد میرے پاس ہو گا۔ جس کے نیچے آدم (علیہ السلام) اور تمام دوسرے انبیاء (علیہم السلام) ہوں گے۔ (مشکوۃ شریف)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وعدہ اتمام نعمت کے بارے میں فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا حبیب بنایا اور آپ کی حیات مبارکہ کی قسم کھائی۔ اور آپ کی شریعت مطہرہ سے دیگر شرائع کو منسوخ کر کے آپ کو بلند ترین مقام عطا فرمایا۔ (کتاب الشفاء)



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ مالکِ جنت شہٗ افلاک و زمیں ہے
کونین کی ہر شے میں وہی جلوہ نشیں ہے

وہ صاحبِ قرآں ہے وہی جانِ صداقت
وہ آیۂ رحمت ہے وہی روحِ یقیں ہے

ضو ریز ہے ہر سمت وہی حسنِ فروزاں
خورشیدِ جہاں تاب سے بڑھ کر وہ حسیں ہے

والشّمس کا مظہر ہے تو والنّجم کا پرتو
وہ سرتا قدم جلوۂ قرآنِ مبیں ہے

یہ مرتبہ دنیا میں کسی نے بھی نہ پایا
بستر ہے چٹائی کا مگر عرش نشیں ہے

ایسا تو نہ دیکھا نہ سنا خوبیوں والا
اللہ کا محبوب ہے صادق ہے امیں ہے

دیکھو تو ذرا حلقہ بگوشانِ مدینہ
اُس کے درِ اقدس پہ دو عالم کی جبیں ہے

یہ شہرِ نبیؐ عشق و محبت کا ہے حاصل
طیبہ کا جو کوچہ ہے وہ فردوسِ بریں ہے

اے رحمتِ کونین ملے اذنِ حضوری
یہ بندۂ درگہ تیرا ستّار حزیں ہے

شرح اسم مبارک "حریص علیکم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حریص کے معنی ہیں بے حد چاہنے والا یا کسی کے بارے میں زیادہ فکر کرنے والا۔ سورہ توبہ کی آیت ۱۲۹ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف "حریص علیکم" بیان ہوا ہے۔ کیونکہ آپ اپنی امت کے لئے ہر قسم کی بھلائی کے خواہاں ہیں۔ (فیوض الحرمین)
آپ نے دنیا میں جلوہ افروز ہونے کے بعد سجدے میں جاکر امت کی بخشش کی دعا کی۔ شب اسریٰ امت کی شفاعت کے لئے حضور باری تعالیٰ التجا کی اور دنیا سے پردہ فرماتے وقت آپ کے آخری الفاظ (قبر انور میں) یہی تھے "رب ھب لی امتی"

امتی امتی لب پہ جاری رہا
ناز بردار امت پہ لاکھوں سلام



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلوۂ شام و سحر زینتِ عالم آقا
پرتوِ ذاتِ خدا نورِ مجسّم آقا

رحمتِ ارض و سما منزلِ مقصودِ حیات
مصدرِ فیض و کرم شاہِ دو عالم آقا

صاحبِ عرشِ بریں ، نورِ شبستانِ وجود
تابشِ لوح و قلم عظمتِ آدمؑ آقا

کیف افزا ہیں عجب آپؐ کے اوصافِ حسیں
خسروِ کون و مکاں محسنِ اعظم آقا

آپؐ پر کیوں نہ ہو قربان ہر اک جن و بشر
آپؐ ہیں بعد خدا سب سے مکرّم آقا

اب نہیں خاک نشینوں کو غمِ سود و زیاں
آپؐ کے لطف کی ہے بارشِ پیہم آقا

بے نوا، مفلس و محتاج وہ ستّارِ حزیں
ہے فقیر آپؐ کا اے وارثِ عالم آقا

شرح اسم مبارک "حفی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حفی مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کے معنی ہیں بہت ہی مہربان، بے حد لطف فرمانے والا۔ ابن قتیبہ نے حفیاً کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ایسا مہربان جس نے مجھے اس بات کا خوگر بنا دیا ہے کہ جب کبھی میں کوئی عرض کرتا ہوں تو وہ اسے ضرور قبول فرماتا ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن۔ سورہ مریم)۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ کبھی کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے تھے بلکہ مانگنے والے کو اس کی طلب کے سوا عطا فرماتے تھے۔ آپ کی مہربانیاں اور شفقت صرف مسلمانوں کے لئے مخصوص نہیں تھی بلکہ تمام بنی نوع انسان اور تمام مخلوقات پر آپ بے حد مہربان تھے اس لئے آپ کو حفی کہا جاتا ہے۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عیاں اُن کے رخِ روشن سے شانِ کبریائی ہے
محمد مصطفےٰؐ کی دید دیدارِ الٰہی ہے

منوّر ہے ازل سے اُنؐ کی ہستی نورِ خالق سے
نبیؐ کی ذات میں سرتاقدم کیا حق نمائی ہے

تجلّی ریز ہے اُن کے درِ اقدس کا نظّارہ
یہ جلوہ گاہ وہ ہے جو گزرگاہِ الٰہی ہے

وہؐ دریائے کرم ہیں شاہِ عالم مصدرِ رحمت
شہنشاہی سے بڑھ کر اُن کے کوچے کی گدائی ہے

وہ عرشِ پاک جس پر ثبت ہیں نقشِ قدم اُنؑ کے
بہت مشکل وہاں فکر و تخیّل کی رسائی ہے

رہا کرتے ہیں مشتاقِ کرم شاہ و گدا اُنؑ کے
وہ شاہِ حُسن ہیں اُن پہ لٰہذا ساری خدائی ہے

کوئی ستّار کیا سمجھے گا شان و منزلت اُنؑ کی
ضیائے حسن سے جن کی ہر اک شے جگمگائی ہے

شرح اسم مبارک "حق" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حق کے معنی ہیں وہ ذات جس کا امر متحقق ہو۔ قرآن کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اسم صفت ان معانی میں بھی استعمال ہوا ہے کہ بندگان خدا پر دین اور معاد کے امور کو بیان کرنے والا جیسا کہ سورۃ الزخرف کی آیت ۲۹ میں ارشاد ربانی ہے "یہاںتک کہ ان کے پاس حق اور صاف صاف بتانے والا رسول تشریف لایا"۔ اسی طرح سورہ یونس آیت ۱۰۸ میں آپؑ کو حق قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے "(اے لوگو) تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آیا" نیز سورہ الانعام آیت ۵ میں ارشاد خداوندی ہے "بیشک انہوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ ان کے پاس آیا" (کتاب الشفاء)۔ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ ان تمام آیات میں حق سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور شفاعت کی حدیث میں ہے "محمدؐ حق ہیں اور ان کی تکذیب ان کی رسالت کی تکذیب ہے۔ اس جگہ حق کا معنی باطل کی ضد ہے۔ یعنی آپ کا امر متحقق اور ثابت ہے (مواہب لدنیہ)۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرش بریں کے تاجدار آپؐ ہیں شاہِ ذی وقار
آپؐ کی ذاتِ پاک پر ہر دم درود بے شمار

آپؐ ہیں رازِ حسن و عشق آپؐ شعورِ آگہی
عکسِ جمالِ کبریا آپؐ کا روئے تابدار

آپؐ ہیں مہرِ لازوال ، آپؐ ازل کی روشنی
ماہ و نجوم و کہکشاں آپؐ کی ذات پر نثار

آپؐ کا حسنِ بے مثال عطر فشاں نفس نفس
آپؐ کی زلفِ پاک سے بزمِ جہاں ہے مشکبار

آپؐ ہیں مصدرِ سخا آپؐ ہیں فضلِ بے حساب
آپؐ ہیں قلزمِ عطا لطف کا بحرِ بے کنار

آپؐ ہیں عظمتِ حرم آپؐ عظیم و محترم
آپؐ ہیں باعثِ شرف آپؐ ہیں وجہِ افتخار

آپؐ سکونِ زندگی آپ یقینِ بندگی
دشتِ جنوں نواز میں آپؐ ہیں میرے غمگسار

سجدے مچل رہے ہیں اب میری جبینِ شوق میں
حسرت نقش پا میں ہوں ہر دم رہینِ انتظار

چشمِ کرم کا واسطہ مجھ پہ بھی اک نگاہِ لطف
آنکھیں ہیں میری اشکبار دامنِ دل ہے تار تار

شرح اسم مبارک **"حکیم"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم دیا، آپ نے عمل کیا اور اپنے رب کی فرمانبرداری کی۔ عزنی نے کہا ہے کہ حکیم فعیل کے وزن پر حکمت سے مشتق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "(میرا رسول) تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے"۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۱)۔ حکمت، علم اور تعلیم سے متصف حکیم ہے اور حکمت کے باب میں ہے کہ وہ نبوت ہے یا قرآن کی معرفت یا قرآن میں سمجھ اور اس علم میں جو عمل کی طرف رہبری کرے یا سنت یا خوف الٰہی کی طرف رہبر ہو۔ اس میں اصابت ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کل معنی میں حکیم ہیں (مواہب لدنیہ)۔



قرارِ قلبِ مشتاقاں ، انیسِ دلفگاراں ہے
وہی سلطانِ خوباں ہے وہیؐ جانِ بہاراں ہے

رموزِ حق کا محرم ، شاہِ عالم ، عظمتِ آدمؑ
وہی ہے نیّرِ اعظم وہی حسنِ فروزاں ہے

وہؐ ہے نورِ سحر ، رنگِ شفق ، حُسنِ جہاں آرا
وہؐ مطلوبِ خلائق رونقِ دنیائے امکاں ہے

وہیؐ ہے حاصلِ ایماں، وہیؐ ہے صاحبِ قرآں
شفیعِ بیکساں ہے ، آرزوئے بے نوایاں ہے

بحمداللہ مصائب میں اسی نے یاوری کی ہے
وہی جو سیدِ کون و مکاں فخرِ رسولاں ہے

اسی سے آج تک انسانیت کا بول ہے بالا
وہی تو مصدر فیض و کرم لطف فروزاں ہے

تمنّا ہے کہ اُسکے عشق میں ستّار مٹ جاؤں
وہ رشکِ ماہِ کامل جو سراجِ بزمِ ایماں ہے

شرح اسم مبارک **"حلیم"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حلم ، احتمال ، طاقت کے باوجود درگزر اور اور مصائب و آلام پر صبر یہ ایسی صفات ہیں جن کے معانی میں باریک سا فرق ہے۔ یہ تمام خصائص وہ ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوری فیاضی کے ساتھ مالا مال فرمایا تھا۔(کتاب الشفاء)۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کا انتقام نہیں لیا(مشکوۃ شریف)۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے آپؐ کی چادر مبارک کو زور سے کھینچا جس کے باعث گردن مبارک پر نشان پڑ گیا۔اس کے بعد کہنے لگا۔اے محمد! میرے ان دونوں اونٹوں کو مال سے لاد دو۔ تم کچھ اپنے باپ کے مال سے تو نہ دو گے۔آپؐ خاموش رہے اور صرف یہی فرمایا واقعی مال تو اللہ کا ہے اور میں اس کا بندہ ہوں۔ پھر فرمایا کہ اس کے ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دو۔(کتاب الشفاء)
حضرت ابو طالب نے آپؐ کے حلم کے بارے میں یہ شعر کہا تھا۔(ترجمہ) "وہ حلیم ، رشید ، عادل اور منصف مزاج ہے اور ایسے معبود سے تعلق رکھنے والا ہے جو اس سے غافل نہیں "۔(سیرت ابن ہشام)۔



تو گلشنِ کونین میں یوں جلوہ نما ہے
ہر شے سے عیاں طلعتِ انوارِ خدا ہے

مشتاقِ کرم تیرا ہر اک اہلِ نوا ہے
تو جانِ وفا، ابرِ کرم، موجِ سخا ہے

والشّمس کا مظہر ہے تیرا رُوئے منوّر
واللّیل کی تفسیر ترئ زلفِ رسا ہے

مطلوبِ خلائق ہے ترئ ذاتِ گرامی
توٗ فیضِ مسلسل ہے توٗ ہی عقدہ کشا ہے

اے فخرِ رسل ، سیّدِ کُل ، سَرورِ عالمؐ
توؐ وارثِ کونین ، شہِ ہر دو سَرا ہے

ہے وردِ زباں صَلِّ علیٰ اسمِ محمدؐ
دردِ دلِ مضطر کی یہی ایک دوا ہے

گلیوں میں تریؐ پھرتا ہے جو بہرِ گدائی
ستّار تیریؐ درگہِ عالی کا گدا ہے

شرح اسم مبارک "خاتم الانبیاء" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم فرمایا۔ سورہ احزاب آیت ۴۰ میں ارشاد ہوتا ہے۔ "محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مرد (حضرات) میں سے کسی کے والد نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں"۔ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تمہیں خوش ہونا چاہیئے کہ میرے نزدیک تمہارا وہی مرتبہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام کا تھا۔ لیکن میرے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (بخاری شریف)۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین ہیں۔ (ترمذی شریف)۔

سلسلہ ختم نبوت کا ہوا تجھ پہ شہا
ذات اقدس ہے تری خاتم احکام وحی



معجزہ یہ بھی محبت کا نرالا دیکھا
دل کے آئینے میں عکسِ شہ والا دیکھا

یوں بھی بیتابیٔ الفت کا تماشہ دیکھا
ایک انساں کو سرِ عرش معلّیٰ دیکھا

سنگریزوں نے پڑھا حکم سے ان کے کلمہ
منکروں نے یہ نبوّت کا کرشمہ دیکھا

انؐ کی انگشتِ شہادت کا اشارہ پا کر
چاند کو ہوتے ہوئے سب نے دوپارہ دیکھا

تھا آپؐ کے رخِ تاباں کا وہ اک عکسِ جمیل
طور پہ حضرتِ موسیٰؑ نے جو جلوہ دیکھا

لائے تشریف تصوّر میں جو سرکار کبھی
نگۂ شوق نے اٹھتا ہوا پردہ دیکھا

ہے یہ تعبیر وہ طیبہ میں بلائیں گے ضرور
ہم نے کل خواب میں جو گنبدِ خضرا دیکھا

عشق نے جب بھی کیا مجھ کو عطا کیفِ نظر
میں نے ہر شکل میں وہ حسنِ دل آرا دیکھا

جس پہ آقائے دو عالم کی نظر ہے ستّار
دیکھنے والوں نے اُس قطرے کو دریا دیکھا

شرح اسم مبارک "خبیر" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خبیر کے معنی ہیں باخبر دانا، عالم کی ہر شے کی حقیقت کو جاننے والا اور ایک قول یہ ہے کہ خبر دینے والا (کتاب الشفاء)۔ جیسا کہ سورۃ الفرقان کی آیت ۵۹ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "(وہ اللہ ہے) جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، چھ دنوں میں - پھر وہ متمکن ہوا عرش پر (جیسے اس کی شان ہے) وہ رحمن ہے سو پوچھو اس کے بارے میں کسی واقف حال سے "یہاں خبیر سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جیسا کہ علامہ شبیر احمد عثمانی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں "یعنی اللہ تعالیٰ کی شان اور رحمتوں کو کسی جاننے والے سے پوچھو، یہ جاہل مشرک اسے کیا جانیں - اپنی شئون و کمالات کا پوری طرح جاننے والا تو خدا ہی ہے۔ لیکن مخلوق میں سب سے بڑے جاننے والے (واقف حال) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کی ذات گرامی میں حق تعالیٰ نے اولین و آخرین کے تمام علوم جمع کر دیے ہیں - خدا تعالیٰ کی شانوں کو کوئی ان سے پوچھے (حاشیہ تفسیر عثمانی) - قاضی عیاض علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اس آیت میں فخر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبیر قرار دیا گیا ہے (کتاب الشفاء)۔



سلام اے سرورِ ذیشان نبیؐ عرشِ عُلاء والے
سراپا جلوۂ یزداں نبیؐ عرشِ عُلاء والے

سراجِ بزمِ ایماں ، نورِ سبحاں نیّرِ تاباں
فروغِ عالم امکاں نبیؐ عرشِ عُلاء والے

سحابِ رحمتِ حق ، بحرِ احساں مصدرِ عرفاں
زہے مقصودِ انس و جاں نبیؐ عرشِ عُلاء والے

شہِ کون و مکاں سلطانِ خوباں صاحبِ قرآں
متاعِ نازشِ دوراں نبیؐ عرشِ عُلاء والے

شہنشاہِ رسالت ، رازِ خلقت ، رہبرِ امت
وقارِ عظمتِ انساں ، نبی عرشِ عُلاء والے

تمہیؐ کو محسنِ انسانیت کہتی ہے سب دنیا
کہ تمؐ ہو حاصلِ ایماں نبیؐ عرشِ عُلاء والے

تمہاریؐ یاد تسکینِ دلِ ستّار ہے آقا
تمہیؐ ہو سرورِ ذیشان نبیؐ عرشِ عُلاء والے

شرح اسم مبارک "خطیب" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کا ارشاد ہے کہ (بروز حشر) میں انبیاء کا امام اور خطیب ہوں گا۔ (مواہب الدنیہ) مختلف مشکل موقعوں پر آپ کے خطبات اور مخاطبے ایسے رفیع الشان ہیں کہ کسی دوسرے کے کلام کو اس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اور آپ کے اس اعلیٰ منصب کا کوئی اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔ آپ کی شان خطابت ایسی عظیم ہے کہ انسان اور جنات تو کجا شجرو حجر کی بات آپ جانتے ہیں اور ان کو تسکین دیتے ہیں۔ جیسے استوانہ حنانہ کا رونا اور آپ کا منبر سے اتر کر اس کو تسکین دینا۔ جبل احد کا ہلنا اور آپؐ کا حکم سن کر ٹھہر جانا وغیرہ (حدیث مسلم سے ماخوذ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سب سے پہلا شخص میں ہوں جب وہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور میں ان کا خطیب ہوں گا جبکہ وہ بارگاہ رب العزت میں ہوں گے اور میں بشارت دینے والا ہوں گا۔ جبکہ وہ ناامید ہوں گے۔ لوائے حمد میرے ہاتھ میں ہو گا اور اپنے پروردگار کے نزدیک میں اولاد آدمؑ میں سب سے زیادہ مکرم ہوں۔ یہ فخر نہیں ہے۔ (صحیح مسلم)



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرش کے مسند نشیں خیرالبشر خیرالوریٰ
حمدِ ربّ العٰلمیں خیرالبشر خیرالوریٰ

کعبۂ اصحابِ دل ، محبوبِ ذاتِ کبریا
مصدرِ علم و یقیں خیرالبشر خیرالوریٰ

صاحبِ صدق و صفا اے محسنِ انسانیت
سرورِ دنیا و دیں خیرالبشر خیرالوریٰ

اے نگارِ کیف و مستی لذّتِ عرفانِ حق
راحتِ قلبِ حزیں خیرالبشر خیرالوریٰ

قبلۂ اربابِ دانش ، مطلعِ نورِ ازل
شاہِ افلاک و زمیں خیرالبشر خیرالوریٰ ﷺ

ہیں طبیبِ عالمِ امکاں ، سراجِ کائنات
سبز گنبد کے مکیں ، خیرالبشر خیرالوریٰ ﷺ

بخش دیجے مضطرب ستّار کے جرم و خطا
اے شفیعَ المذنبیں خیرالبشر خیرالوریٰ ﷺ

شرح اسم مبارک **"خیر الانام"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انام کے معنی ہیں۔ مخلوق یا موجودات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم صفت خیرالانام ہے۔ یعنی تمام موجودات میں سب سے بہتر۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے بعض صحابہ کو بنو ہاشم پر طعن کرتے سنا۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور واقعہ بیان کیا)۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں ؟۔ صحابہ نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا میں محمد ہوں، عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا تو ان میں سے بہترین مخلوق (انسان) میں مجھے پیدا کیا۔ پھر اس بہترین مخلوق کے دو حصہ کیے تو بہترین حصہ (عرب) میں مجھے پیدا کیا۔ پھر عرب کے قبائل بنائے تو اس کے بہترین قبیلہ (قریش) میں مجھے پیدا کیا۔ پھر اس بہترین قبیلہ کے خاندان بنائے تو اس کے بہترین خاندان (بنی ہاشم) میں مجھے پیدا کیا۔ پس میں اپنی ذات اور حسب ونسب کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر ہوں اور خاندان کے لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہوں۔ (ترمذی شریف۔ مشکوٰۃ شریف)



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سن لے اگر خدا تو مدینے کو جاؤں گا
جاکر درِ حضورؐ پہ سر کو جھکاؤں گا

سرشار و مست ہو کے رگِ جاں کے تار پر
جو ہو سکا تو نغمۂ وحدت سناؤں گا

اے ربِّ دو جہاں ترے محبوبؐ کے حضور
ہر نقشِ ماسوا کو میں دل سے مٹاؤں گا

نذرانہ پیش کر کے درود و سلام کا
رو رو کے اپنے سارے گناہ بخشواؤں گا

ہوگا کرم جو مجھ پہ رسالت مآبؐ کا
عرفاں کی شمعیں دل میں - میں اپنے جلاؤں گا

دیکھوں گا میں ضرور جمالِ رخِ حسیں
معلوم ہے کہ تابِ تجلی نہ لاؤں گا

روٹھے نہ مجھ سے ہوں کہیں سلطانِ دو جہاں
ستّار میں حضورؐ کو اپنے مناؤں گا

شرح اسم مبارک "داع" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورہ احزاب کی آیت ۴۶ میں آپ کی شان یہ بیان ہوئی ہے کہ آپ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام جن و انس کو اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور بلانے والے ہیں - یہ بہت ہی دشوار اور جاں گسل کام تھا - اس راہ میں محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت تکلیفیں اٹھائیں لیکن آپ کی استقامت میں ذرا بھی فرق نہیں آیا - اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کو ایسی خوبیاں عطا فرمائی تھیں کہ جن لوگوں میں حق پسندی کا ذرا سا بھی جوہر موجود تھا وہ پروانہ وار آپ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے جانثار بن جاتے تھے اور دنیا نے دیکھا کہ عرب کے سخت مزاج لوگ اپنے اہل وعیال، مال و اسباب اور وطن عزیز کو چھوڑ کر آپ کے دامن سے ایسے وابستہ ہوئے کہ تاریخ ادیان ان کی محبت اور جانثاری کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے -



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پھر لب پہ مرے ذکر ہے اس رشکِ قمر کا
جاگا ہے نصیب آج مرے دیدۂ تر کا

اے نورِ ازل ، شمعِ ابد ، جلوۂ فاراں
تو کعبۂ عرفان ہے ہر جن و بشر کا

حق نے تجھے سمجھا دیئے اسرارِ خدائی
تجھ سے ہی کھلا راز بھی معراجِ بشر کا

دیکھوں میں ہر اک شکل میں تیری ہی تجلّی
انداز عطا کر وہ مجھے حسنِ نظر کا

ہو صبح و مسا تیرے ہی انوار کی بارش
یوں آ کے بدل دے ذرا نقشہ مرے گھر کا

وہ آئینۂ نورِ خدا تو ہے کہ جس میں
آتا ہے نظر عکس بھی اُس آئینہ گر کا

اس بیکس و محتاج پہ بھی نظرِ کرم ہو
منگتا ہے یہ ستارِ حزیں آپ کے در کا

شرح اسم مبارک "ذاکر" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صاحب مواہب لدنیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ذاکر بھی ہے۔ ذاکر کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی تقدیس و تمجید بیان کرنے والا اور ہمہ وقت اس میں مشغول رہنے والا۔ ذکر کے معنی یاد کے بھی ہیں ان دونوں معانی میں سورۃ المزمل کی آیت ۸ میں ارشاد ہوتا ہے "اور اپنے رب کو یاد کیا کرو (یا اس کا ذکر کیا کرو) اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو"۔ یہ آیت مکی ہے اور اس زمانے میں نازل ہوئی جب آپؐ غار حرا میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ سورۃ البقرہ کی آیت ۱۵۲ میں ارشاد ہوتا ہے "تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہارا ذکر کروں گا"۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور سورۃ الانشراح کی آیت ۴ میں ارشاد ہوتا ہے "ورفعنالک ذکرک" یعنی ہم نے آپؐ کی خاطر آپؐ کے ذکر کو بلند کر دیا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ کا رب پوچھتا ہے کہ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کا ذکر کو کس طرح بلند کیا۔ میں جواب دیا اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ حضرت جبریلؑ نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپؐ کے ذکر کے بلند ہونے کی کیفیت یہ ہے کہ جہاں میرا ذکر کیا جائے گا وہاں میرے ساتھ آپؐ کا ذکر بھی کیا جائے گا (تفسیر ضیاء القرآن)۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمؐ وارثِ کونین ہو تمؐ رحمتِ باری
ہے سارا زمانہ درِ اقدس کا بھکاری

تم سَرورِ عالم ہو تمہیؐ ابرِ بہاراں
ہے موجِ سخا، بحرِ کرم ذات تمہاری

ہر سمت ہوئی نکہت و انوار کی بارش
طیبہ سے جو رحمت کی چلی بادِ بہاری

اعلانِ طرب تم نے کیا حق کا وہ جس سے
توحید و رسالتؐ کی ہوئی آئینہ داری

اللہ کے محبوبؐ ہو اے گیسوؤں والے!
ہے باعثِ تخلیقِ جہاں ذات تمہاریؐ

اے روحِ رواں تمؐ ہو دو عالم کے اُجالے
خالق بھی تمہارا ہے خدائی بھی تمہاریؐ

معراجِ نظر ہے درِ اقدس کا وہ عالم
کرتے ہیں ملک آ کے جہاں سجدہ گزاری

ہو میرے تصوّر میں تمہیؐ انجمن آراء
اک کیفیتِ وجد ہے دل پہ میرے طاری

ستّار میں اُس جنبشِ ابرو پہ تصدّق
بگڑی ہوئی تقدیر میری جس نے سنواری

شرح اسم مبارک "رحیم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ رحیم رحمت ہی سے مشتق ہے اور مومنین کے لئے خاص ہے۔ قرآن کریم کی سورہ توبہ آیت ۱۲۸ میں ارشاد ربانی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مؤمنین کے حق میں رحیم ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مؤمنین کی ایمان پر استقامت، گناہوں کی معافی، درجات کی بلندی، مصیبتوں سے نجات، قیامت کے روز پرسش اعمال میں آسانی اور ان کے حق میں اپنی شفاعت کے لئے دعا فرماتے ہیں، ان کے قصور معاف فرماتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو یہ بھی تعلیم فرماتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے پر رحم کریں۔ آپ کا فرمان ہے۔ "اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا"۔ (ترمذی شریف)

رؤف رحیم غنی کریم
سبھی کچھ ہیں بس وہ خدا ہی نہیں ہیں



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہکارِ ازل باعثِ کُن فکاں ، عظمتِ بیکراں رحمتِ عالمین
مظہرِ نورِ رب منزلِ عارفاں اشرف الانبیاء سیدالمرسلین

آفتابِ حرم بحرِ جود و کرم اے شفیع الامم قبلۂ محترم
شاہِ کون و مکاں مشفق و مہرباں آپؐ تصویرِ اخلاص، شمعِ یقیں

آپؐ روحِ رواں کعبۂ انس و جاں مالکِ بحروبر سرورِ دو جہاں
جانِ بزمِ ازل نورِ نکہت فشاں چارۂ دردِ دل دلکشا دل نشیں

آپؐ رشکِ قمر آپؐ مہرِ مبیں نازشِ کبریا اے کمالِ بشر
آپؐ سردارِ کونین خیرالوریٰ آپؐ سے کوئی دنیا میں بہتر نہیں

آپؐ رازِ اَلَستْ آپؐ حسنِ سحر آپؐ عرفانِ رب آپؐ نورِ بصر
کشورِ حسن کے مہ جبینوں میں بھی آپؐ سے بڑھ کر دیکھا نہ کوئی حسیں

اے پیامِ سکوں اے نویدِ شِفا اے رؤف اے رحیم اے رخِ دلربا
دلفگاروں کو بخشا تھا جو آپؐ نے بن گیا ہے وہی درد کیف آفریں

ہے یہ ستّارؔ مدحت سرا آپؐ کا میرے وارث مرے غمگسار و انیس
ہو نگاہِ کرم مجھ پہ بھی اے شہا آپؐ ہیں مسند آرائے عرشِ بریں

شرح اسم مبارک "رسول" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مرد (حضرات) میں سے کسی کے والد نہیں ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں"۔ (سورہ احزاب آیت ۴) سورہ آل عمران کی آیت ۸۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ پختہ عہد لیا کہ قسم ہے تمہیں اس کی جو میں تم کو دوں کتاب اور حکمت سے پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول (حضور اکرمؐ) جو تصدیق کرنے والا ہو ان کتابوں کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور ایمان لانا اس پر اور اس کی مدد ضرور کرنا (پھر) فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اٹھا لیا اس پر میرا بھاری ذمہ؟ سب نے عرض کیا ہم نے اقرار کیا (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) تو گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں"۔ (اس آیت یثاق) کی تفسیر میں صاحب روح المعانی فرماتے ہیں "اس لئے عارفین نے فرمایا ہے کہ نبی مطلق رسول حقیقی اور مستقل شریعت کے لانے والے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم ہیں اور جملہ دیگر انبیاء علیہم السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہیں"۔ (تفسیر ضیاء القرآن)



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ اللہ وقارِ درِ مصطفیٰؐ، سر جہاں دونوں عالم کا خم ہوگیا
ان کی رحمت سے جو بھی نوازا گیا ذی حشم ہوگیا محترم ہوگیا

وہ فصیحِ عرب اور اُمّی لقب، ختم ہے اُس پہ ادراک و اوجِ شرف
اس کا غم ہے نشاطِ وفورِ طرب نورِ خالق میں جو خود ہی ضم ہوگیا

اس کے جلوے نگاہوں میں یوں بس گئے روح کو جیسے میری سکوں مل گیا
عشق نے اس کے بخشا وہ کیف و یقیں دُور دنیا کا ہر مجھ سے غم ہوگیا

رُوئے پاکِ محمدؐ وہ قرآن ہے جس کا دیدار ہی حق کا عرفان ہے
آپؐ سے حق نے جو کچھ بھی فرما دیا بس وہی نقشِ لوح و قلم ہوگیا

جس سے اہلِ محبت کی ہے آبرو جو ہے شائستۂ حسنِ حق ہوبہو
عرشِ اعظم پہ ابتک ہے جس کی نمو میرا کعبہ وہ نقشِ قدم ہوگیا

نعت گوئی کا فن میں نے سیکھا نہیں میں خرابِ محبت وہ روحِ یقین
ہاتھ میں آیا جب دامنِ شاہِ دیں پھر تو اسنے جو چاہا رقم ہوگیا

میں کہاں اور مدینے کی گلیاں کہاں مجھ پہ سرکارؐ خود ہوگئے مہرباں
اپنے قدموں میں ستارؔ بلوا لیا مجھ سے عاصی پہ انؐ کا کرم ہوگیا

شرح اسم مبارک "رسول التوبہ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام کتب احادیث میں "نبی التوبہ" بھی آیا ہے۔ کیونکہ نہایت کم عرصہ میں آپؐ کے دست مبارک پر خلقت کثیرہ نے توبہ کی اور حق تعالیٰ نے آپؐ کی برکت سے امت اور حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ ان کلمات سے مراد جو حق تعالیٰ نے خود آدم علیہ السلام کو تلقین فرمائے اور ان کی توبہ کا سبب بنایا یہ ہے کہ "الہیٰ بحرمت محمد وآلہ"۔ (مدارج نبوت)

امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے نعتیہ قصیدے میں اس جانب یوں اشارہ فرمایا ہے "آپ وہ ہیں جب حضرت آدمؑ نے آپ کا توسل اختیار کیا اپنی لغزش پر، تو کامیاب ہوئے۔ حالانکہ وہ آپ کے جد بزرگوار ہیں۔ (ارمغان نعت)



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراجِ بزمِ ایماں ہیں حبیبِ ربِ اکبر ہیں
محمدؐ راحتِ عالم سکونِ قلبِ مضطر ہیں

محمدؐ سیدِ کون و مکاں ہیں سب کے سرور ہیں
محمدؐ تاجدارِ بحر و بر ہیں بندہ پرور ہیں

عظیم و محترم ہیں سارے نبیوں میں رسولوں میں
خدا کے بعد وہ سارے جہاں میں سب سے برتر ہیں

لباسِ نور میں سرتاقدم ہیں سایۂ یزداں
زمین و آسمان و عرش سب اُن سے منوّر ہیں

جہانِ حسن میں ہیں ہر طرف تابانیاں اُنؐ کی
محمدؐ دونوں عالم میں ہر اک سُو جلوہ گستر ہیں

دہل جاتا ہے باطل کا کلیجہ نام سے اُن کے
محمدؐ مصطفےؐ خود نعرۂ اللہُ اکبر ہیں

تخیّل کی رسائی آستاں تک ہو گئی انؐ کے
رسولؐ اللہ اب ستّار مرے دل کے اندر ہیں

شرح اسم مبارک "رسول الراحۃ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لئے رسول راحت ہیں کہ آپؐ کی رسالت میں عام لوگوں کے لئے راحت ہے (مواہب لدنیہ)۔ صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ سے مرفوع روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا "بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے دین کو آسان کرنے والا بنا کر مبعوث فرمایا ہے"۔ سورۃ الاعراف کی آیت ۱۵۷ میں آپؐ کی یہ صفت بیان ہوئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے "(اہل کتاب میں سے صاحب ایمان وہ لوگ ہیں) جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امی ہے جس کے ذکر کو وہ لکھا ہوا پاتے ہیں اپنے پاس تورات اور انجیل میں۔ وہ نبی اتارتا ہے ان سے ان کے بوجھ اور کاٹتا ہے وہ زنجیریں جو انہیں جکڑے ہوئے تھیں"۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل کتاب پر سے شریعت موسوی کے سخت احکام کا بوجھ اتارا اور سخت احکام کو سہل بنا کر انہیں راحت بخشی۔ مثلاً شریعت موسوی میں یوم سبت یعنی ہفتہ کے روز ہر دنیاوی کام کی ممانعت تھی، قتل کا بدلہ قتل کے سوا کچھ نہ تھا۔ مخصوص ایام میں عورتوں کے ساتھ کھانا پینا بلکہ بیٹھنا اٹھنا بھی ممنوع تھا، مال غنیمت جائز نہ تھا۔ کپڑے پر پیشاب لگ جائے تو اتنا حصہ کاٹنا پڑتا تھا یہ اور بہت سے سخت احکام تھے جن میں آپؐ کی بعثت مبارکہ سے نرمی کی گئی اور فطرت انسانی کے مطابق آسان احکام دیئے گئے۔ (مزید دیکھیئے سورہ توبہ آیت ۱۲۸)



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہنشاہِ دو عالم زینتِ عرشِ عُلا تم ہو
زِ سرتاپا تجلیٔ جمالِ کبریا تم ہو

شہِ اقلیمِ عرفاں، نورِ یزداں ، جلوۂ فاراں
چراغِ طور ہو ، آئینۂ صدق و صفا تم ہو

مداوائے غمِ پنہاں ، جہاں پرور ، شہِ ذیشاں
انیسِ بیکساں ابرِ سخا ، خیرالوریٰ ! تم ہو

تمہارا ابرِ رحمت ہر گھڑی جو سایہ گستر ہے
ازل سے باغِ عالم کی بہارِ جانفزا تم ہو

سلام ، اے آفتابِ ذرہ پرور قبلۂ عالم !
سکونِ قلب مضطر ، چارہ سازِ بے نوا تم ہو

لگا رہتا ہے جمگھٹ سائلوں کا آستانے پر
سحابِ رحمتِ حق ! غم زدوں کا آسرا تم ہو

درِ اقدس پہ بربادِ جنوں ستّار حاضر ہے
کہ اس محتاج کے شاہِ امم مشکل کشا تم ہو

شرح اسم مبارک "رسول القیم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی جواہر البحار میں تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں قیم ہوں۔ یہ وہی ہوتا ہے جو مخلوق کے تمام کمالات کا جامع ہو۔ دیگر کتب سماوی میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی کہ اے پروردگار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے لئے مبعوث فرما جو فترت کے بعد سنت کو قائم کریں اور لفظ قیم ان معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "وانا القیم" یعنی میں جامع و کامل ہوں۔ (مدارج نبوت)



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نہ میں مشتاق حوروں کا نہ طالب قصرِ جنّت کا
طلبگارِ کرم ہوں بس شہنشاہِ رسالت کا

مجھے سرکارؐ نے بخشی ہے جب سے لذّتِ عرفاں
اُنہی سے ہے بھرم قائم مرے جذبوں کی وسعت کا

وہ بنکر رحمتہ لِلعٰلمیں آئے جو دنیا میں
تو پھر بجنے لگا ہر سمت ڈنکا حق کی وحدت کا

مچے گی ہر طرف صَلِّ علیٰ کی دھوم محشر میں
نظر آئے گا اُن کے سر پہ جب سہرا شفاعت کا

تمہی تو ہو تسلیٔ دلِ آزردگاں آقا
تمہی تو ہو سہارا ساکنانِ دشتِ غربت کا

تمہی نے توڑ ڈالیں جبر و محکومی کی زنجیریں
سبق تم نے دیا سب کو مساوات و محبت کا

زبانِ شوق پہ صبح و مسا توصیف ہے جس کی
کرم ستارؔ مجھ پر ہے اُسی جانِ محبت کا

شرح اسم مبارک "رسول الملاحم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجاہد اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک نبی الملاحمہ اس لئے ہے کہ آپ قتال اور تلوار دیکر بھیجے گئے۔ عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "انا رسول الملاحم" ملاحم ملحمہ کی جمع ہے جس کے معنی حرب یا شدت حرب اور اس جہاد کے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راہ خدا میں کیا اور کسی دوسرے نے ایسا جہاد نہیں کیا تھا۔ (مدارج نبوت)



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئینہ دارِ جلوہ حسنِ خدا ہو تم
تنویرِ نور کاشفِ رازِ بقا ہو تم

جلوہ نمائے قدرتِ ربِّ جلیل ہو
یعنی حبیبِ خالقِ ارض و سما ہو تم

پرنور تم سے دونوں جہاں کیوں نہ ہوں حضور
شمس الضحیٰ کہیں ، کہیں بدرالدجیٰ ہو تم

بحرِ کرم تمہارا ہر ایک سو ہے موجزن
فضلِ خدا سے مالکِ ہر دوسرا ہو تم

خالی گیا نہ کوئی گدا در سے آپؐ کے
صَلِّ علیٰ کہ مصدرِ جود و سخا ہو تم

عالم تمہارا دست نگر آج بھی تو ہے
بزمِ جہاں میں صاحب لطف و عطا ہو تم

ستّار ہے تمہارے درِ پاک کا فقیر
سرکارؐ اِس کے دیدہ و دل کی ضیا ہو تم

شرح اسم مبارک "رشید" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رشید اللہ تعالیٰ کا اسم صفت ہے۔ جس کے معنی ہیں تمام بندوں کی رہنمائی فرمانے والا۔ اور سورہ ابراہیم کی پہلی آیت میں ارشاد ربانی ہے کہ ہم نے یہ کتاب (قرآن کریم) آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ آپ نکالیں لوگوں کو (گمراہی کی) تاریکیوں سے (اور) نور (ہدایت) کی طرف اللہ تعالیٰ عزیز الحمید کے راستے کی طرف (رہنمائی فرمائیں)۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو کفر وضلالت کی گمراہی سے نکال کر شاہراہ ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔ مزید یہ کہ سورہ ابراہیم کی آیت ۴ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرمؐ سے پہلے جو انبیاء تشریف لائے وہ کسی مخصوص قوم یا کسی مخصوص علاقہ کے لئے مبعوث ہوئے۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے فرمایا گیا کہ "ہم نے آپ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے"۔ (سورہ سبا آیت ۲۸) اس لئے آپ کا لقب رشید ہے۔



تو گلشنِ کونین میں یوں جلوہ نما ہے
ہر شے سے عیاں طلعت انوار خدا ہے

مشتاقِ کرم تیرا ہر اک اہلِ نوا ہے
تو جانِ وفا ابرِ کرم موجِ سخا ہے

والشّمس کا مظہر ہے تیرا رُوئے منوّر
واللّیل کی تفسیر تیریٔ زلفِ رسا ہے

مطلوب خلائق ہے تیریٔ ذاتِ گرامی
توٗ فیضِ مسلسل ہے توٗ ہی عُقدہ کشا ہے

اے فخرِ رسل، سیدِ کُل ، سَرورِ عالم
تو وارثِ کونین شہِ ہر دوسرا ہے

ہے وردِ زباں صَلِّ علیٰ اسمِ محمدؐ
دردِ دلِ مضطر کی یہی ایک دوا ہے

گلیوں میں تریٔ پھرتا ہے جو بہرِ گدائی
ستّار تریٔ درگہِ عالی کا گدا ہے

شرح اسم مبارک "رؤف" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ رؤف "رافت" سے مشتق ہے۔ جس کے معنی زیادتی رحمت کے ہیں۔ اور رحمت اوصاف حمیدہ میں سب سے اہم وصف ہے۔ کیونکہ یہ تکلیف اور برائی کو لطف و کرم سے دور کرتی ہے۔ سورہ توبہ کی آیت ۱۲۸ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ وصف بیان ہوا ہے۔ کیونکہ آپ اہل ایمان پر کمال شفقت اور مہربانی فرمانے والے ہیں اور کفار کے معاندانہ رویہ سے درگذر فرمانے والے ہیں اور ان کے لئے دولت ایمان کی دعا فرماتے ہیں۔

صحیح مسلم میں حدیث بیان ہوئی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا میری اور تمہاری مثال یوں ہے کہ جیسے تم آگ کے گڑھے میں سر کے بل گر رہے ہو اور میں تمہیں کمر سے پکڑ کر باہر نکال رہا ہوں۔

اے صل علیٰ محبوب خدا اس شان کرم کا کیا کہنا
کہ خون کے پیاسے آتے ہیں ایماں کی دعائیں پاتے ہیں



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سراجِ محفلِ کون و مکاں حبیبِؐ خدا
جدھر بھی دیکھو ہیں جلوہ فشاں حبیبِؐ خدا

اُنھی کے نور سے ہر سمت روشنی پھیلی
ہیں رشکِ مہر و مہ و کہکشاں حبیبِؐ خدا

فروغِ دیدہ وراں سب کے غمگسار و انیس
قرارِ قلب ہیں تسکینِ جاں حبیبِؐ خدا

کرم سے ان کے ہی ملتی ہے راحت دارین
ہیں شہریارِ زمین و زماں حبیبِؐ خدا

اُنھی کے لطف پہ مرکوز ہے نظر سب کی
بہارِ زیست کی روحِ رواں حبیبِؐ خدا

ہر ایک گُل پہ ہیں نکہت فشانیاں انؐ کی
کہ ہیں شگفتگیٔ گلستاں حبیبِ خدا

خدا کا شکر ہے محفوظ کشتیٔ امت
غلام آپؐ کے ہیں شادماں حبیبِ خدا

یہ آرزو ہے کہ وقتِ نزع ہو جب آقا
تمہارے قدموں پہ نکلے یہ جاں حبیبِ خدا

غریب، ناتواں ستآر کو شۂ ذی جاہ
ملے تمہارا غمِ بیکراں حبیبِ خدا

شرح اسم مبارک "سراج" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورہ احزاب کی آیت ۴۶ میں آپ کا لقب سراجاً منیراً بیان ہوا ہے۔ سراج کے معنی چراغ اور منیر کے معنی روشن کے ہیں۔ بعض مفسرین کرام نے سراج کے معنی سورج بیان کئے ہیں لیکن یہاں اصل معنی یعنی چراغ ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے کیونکہ سورج اگرچہ روشن و درخشاں ہے لیکن اس میں کسی دوسرے کو روشن کرنے کی صلاحیت نہیں۔ اور جو چیز یا سیارے درخشاں نظر آتے ہیں وہ فی نفسہ روشن نہیں بلکہ سورج کا انعطاف نور ہے۔ جبکہ چراغ میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ بجھے ہوئے اور نئے چراغوں کو نہ صرف روشن کر دیتا ہے بلکہ روشن کرتے رہنے کا تسلسل برقرار رکھتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدایت کا چراغ ہیں۔ آپ نے خلفائے راشدین کو دین متین کا چراغ بنا دیا۔ آئمہ اہلبیت اطہار کو ہدایت اور معرفت کا چراغ بنایا اور بارہ اماموں کے بعد سید نا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نور ہر زمانے میں اولیائے کرام کے قلوب کو روشن کر رہا ہے۔ اور تمام عالم نور ہدایت سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ (خلاصہ مکتوب امام ربانی مجدد الف ثانیؒ)

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفویؐ سے شرار بو لہبی



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جلوۂ صبحِ ازل، حسنِ حقیقت آقاؐ
رفعتِ عرشِ بریں، رازِ مشیّت آقاؐ

آپؐ کے دم سے منوّر ہے شبستانِ حیات
صاحبِ صدق و یقیں مہرِ رسالت آقاؐ

آپؐ ہیں کانِ عطا موجِ سخا بحرِ کرم
کس کو معلوم نہیں آپؐ کی عظمت آقاؐ

آپؐ کے عفو و ترحّم کی کوئی حد ہی نہیں
مجھ سے عاصی پہ بھی ہے سایۂ رحمت آقاؐ

کیا بگاڑے گی میرا کشمکشِ لیل و نہار
جب ہے وابستہ میری آپ سے قسمت آقاؐ

سجدہ ریزی میں بصد عجز رہوں محوِ نیاز
رہیں آنکھوں سے رواں اشکِ ندامت آقا

پھر دکھا دیجئے اُسی شانِ تبسّم کا جمال
جس نے ہر پھول کو بخشی ہے لطافت آقا

بخشوائیں گے گنہ گاروں کو محشر میں حضورؐ
شافعِ روزِ جزا، حامیٔ اُمّت آقا

اپنے ستّار پہ بھی اک نگۂ لطف و کرم
یہ بھی ہے بندۂ مجبورِ محبّت آقا

شرح اسم مبارک "سعید" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام محمد بن ابی بکر الخطیب قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ محبوب کردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف سعید اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سعادت کو آپ کے لئے قدیم سے واجب کیا ہے اور آپ کے واسطے سیادت کل مخلوق پر متحقق کی ہے۔ علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خلائق کو آپ کے اتباع کے سبب سعید کیا ہے۔ (مواہب لدنیہ)۔ سورہ ھود کی آیت ۱۰۵ میں یہ اسم مبارک بیان ہوا ہے۔ یعنی جب وہ دن آئے گا تو (اسکی ہیبت سے کوئی شخص نہیں بول پائے گا) بجزاس کی اجازت کے۔ بعض ان میں شقی ہوں گے اور بعض سعید" پیر کرم شاہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں "اس دن وہی لب کشائی کر سکے گا جسے بولنے کی اجازت ہو گی اور کون نہیں جانتا کہ وہ حامل لواء الحمد اور صاحب مقام محمود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کوئی اور نہیں ہو سکتا .... اس روز نوع انسانی صرف دو گروہوں میں بانٹی جائے گی۔ ایک گروہ کو سعید کہا جائے گا اور دوسرے کو شقی۔ (تفسیر ضیاء القرآن) گروہ سعید پر سعادت کا پرچم لہرایا جائے گا (یعنی لواء الحمد) جس کے حامل سعد الخلائق یعنی تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ نیک بخت (سعید) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قسیمِ کوثر و تسنیم، شانِ رحمتِ داور
علم بردارِ حق، شاہِ دو عالم، سیّد و سرور

تری آمد سے پہلے بن گیا تھا جو بتوں کا گھر
وہی کعبہ ہے اب وحدانیت کا مرکز و محور

ترے دربار میں شاہانِ عالم دست بستہ ہیں
کہ توؐ ہے نازشِ دوراں تو ہی سلطانِ بحر و بر

تو ہے نورِ خدا، حسنِ ازل، اے نیّرِ بطحا!
رُخِ زیبا ترا پھر کیوں نہ ہو وَالشّمس کا مظہر

وجودِ پاک تیرا پرتوِ اسمائے حُسنیٰ ہے
پسینے کی ترے خوشبو گلاب و مشک سے بہتر

تو وہ فیضِ مسلسل، رحمتِ عالم ہے اے آقا!
پہنچ جاتے ہیں جس کے نام لیوا حق کی منزل پر

جہانِ کُن فکاں میں ہر جگہ تو جلوہ فرما ہے
جبیں کونین کی دیکھی ہے جھکتی تیرے قدموں پر

تو ہی تو محرمِ اسرارِ حق ہے، ہادیٔ برحق!
تو ہی یٰسٓ تو ہی طٰہٰ تو ہی طیب تو ہی اطہر

کرم کی اک نظر ستارِ خستہ پہ بھی ہو جائے
سوا تیرے نہیں اِس کا کوئی بھی مونس و یاور

شرح اسم مبارک "سید" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک روز آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھ کر فرمایا "ھذا سید العرب" - یعنی یہ عرب کا سردار ہے - یہ سن کر ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس جملے کے مصداق تو آپ ہیں نا کہ علی (کرم اللہ وجہہ) - آپ نے ارشاد فرمایا میں "سید العالمین" ہوں اور علی "سید العرب" ہے (بیہقی) - احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ کے اہلبیت میں سے ہر فرد سید ہے - حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سید العرب ہیں، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سیدۃ النساء العلمین ہیں - جناب حسنین علیہما السلام سید الاشباب اہل جنت ہیں - اس لئے آپ کی آل پاک کا ہر فرد قیامت تک سید ہی کہلائے گا -

تری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور ترا سب گھرانہ نور کا



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سکونِ قلبِ مضطر ہے ترا غم گیسوؤں والے
نہیں پرواہ زمانہ ہو جو برہم گیسوؤں والے

جگر میں سوزِ فرقت سے جو چھالے بنکے پھوٹے ہیں
ہے تیریؔ یاد ان زخموں کا مرہم گیسوؤں والے

ہر اک سُو بحر و بر میں تیریؔ رحمت موج افزا ہے
تجھے کہتے ہیں سب جانِ دو عالم گیسوؤں والے

تو شہرِ علم و دانش ہے حبیبِ ربِّ اکبر ہے
ترےؔ در پہ سرِ تسلیم ہے خم گیسوؤں والے

ہو کیف بیخودی سے جذبۂ جوشِ جنوں پیدا
عطا کر دے مجھے وہ دردِ پیہم گیسوؤں والے

تیرے ٹکڑوں پہ گزری عمر ساری بزمِ ہستی میں
تجھے اب چھوڑ کر جائیں کہاں ہم گیسوؤں والے

جمالِ آگہی بخشا دلِ ستّار کو تو نے
تصوّر میں مرے تو ہے ہمہ دم گیسوؤں والے

شرح اسم مبارک "شاف" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاف کے معانی ہیں بیماریوں اور الم سے رہا کرنے والا اور ہر امر دشوار کو دور کرنے والا (مواہب لدنیہ)- سورہ یونس آیت ۵۷ میں ارشاد ہوتا ہے "اے لوگو! آگئی ہے تمہارے پاس نصیحت تمہارے پروردگار کی طرف سے اور شفا ان بیماریوں کے لئے جو سینوں میں ہیں"- یعنی قرآن کریم کے ذریعہ حضور اکرمؐ لوگوں کے سینوں میں پوشیدہ بیماریاں دور کرتے ہیں- حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نابینا ہونے کی شکایت کی- حضور اکرمؐ نے ان کو دعا تعلیم فرمائی- جس کے بعد ان صحابی کی بینائی لوٹ آئی- مزید یہ کہ آپ کا قدم مبارک جس جگہ پڑ جائے وہ مٹی خاک شفا ہو جاتی ہے- اس بارے میں تراب مدینہ کی فضیلت تاریخ مدینہ (تالیف عبدالمعبود صدیقی) میں ملاحظہ فرمائیں-

کتب احادیث میں اس موضوع پر کثرت سے روایات ملتی ہیں، مثلاً غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سانپ کے زہر سے شفا دینا، غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آشوب چشم سے شفا دینا وغیرہ-



راز کھلتا ہی گیا محفل تنہائی کا
نور پھیلا جو ازل میں تری زیبائی کا

عکسِ محبوب کے پرتو سے تھی ہر شے روشن
سازِ ہستی میں تھا جلوہ تری یکتائی کا

تیرے دیوانوں کا وہ مرحلۂ شوق و یقیں
کتنا دلچسپ تھا منظر وہ جبیں سائی کا

جس طرف دیکھا اجالے تھے ترے یادوں کے
اللہ اللہ یہ کمال انجمن آرائی کا

ایک اُمی پہ ہوئی لطف کی بارش ایسی
ہر طرف ذکر ہے بس اس کی پذیرائی کا

حق نے سمجھا دیئے اسرارِ خدائی اس کو
عرش شاہد ہے اُسی نازشِ پہنائی کا

جلوہ افروز ترا حسن ہے ہر سو اب بھی
تاج ہے سر پہ ترے شوکتِ رعنائی کا

بے نوا مفلس و بیمارِ محبت ابتک
منتظر ہے ترے اعجازِ مسیحائی کا

درِ اقدس کا ہے منگتا وہی ستّارِ حزیں
کیف آور ہے یہ قصہ مری رسوائی کا

شرح اسم مبارک "شاھد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورہ احزاب کی آیت ۴۵ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "اے نبی ہم نے بھیجا ہے آپ کو شاہد (گواہ) بنا کر" شاہد کے معنی ہیں گواہ کے۔ اور گواہ کے لئے ضروری ہے کہ جس واقعہ کی وہ گواہی دے رہا ہے وہ وہاں موجود بھی ہو۔ اور اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھے بھی۔ چنانچہ علامہ راغب اصفہانی نے مفردات میں لکھا ہے "شہادت (گواہی) وہ ہوتی ہے کہ انسان وہاں موجود بھی ہو اور وہ اسے دیکھے بھی، خواہ آنکھوں کی بینائی سے یا بصیرت کے نور سے .... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے اعمال پر گواہی دیں گے کہ فلاں نے کیا نیک کام کیا، اور فلاں سے کیا غلطی سرزد ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے روایت ہے کہ ہر روز صبح وشام حضورؐ کی امت حضورؐ کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ اور حضورؐ ہر فرد کو اس کے چہرے سے پہچانتے ہیں۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر گواہی دیں گے (تفسیر ضیاء القرآن)۔

در نظر بودش مقامات العباد
زاں سبب نامش خدا شاہد نہاد



سوا ترے اے حبیبِؐ داور کسی کا اب آسرا نہیں ہے
نظر اٹھا کر کسے میں دیکھوں ترے خزانے میں کیا نہیں ہے

تو میرے علم و یقیں کا حاصل تو ہی نشاطِ فروغِ غم ہے
کرم یہ کس کا ہے مجھ پہ آقا جو تری چشمِ عطا نہیں ہے

میں تیرے ٹکڑوں پہ پل رہا ہوں معین و یاور ہے تو ہی میرا
میں وہ بھکاری ہوں تیرے در کا کہیں بھی جس کا بھلا نہیں ہے

تو ہی ہے حسنِ خدا کا مظہر تجھے جو دیکھا خدا کو دیکھا
کہ اس کے جلووں کا دو جہاں میں سوا ترے آئینہ نہیں ہے

ہزاروں عاشق ہیں محوِ جلوہ ہزاروں عابد ہیں محوِ سجدہ
ہے درمیاں بس نظر کا پردہ کہاں تو جلوہ نما نہیں ہے

ولی و غوث و قطب ہیں لاکھوں جو بارگاہ رفیع میں تری
نہیں ہے ان میں کوئی بھی ایسا جو ترے در کا گدا نہیں ہے

بصد نیاز و بصد عقیدت ملی ہے ستّار ان کی الفت
وہ شاہِ خوباں کہ جس کا ثانی کہیں بھی صَلِّ علیٰ نہیں ہے

شرح اسم مبارک "شجاع" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شجاع اس شخص کو کہتے ہیں جس میں بہادری، دلیری ثابت قدمی اور بلند حوصلگی کا عنصر غالب ہو۔ قبائل عرب میں بنی ہاشم سخاوت اور شجاعت میں ممتاز تھے اور بنی ہاشم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ اوصاف بدرجہ اتم نمایاں تھے۔ بسا اوقات ایسے سختی اور شدت کے موقعوں پر جہاں دلیروں اور دلاوروں کے قدم اکھڑ گئے تھے۔ وہاں آپ ثابت قدم رہے اور اپنی جگہ سے جنبش بھی نہ فرمائی۔ چنانچہ غزوہ حنین کے موقع پر کفار (بنی ہوازن) نے تیروں کی بوچھاڑ کی تو صحابہ کرام گھبرا کر منتشر ہو گئے۔ اس موقع پر آپ اپنے خچر کو برابر کفار کی جانب بڑھاتے جاتے تھے اور یہ رجز آپ کی زبان مبارک پر تھا۔ "میں نبی ہوں اس میں کذب نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں"۔ (صحیح مسلم کی حدیث کا خلاصہ)۔ اس روز آپ سے زیادہ بہادر، شجاع اور دلیر کوئی نہ دیکھا گیا۔ اس موقع پر آپ کے حکم سے آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مختلف قبائل کے مسلمانوں کو نام لے کر آواز دی۔ چنانچہ بکھرے ہوئے مسلمانوں کے حوصلے بحال ہوئے اور وہ آپ کے گرد جمع ہونے لگے۔ بالآخر مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اس واقعہ کا ذکر سورہ التوبہ کی ۲۵ ویں آیت میں آیا ہے۔ آپ کی شجاعت پر کثرت سے قرآن و حدیث کے شواہد موجود ہیں۔



شفیعِ محشر ، قسیمِ کوثر ، حبیبِ پروردگارِ عالم
درود تم پر سلام تم پر ، حبیبِ پروردگارِ عالم

جمالِ ربِّ غفور تم ہو ، کمالِ عقل و شعور تم ہو
تمہی ہو دونوں جہاں کے سرور حبیبِ پروردگارِ عالم

تمہی ہو ہر سمت جلوہ گستر تمہی ہو مہمانِ عرشِ اعظم
عروجِ آدمؑ ہو بندہ پرور حبیبِ پروردگارِ عالم

تمہارے جلوے ہیں نکہت افشاں تمہی ہو حق کی شمعِ فروزاں
ہیں تم سے کون و مکاں منوّر ، حبیبِ پروردگارِ عالم

تمہارا رتبہ ہے سب سے اعلیٰ تمہی سے ہر سمت ہے اجالا
تمہیؐ ہو نورِ خدا کا مظہر حبیبِؐ پروردگارِ عالم

کتابِ ہستی کی دل فروزی تمہارا خُلقِ عظیم آقاؐ
تمہیؐ ہو سب کے دلوں کے اندر حبیبِؐ پروردگارِ عالم

فقیر خستہ جگر تمہارا وہی ہے ستارؔ غم کا مارا
تمہیؐ ہو اس کے معین و یاور حبیبِؐ پروردگارِ عالم

شرح اسم مبارک "**شفیع**" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورۃ البقرہ آیت ۲۵۵ آیت الکرسی کہلاتی ہے۔ اس میں ارشاد ربانی ہے "من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ" یعنی کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کر سکے سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہو۔ یہاں یہ واضح کیا گیا ہے کہ وہ مقبول بندگان خدا ضرور شفاعت کریں گے جن کو ان کے رب نے اجازت مرحمت فرمائی ہوگی۔ سب سے پہلے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز محشر مقام محمود پر فائز ہوں گے اور شفاعت کریں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ اور جس کی قبر سب سے پہلے شگافتہ ہوگی وہ میں ہی ہوں اور سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں گا اور سب سے پہلے مقبول الشفاعت بھی میں ہی ہوں گا (مسلم شریف جلد دوم)۔ اس موضوع پر کثرت سے احادیث اور صحابہ کرام کے اقوال موجود ہیں۔

شفیعِ روزِ محشر ان کا منصب
لبوں پہ رب ھب لی کی صدا ہے



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میں شوقِ دید میں نکلوں جو گھر سے
نہ لوٹوں پھر مدینے کے سفر سے

ہو ایسا کیف الفت کے اثر سے
نہ اٹھے سر درِ خیرالبشرؐ سے

ملیں پلکیں جب اُن کے سنگِ در سے
گہر برسیں ہماری چشم تر سے

اشارہ جنبشِ ابرو کا پاکر
گھٹا رحمت کی مجھ پر کیوں نہ برسے

ہنیں دوری کا غم اے شاہِ خوباں
کہ تم ہو دُور کب فکر و نظر سے

تھی تسکینِ قلبِ مضطرب ہو
کوئی کہدے یہ اس رشکِ قمر سے

ملی ستّار وارثؒ کی غلامی
مجھے نسبت ہے شاہِ بحر و بر سے

شرح اسم مبارک "شکور" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورہ ابراہیم آیت ۷ میں حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں خبر دی گئی ہے۔ "انہ کان عبداً شکوراً" یعنی بیشک اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک نام "الشکور" بھی ہے جس کے معنیٰ ہیں تھوڑے عمل پر جزائے کثیر دینے والا۔ یعنی قدردان اور مخلوق کے لئے یہ شکر کرنے والے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ سورہ ابراہیم کی مذکورہ بالا آیت میں بیان ہوا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رہبرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کثرت سے نماز پڑھا کرتے تھے کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا تھا۔ جب عرض کیا گیا کہ آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب سابقہ انبیاء کرام کی لغزشیں معاف فرما دیں تو آپ نے فرمایا۔ "افلا اکون عبداً شکوراً"۔ یعنی کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (خلاصہ عبارت الشفاء)۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جمالِ رب نازشِ رسالت ، عروجِ حسنِ بشر تمہی ہو
تمہی ہو روحِ یقینِ کامل سکونِ قلب و نظر تمہی ہو

تمہی ہو ادراکِ حدِّ امکاں، سحابِ رحمت سُرورِ وحدت
تمہی ہو مقصودِ ذاتِ خالق جہاں میں خیرالبشر تمہی ہو

تمہی ہو یٰسیں تمہی ہو طٰہٰ حبیبِ حق وارثِ دو عالم
تمہی ہو اسرارِ رمزِ پنہاں ، دعا تمہی ہو اثر تمہی ہو

حسین و زہرہ جبین و مہ وش تمہی کو کہتے ہیں شاہِ خوباں
نہیں ہے کوئی تمہارا ہمسر بس ایک رشکِ قمر تمہی ہو

عجب یہ طلعت نمائیاں ہیں وہی ہیں جلوے وہی تجلّی
جدھر بھی اٹھی نگاہ میری، حضورؐ حدِّ نظر تمہی ہو

شرح اسم مبارک "**شھید**" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ شہید کے معنی گواہ، شاہد اور نگراں کے ہیں۔ سورۃ البقرہ آیت ۱۴۳ میں ارشاد ہوتا ہے "ویکون الرسول علیکم شھیدا" یعنی اے مسلمانو ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول اللہ تم پر گواہ ہوں۔ اس آیت کی تفسیر میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ لکھتے ہیں "تمہارا رسول تم پر گواہی دے گا کیونکہ وہ جانتے ہیں اپنی نبوت کے نور سے اپنے ہر امتی کے رتبہ کو کہ دین حق میں اس کا کیا درجہ ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور وہ کونسا حجاب ہے جس سے اس کی روحانی ترقی رکی ہوئی ہے۔ پس وہ تمہارے گناہوں کو بھی پہچانتے ہیں۔ تمہارے ایمان کے درجوں کو، تمہارے نیک اور بد اعمال کو اور تمہارے اخلاص اور نفاق کو بھی خوب پہچانتے ہیں"۔ (تفسیر فتح العزیز) سورہ النساء کی آیت ۴۱ میں آپ کا یہ وصف بیان ہوا ہے۔ جس کی تفسیر یہ ہے کہ روز قیامت تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کے احوال پر شہادت دیں گے۔ اور فخر رسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیائے کرام کی شہادت کے برحق ہونے کی گواہی دیں گے۔

مزید دیکھیے سورۃ الحج کی آیت ۷۸



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے سراپا کرم رحمتِ بیکراں تاجدارِ جہاں روحِ صدق و صفا
اے حبیبِ خدا سرورِ انبیاء آپؐ ہیں وجہِ تخلیقِ ارض و سما

آپ محتاج پرور ہیں خیرالوریٰ آپؐ ہیں دونوں عالم کے فرمانروا
ہے نشاط آفریں اب وہ شکرِ خدا آپؐ نے مجھ کو جو غم کیا تھا عطا

اے معین و مددگار و فریاد رس آپؐ غم خوارِ ذیشاں ہیں مشکل کشا
لیجئے اب خبر مونسِ بے نوا غم کے ماروں کا ہیں آپؐ ہی آسرا

مصدرِ علم و عرفاں ہے ذات آپؐ کی ہے خدا آپؐ کا کائنات آپؐ کی
جلوۂ نورِ خالق ہے ذات آپؐ کی آپؐ سلطانِ دوراں ہیں یا مصطفےٰ

آپؐ ہیں خوش ادا آپؐ ہیں خوبرو کشورِ حسن کی آپؐ ہیں آبرو
نکہت و نور ہیں آپؐ ہی رنگ و بو ہے عیاں آپؐ سے شانِ ربّ العُلیٰ

کفر و باطل کے سب نقش خود مٹ گئے خوابِ غفلت کے پردے جو تھے، اٹھ گئے
جتنے ظلمت کے بادل تھے سب چھٹ گئے آپ سے پھیلی جب نورِ حق کی ضیا

ہو جبیں میری اور نقشِ پا آپؐ کا اس طرح ہو نمازِ محبت ادا
اپنے ستّار کو دیجے ذوقِ ثنا اے مجسم صداقت سراپا وفا

شرح اسم مبارک "صادق" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اہل مکہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچپن ہی سے سچائی کے اس قدر معترف تھے کہ آپ کو صادق کہہ کر پکارتے تھے۔ دعوت فاراں کے موقع پر آپ نے جو اہل مکہ سے خطاب فرمایا تھا اس کے جواب میں سب نے یہی کہا کہ آپ صادق ہیں۔ (خلاصہ حدیث مشکوۃ)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ اسمائے باری تعالیٰ میں سے ایک نام صادق ہے اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف صادق اور مصدوق سے آئی ہے۔ (مدارج نبوت) غزوہ حنین کے موقع پر جب مسلمان گھبرا کر منتشر ہو گئے تو آپ نے فرمایا میں جھوٹا نبی نہیں (بلکہ صادق ہوں)۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں (خلاصہ حدیث مسلم شریف)۔ سورۃ الانعام کی آیت ۳۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے نبی) یہ ظالم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔ (کتاب الشفاء) صحابہ کرام کی عادت تھی کہ وہ فرمان رسول سن کر کہتے تھے۔ "صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ الکریم"۔ (متفق علیہ)

اس سے بڑھ کر بھلا کیا ہو گی صداقت کی مثال
آج تک آپ کے ہر بول کو بالا دیکھا



ہجر میں آپ کے ہے زندگی دشوار مجھے
اب تو طیبہ میں بلا لیجئے سرکارؐ مجھے

اپنے بیمار محبت پہ عنایت کی نظر
جلوہ دکھلایئے یا سیدِ ابرار مجھے

جذبۂ دل کو میرے کیجے عطا سوزِ دروں
یوں بنا دیجئے اب محرم اسرار مجھے

مجھ سے ہوتی ہی رہے رسمِ وفا کی تجدید
نگہ مست سے کر دیجئے سرشار مجھے

خود بخود ہونے لگے ذوقِ وفا کی تکمیل
آپ کردیجیئے آئینہ کردار مجھے

کیف افزا ہے میرا دردِ محبت آقا
لیکن اب تک نہ ہوئی جرأتِ اظہار مجھے

دلِ ستار میں ہوں آپؐ ہی بس جلوہ نشیں
کچھ نہ باقی رہے دنیا سے سروکار مجھے

شرح اسم مبارک "طٰہٰ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کریم کی ۲۰ویں سورہ "طہ" کے لفظ سے شروع ہوتی ہے۔ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم صفت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا قبیلہ عک میں طہ بمعنی اے میرے حبیب استعمال ہوتا ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یہ اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ "ط" طہارت اور "ہ" ہدایت کے لئے بطور رمز استعمال ہوا ہے۔ اس کا معنی ہے کہ اے گناہوں سے پاک اور اے خلق خدا کے رہنما۔ تفسیر روح المعانی میں علامہ محمود آلوسی علیہ رحمہ اس کے معنی "اے فلک وجود کے چودھویں کے چاند" بتاتے ہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یسیں وہی طہ



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محفلِ ہست و بود میں پرتوِ حُسنِ ذات ہو
روحِ یقینِ عشق ہو جلوہ گہِ صفات ہو

جلوہ فشاں ہو عرش سے تم ہی تو فرشِ خاک پر
تم ہو شعاعِ نورِ رب وجہِ تجلّیات ہو

تم ہی ہو انبساطِ کُل تم ہی ہو فضلِ بے حساب
کشمکشِ جہاں میں تمؐ دافعِ مشکلات ہو

تمؐ ہو سکونِ زندگی تمؐ ہو وقارِ بندگی
کارگہِ حیات میں نازشِ التفات ہو

کردی خدائے پاک نے تم پہ کرم کی انتہا
شاہدِ بزمِ کُن فکاں رونقِ کائنات ہو

در پہ تمہارے ہر گھڑی ہے جو ہجومِ عاشقاں
تمؑ ہو شفیعِ عاصیاں تمؑ ہی رہِ نجات ہو

تم پہ جو بھیجتا رہے ہر دم درود اور سلام
سایہ فگن نہ اس پہ کیوں ہر دم خدا کی ذات ہو

شرح اسم مبارک "طیب" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیب کے معنی ہیں پاکیزہ - ابن سعد روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - میرے نسب میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سب کے نکاح ہیں - کہیں بھی جاہلیت کی شادی نہیں - میرا نسب ہر جگہ پاک ہے - سورۃ الشعراء آیت ۲۱۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - "وتقلبک فی السٰجدین" - یعنی ہم آپ (کے نور مبارک) کو سجدہ گزاروں میں منتقل ہوتا دیکھ رہے تھے -
(طبقات ابن سعد)

چونکہ آپ کے تمام اجداد کو قرآن کریم نے ساجدین کہا ہے اس لئے اہل سنت و الجماعت کے کثیر التعداد جلیل القدر علماء نے آپ کے اجداد کرام کے مؤمن ہونے پر استدلال کیا ہے - (تفسیر ضیاء القرآن)
ابن سعد نے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا جب آپ پیدا ہوئے میرے بدن سے ایک نور طلوع ہوا - جس سے شام کے محل روشن ہوگئے - آپ بالکل پاک، صاف پیدا ہوئے - کوئی گندگی نہ تھی - اور پیدا ہوتے ہی آپ نے زمین پر (سجدہ کے لئے) ہاتھ رکھ دیئے - (خصائص الکبریٰ)



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراپا ایک ہی عالم گدا و شاہ میں دیکھا
کچھ ایسا کیفِ وجدانی حرم کی راہ میں دیکھا

مجسم دید بن کر رقص میں تھے اُن کے دیوانے
تماشہ بے خودی کا ہم نے بیت اللہ میں دیکھا

جنونِ شوق بھی سمٹا ہوا تھا ان کے قدموں میں
یہ منظر اپنی آنکھوں سے تجلّی گاہ میں دیکھا

وفورِ کیف میں سب چومتے تھے سنگِ اسود کو
یہ جزبہ عشق کا ہر بندۂ درگاہ میں دیکھا

نہیں موقوف کچھ ستّار عرش و لامکاں پر ہی
جمال عکسِ روئے دوست مہر و ماہ میں دیکھا

شرح اسم مبارک **"عادل"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورۃ النساء آیت ۶۵ میں ارشاد ربانی ہے "(اے حبیب) آپؐ کے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک یہ اپنے تنازعات میں آپؐ کو حاکم نہ بنائیں اور آپؐ کے کیۓ ہوئے فیصلہ کو دل و جان سے تسلیم نہ کریں"۔

ایک مرتبہ آپؐ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ایک شخص نے کہا یا محمد مال کی تقسیم عدل و انصاف سے کریں۔ آپؐ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے اگر میں عدل نہیں کروں گا تو دوسرا کون کرے گا (مدارج نبوت)۔

سورۃ الشوریٰ آیت ۱۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "(اے رسول) آپؐ فرما دیجیۓ کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں"۔ یعنی تمام باطل امتیازات کا قلع قمع کر دوں اور ایسا نظام رائج کروں جس سے عدل و انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔ گویا انسانی معاشرے میں عدل و انصاف کا قیام اور ظلم ستم کا انسداد آپ کی بعثت مبارکہ کے اولین مقاصد میں شامل ہے۔

حضرت ابو طالب نے قصیدہ میں آپ کی شان عدل اس طرح بیان فرمائی ہے "آپؐ بردبار، ہدایت والے، عدل فرمانے والے ہیں اور کبھی غصہ میں نہیں آتے۔ آپؐ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہیں جو آپ کی ذات سے غافل نہیں ہے"۔ (سیرت ابن ہشام)



اے چارہ گرو جاؤ عبث فکر ہے میری
درِ شہِ والا مری تسکیں کا سبب ہے

وہ بارگہِ ناز ہے دربارِ محمدؐ
مشتاق نگاہی بھی جہاں سوءِ ادب ہے

ہوں عاصی و عابد کہ سلاطینِ زمانہ
تیری ہی طرف سب کا بڑھا دستِ طلب ہے

ستّار ہے اس سرورِ خوباں کا بھکاری
وہ شاہ کہ مختارِ جہاں جس کا لقب ہے

انکے رخِ روشن پہ عجب تابش و تب ہے
کیا نور فشاں جلوۂ یکتائی رب ہے

ہے چشم تصور میں وہی مہرِ رسالت
حسرت ہے نہ ارماں نہ کوئی سعی و طلب ہے

درماندہ و مہجور نہیں لائقِ الفت
بس نامِ محمدؐ ہی میرے زینت لب ہے

شرح اسم مبارک "عبداللہ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عبداللہ کے معانی ہیں اللہ کا بندہ - لیکن قرآن کریم میں جہاں یہ اسم پاک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بیان ہوا ہے وہاں اس سے مراد عبد کامل ہے - سورہ الجن کی آیت ۱۹ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے "اور جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خاص (عبداللہ) اللہ کی عبادت کے لئے قیام کرتا ہے تو لوگ اس پر ہجوم کرکے آجاتے ہیں" - سورہ الرحمن کی آیت ۳۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے گروہ جن وانس اگر تم میں استطاعت ہے کہ زمین و آسمان کے دائرے سے باہر نکل جاو تو نکل جاؤ لیکن نکل نہیں سکتے۔ بجز میری طاقت (حکم) کے" - تاریخ کائنات میں یہ شرف صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین و آسمان کے قطر اور تمام آسمانوں کو پار کرتے ہوئے بندہ خاص کی حیثیت سے حریم کبریائی میں منزل قوسین پر فائز ہوئے - جس کا تذکرہ سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے آیا ہے - اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو دوسرا چیلنج یہ دیا ہے کہ اگر تم قرآن کے بارے میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ خاص پر نازل کیا ہے تو سب مل کر اس جیسی ایک سورت بنا کر لے آؤ لیکن تم ایسا نہ کرسکو گے (سورۃ البقرہ آیت ۲۳ سے ماخوذ) - چونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں میں اکمل و اشرف ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبداللہ کے نام سے موصوف کیا ہے -



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وحدت کی تجلّی ہو تمؐ آئینۂ قدرت
تمؐ مظہرِ کامل ہو تمھیؐ نورِ حقیقت

تمؐ جلوۂ خالق ہو تمھیؐ سایۂ رحمت
تمؐ فخرِ ملائک ہو تمھیؐ فخرِ رسالت

تمؐ نے ہی تو لہرا دیا توحید کا پرچم
تمؐ سے ہی تو آباد ہے ہر شہرِ محبت

تمؐ سے ہی تو ہیں گلشنِ ہستی کی بہاریں
تمؐ آئے تو دنیا سے مٹی کفر کی ظلمت

عرفان خدا ہے یہی نظارہ فروزی
نظروں میں ہے عکس شہ اقلیم نبوت

صد شکر کہ ہے وردِ زبان نام تمہارا
کچھ پاس ہنیں میرے بجز اشکِ ندامت

سرکارؐ کے ٹکڑوں پہ ہے ستارؔ گزارا
مختار ہیں وہؐ اور میں محتاجِ عنایت

شرح اسم مبارک "عاقب" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بخاری شریف میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے جو حدیث روایت ہے اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پانچ نام یعنی محمد، احمد، ماحی، حاشر، اور عاقب بتائے ہیں اور عاقب کے ساتھ فرمایا ہے کہ میں وہ عاقب (آخر میں آنے والا) نبی ہوں جس کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آئے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم پاک "عاقب" اس لئے ہے کہ آپ تمام انبیاء علیھم السلام کے آخر میں تشریف لائے اور ان کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا اور ان کی نبوت یوم آخر تک قائم رہے گی۔ حتیٰ کہ قرب قیامت میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں دوبارہ ورود فرمائیں گے تو وہ آپؐ ہی کی امت میں ہوں گے۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بزمِ عالم میں ہے ہرسو نور افشانی تریٔ
اے حبیبِ کبریا ! دنیا ہے دیوانی تریٔ

جس نے دیکھا کہہ اٹھا صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ
اللہ اللہ کس قدر صورت ہے نورانی تریٔ

رفعتِ عرشِ بریں سے ماورا تیرا مقام
تو ہے تنویرِ خدا سیرت ہے قرآنی تریٔ

مظہرِ نورِ خدا ! تجھ سے منوّر ہے جہاں
کس قدر ضوریز ہے خورشید تابانی تریٔ

مرحبا صد مرحبا شاہِ دو عالم مرحبا
مالکِ لوح و قلم کرتا ہے مہمانی ترئ

کنجیاں حق کے خزانے کی ملیں تجھ کو شہا
ہر طرف جود و کرم کی ہے فراوانی ترئ

پل رہا ہے تیرے ٹکڑوں پہ یہ ستّارِ حزیں
کیوں نہ اس کے لب پہ ہر دم ہو ثناء خوانی ترئ

شرح اسم مبارک "عزیز" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عزیز کے معنی ہیں برگزیدہ محبوب اور زبردست - سورۃ التوبہ کی آیت ۱۲۸ (عزیز علیہ ماعنتم) میں ارشاد باری تعالی ہے - "گراں گزرتا ہے ان پر تمہارا مشقت میں پڑنا" - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معراج کی شب آپ کی امت کے لئے پچاس نمازیں مقرر ہوئی تھیں - آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورہ پر اپنی امت کی آسانی کے لئے بار بار کمی کے لئے عرض کی جس کے نتیجے میں ۵۰ کے بجائے صرف پانچ نمازیں فرض کی گئیں - (مسلم شریف) - آپ نے دین کا یہ اصول مقرر فرما دیا - "سہولت پیدا کرو" دشواری پیدا نہ کرو اور لوگوں کو مانوس بناؤ وحشت نہ دلاؤ" (بخاری شریف) آپ کو اپنی امت سے اتنا پیار ہے کہ امتیوں کی ذرا سی بھی تکلیف آپ پر گراں گزرتی ہے - اس لئے بھی آپ کا اسم صفت عزیز ہے -



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب حسینوں میں ہو ذیشان رسول عربی
کشور حسن کے سلطان رسول عربی

آپ اللہ کے محبوب ہیں اے شاہ امم
آپ سا کون ہے انسان رسول عربی

کیوں نہ میں سجدے کروں آپ کی چوکھٹ پہ حضور
آپ ہیں کعبہ ایمان رسول عربی

مصحف رخ کی تجلی ہے مری آنکھوں میں
کہ یہی ہے میرا قرآن رسول عربی

آپ کی چشم کرم ہو تو ابھی ہو جائیں
مشکلیں سب مری آسان رسول عربی

آپ کے جلوؤں سے روشن ہے یہ بزم ہستی
آپ کونین کی ہیں جان رسول عربی

آپ کو چھوڑ کر ستار کہاں جائے گا
اور ہے کون نگہبان رسول عربی

شرح اسم مبارک "عربی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بظاہر لفظ عربی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملک عرب کی نسبت سے ہے۔ امام راغب اصفہانی مفردات القرآن میں وضاحت کرتے ہیں کہ لفظ عربی کے معنی ہیں۔ الفصیح یعنی وہ شخص جو فصاحت اور واضح طور پر اظہار مدعا کر سکے۔ سورہ حم کی آیت ۴۴ میں ارشاد ربانی ہے "اور اگر ہم قرآن کریم کو عجمی زبان میں بھیجتے تو یہ لوگ کہتے کہ کیوں کھول کر بیان نہ کی گئیں۔ اس کی آیتیں، کیا اچنبھ ہے کہ (کتاب) عجمی ہے اور (رسول) عربی "۔ اس آیت میں عجمی زبان کے مقابلہ میں عربی زبان کی فصاحت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عربی کی نسبت دونوں باتیں موجود ہیں (دیکھیئے حاشیہ تفسیر ضیاء القرآن مذکورہ آیت کے ذیل میں)

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حصارِ عشق سے باہر کبھی میں جا نہ سکا
ترے سوا کوئی دل میں مرے سما نہ سکا

عطا تو کی ہے مجھے تونے دولتِ عرفاں
ترے فراق میں لیکن سکون پا نہ سکا

سیاہ بخت ہوں میں بیکس و غریب مگر
ترا وہ نقش ہوں جس کو کوئی مٹا نہ سکا

بجز ترے درِ اقدس کے اے جمالِ ازل
میں بیخودی میں بھی سر کو کہیں جھکا نہ سکا

تیری وہ شان کہ پہنچا حضورِ ربِّ کریم
کہ آج تک کوئی عرشِ علیٰ پہ جا نہ سکا

تری تو بات نرالی ہے اے حبیبِ خدا
ترے غلاموں کی عظمت کو کوئی پا نہ سکا

رسول اور بھی آتے رہے، مگر کوئی
چراغ کفر کو تیرے سوا بُجھا نہ سکا

ترے گداؤں کا اللہ رے وقارِ سکوت
کہ کوئی شاہ بھی ان سے نظر ملا نہ سکا

فقیرِ در ترا اے جانِ حسنؔ! وہ ستّار
سوا ترے کہیں دستِ طلب بڑھا نہ سکا

شرح اسم مبارک **"علیم"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علیم کے معنی ہیں وہ شخص جس کو کمال علم حاصل ہو اور علم کا ثبات ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اسم شریف اس لئے ہے کہ آپؐ نے علم کا احاطہ فرمایا ہے۔ اور آپؐ اس پر اس طور سے حاوی ہیں کہ ملکوت و سموات اور ارض پر آپ کو اطلاع ہوتی تھی۔ اور آپؐ کو اولین اور آخرین کا علم دیا گیا تھا۔ (مواہب لدنیہ)۔ قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ "وہ تمام علوم جن پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا۔ ان میں سے ماکان و مایکون یعنی اولین و آخرین کا علم اپنی قدرت کے عجائبات اور اپنی عظیم بادشاہی کے علوم سے بھی مطلع فرمایا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محبوب "ہم نے وہ سب کچھ تمہیں سکھلا دیا جو تم نہ جانتے تھے اور تم پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے (سورۃ النساء ۱۱۳)

صحیح مسلم میں روایت کردہ حدیث میں ہے کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طویل خطبہ دیا اور قیامت تک ہونے والے واقعات کے بارے میں بتایا۔ دوسری حدیث میں آپؐ نے فرمایا جس کو جو دریافت کرنا ہے مجھ سے دریافت کرلے خدا کی قسم جبتک میں اس جگہ ہوں تم کو ہر بات بتادوں گا۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوگیا آپ کا کرم آقا
اب نہیں کوئی رنج و غم آقا

آپ چاہیں تو سب نکل جائیں
میری قسمت کے پیچ و خم آقا

آپ ہی تو ہیں وارث کونین
رفعت عشق کی قسم آقا

در اقدس پہ آپ کے ہر دم
ساری دنیا ہے سر بہ خم آقا

نہیں ممکن کہ فکر انساں سے
ہو ثناء آپ کی رقم آقا

التجا یہ ہے بے نواؤں کی
آپ کا عشق ہو نہ کم آقا

آپ کی خاک پا کا ہر ذرہ
سب جہاں سے ہے محترم آقا

گیت گاؤں گا یونہی الفت کے
جب تلک بھی ہے دم میں دم آقا

یاوری پر ہے طالع ستار
آپ سے اس کا ہے بھرم آقا

شرح اسم مبارک **"عفو"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اسم صفت عفو بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ در گزر کرنے والا۔ سورۃ الاعراف آیت ۱۹۹ میں ارشاد خداوندی ہے "(اے رحمت عالم) خطا کاروں سے معذرت قبول کیجیے"۔ اسی طرح سورۃ المائدہ آیت ۱۳ میں ارشاد ہوتا ہے۔ (یہود کے علمائے سوء کی خیانت پر آپؐ ہمیشہ آگاہ ہوتے رہیں گے) "تو آپ معاف فرمایئے ان کو اور در گزر فرمایئے"۔ آپؐ مکارم اخلاق کے مقام عروج پر فائز ہیں چنانچہ آپ نے اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف فرما دیا۔ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے پہلے آپؐ کی دشمنی میں بہت آگے تھے۔ اور آپؐ کی ہجو کرتے تھے۔ لیکن جب آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان الفاظ میں معذرت خواہ ہوئے۔

~~فقد~~ اتیت رسول اللہ معتذراً
والعفو عند رسول اللہ مقبول

یعنی میں رسول اللہ کی خدمت میں عذر خواہ ہو کر حاضر ہوا ہوں اور معافی و در گزر رسول اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے "تو آپ نے نہ صرف ان کی جاں بخشی کا حکم فرمایا بلکہ اپنی ردائے مبارک بھی ان کو عطا فرمائی۔ (متفقہ علیہ)

سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں



قطعات

حسینوں میں مکرّم ہیں رسولوں میں معظّم ہیں
نبیِ محتشم ہیں راحتِ جانِ دو عالم ہیں
غریبوں پر ازل سے ہے کرم کی بارشِ پیہم
محمدؐ سرورِ کون و مکاں ہیں فخرِ آدم ہیں

******

نگاہوں میں سما کر روح کی محمل میں آجاؤ
جو پردے ہی میں رہنا ہو تو میرے دل میں آجاؤ
میں تم کو یاد کرتا ہوں شبِ فرقت میں رو رو کر
سکونِ قلب بن کر اب مری مشکل میں آجاؤ

******

ہر گھڑی وردِ زباں جب سے کہانی ہے تری
دل کے آئینے میں اب کچھ ضوفشانی ہے تیری
تیرا لطفِ خاص ہے بیمارِ غم ستّار پر
درد مندوں کے مسیحا مہربانی ہے تری

******

شرح اسم مبارک **"فاتح"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فاتح کے معنی ہیں کھولنے والا- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت بلکہ انسانیت پر رحمت اور حکمت کے دروازے کھول دیئے۔ مشہور حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی ہیں- چنانچہ آپ نے امت مسلمہ پر زمین و آسمان کے راز سربستہ بقدر ظرف انسانی کھول دیئے- اس لئے آپ کا لقب فاتح ہے۔ آپ فاتح قلوب بھی ہیں- آپ سے محبت کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے-

ابن کثیر نے حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث روایت کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں .... جس نے مجھ پر فرقان اتارا جس میں ہر چیز کا بیان ہے .... اور اس نے میرا سینہ کھولا اور بوجھ اتارا اور مجھے فاتح اور آخری نبی بنایا-

آپ ان ظاہری معنی میں بھی فاتح ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی اور تمام غزوات میں آپ کو فتح حاصل ہوئی-

وہ ادائے دلبری ہو کہ نوائے عاشقانہ
جو دلوں کو فتح کر لے، وہی فاتح زمانہ



گمانِ نارسائی پھر مجھے شام و سحر کیوں ہو
تصوّر ہی میں آجاؤ تو یہ دامان تر کیوں ہو

تمنّی نے لذتِ سوزِ جگر جب مجھ کو بخشی ہے
ہجومِ یاس و غم میں آہ میری بے اثر کیوں ہو

ملے گی بھیک رحمت کی درِ اقدس سے جب مجھ کو
تو مشتاقِ تمنا ان کا سرتاپا نظر کیوں ہو

جو وہ شانِ کرم خود لاج رکھے میری غربت کی
دلِ حق آشنا رحمت سے ان کی بے خبر کیوں ہو

رخِ تاباں کے جلووں سے نگاہیں جب کہ خیرہ ہوں
تو پھر نہ بیائی انوار بھی برق و شرر کیوں ہو

جبیں وقفِ درِ اقدس ہے جب اے سیّدِ والا
میرے سجدوں کا حاصل پھر کسی کا سنگِ در کیوں ہو

کرم فرما ہیں جب ستّار مجھ پہ شاہِ بحر و بر
تو میری وسعتِ فکر و یقیں زیر و زبر کیوں ہوں

شرح اسم مبارک "غنی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غنی کے معنی ہیں بے نیاز یعنی وہ شخص جسے کسی چیز کی حاجت نہ ہو۔ سورہ الضحیٰ کی آیت ۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ووجدک عائلا فاغنیٰ" یعنی (اے حبیب) ہم نے آپ کو حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔ اس کے ظاہری معنی تو یہ ہیں کہ ابتدائے شباب میں آبائی سخاوت کی وجہ سے آپ کو ضرورت مند پایا تو عرب کی سب سے مالدار خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے آپ کا رشتہ ازدواج استوار کیا۔ جنہوں نے اپنا سارا مال آپ کی خدمت میں حاضر کر دیا اور فرمایا خواہ آپ اسے تقسیم کریں یا پاس رکھیں یہ آپ کا ہے۔ لیکن اصل غنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائیں اور تمام موجودات کو آپ کا تابع فرمان کر دیا۔ لیکن ان سب سے آپ کے قلب اطہر کو غنی کر دیا۔

آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ بیشک (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) مجھے یہ پیشکش کی گئی کہ میرے لئے مکہ مکرمہ کی وادی سونے کی بنا دی جائے تو میں نے عرض کیا اے رب ایسا نہیں بلکہ مجھے ایک روز بھوکا رکھ اور دوسرے روز شکم سیر فرما تاکہ جب میں بھوکا ہوں تو اس روز تیرے حضور گریہ وزاری کروں اور تجھے پکاروں اور جس روز شکم سیر ہو جاؤں تو تری حمد و ثنا بیان کروں۔ (کتاب الشفاء)۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ہیں جب سے جلوہ گر بزم تصورات میں
حسن مجاز بھی ہے گم جلوہ حسن ذات میں

حاصل زندگی ہیں آپ مذہب عشق کی قسم
آپ سا کون ہے حسیں محفل کائنات میں

رونق دو جہان ہے عکس جمیل آپ کا
آپ ہیں نور کبریا ذات میں اور صفات میں

مونس قلب و جاں ہے خلق عظیم آپ کا
آپ ہیں نائب خدا عالم ممکنات میں

یر و حرم سے ہے بجا میری یہ بے تعلقی
آتے ہیں آپ اب نظر آئینہ حیات میں

مجھ سے خراب عشق پہ چشم کرم کا شکریہ
آتی ہنیں کبھی کمی آپ کی التفات میں

سجدے کروں گا میں یونہی سنگ در رسول پر
الجھو نہ مجھ سے زاہدو ! دل کے معاملات میں

شرح اسم مبارک "فصیح" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صاحب قرآن کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فصاحت و بلاغت، جوامع کلم اور معجزانہ انداز بیان کو احاطہ تحریر میں لانا محال ہے۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپؐ سے زیادہ فصیح البیان کوئی دوسرا پیدا ہی نہیں فرمایا۔ آپؐ کا ارشاد ہے مجھے جوامع الکلم دیا گیا۔ اور میرے لئے بیان کو مختصر کیا گیا۔ جوامع الکلم سے مراد وہ کلمات ہیں جو مختصر ہوں اور کثیر معانی کے حامل ہوں۔ سورۃ النجم کی آیت ۳ میں ارشاد ربانی ہے "اور وہ تو بولتے ہی نہیں اپنی خواہش سے سوائے اس کے جو ان کی جانب وحی کی جاتی ہے" مفسرین کرام نے اس کی تشریح میں فرمایا ہے کہ وحی کی دو قسمیں ہیں جب معانی اور کلمات سب من جانب اللہ ہوں اسے وحی جلی کہتے ہیں جو قرآن کریم ہے اور جب معانی کا نزول تو من جانب اللہ تعالیٰ ہو لیکن ان کو الفاظ کا جامعہ حضورؐ نے خود پہنایا ہو اسے وحی خفی یا غیر متلو (جس کی تلاوت نہ کی جاتی ہو) کہا جاتا ہے جیسے احادیث مبارکہ (ضیاء القرآن)۔

آپؐ کا ارشاد ہے "انا افصح العرب" میں عرب کا سب زیادہ فصیح ہوں۔ ایک مرتبہ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپؐ سے زیادہ ہم نے کسی کو فصیح نہ پایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا (فصاحت و بلاغت سے) میرے لئے کونسی چیز مانع ہے۔ جبکہ قرآن کریم میری زبان میں نازل ہوا ہے۔ جو صاف عربی زبان ہے (الشفاء)۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فریبِ کیفِ دنیا سے جو دل آزاد ہوجائے
تو لطفِ شاہِ عالم برسرِ امداد ہوجائے

رہِ عشقِ نبیؐ میں مٹ کے جو برباد ہوجائے
تو اس کی خاک سے دشتِ جنوں آباد ہوجائے

نہ کیوں تعظیم کو سرکارؐ کی حور و ملک دوڑیں
جو برپا عرش پہ شورِ مبارک باد ہوجائے

عطائے رب سے مل جائے ابھی عرفان کی دولت
زبانِ پاک سے ان کی اگر ارشاد ہوجائے

غریبوں بے نواؤں کا سہارا تم ہو جب آقا
تمہارا نام لینے سے نہ کیوں دل شاد ہو جائے

چمک اٹھے مقدر دل کو میرے چین مل جائے
میری غم خوار و مونس جب تمہاری یاد ہو جائے

یقیں ستاؔر رکھ سرکارؐ کی ذرّہ نوازی پر
وہ دیوانہ ہی کیا جو مائلِ فریاد ہو جائے

شرح اسم مبارک **"قاسم"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بخاری شریف میں حدیث بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں"۔ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اس کے بندوں میں تقسیم فرماتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "دولت مند کر دیا ان (منافقین کو بھی) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے (سورہ توبہ آیت ۷۴) اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ راضی ہو جاتے اس پر جو ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے عطا کیا اور کہتے ہمارے لئے اللہ کافی ہے وہ اور زیادہ دے گا ہم کو اپنے فضل سے اور اس کا رسول (بھی دے گا)۔ (سورہ توبہ آیت ۵۹)۔ یہ اور دیگر آیات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو مخلوق میں تقسیم فرماتے ہیں۔ اس لئے آپ کا ایک اسم صفت قاسم ہے۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپؐ تجلّیٔ ازل، آپؐ جمالِ نورِ ذات
روشن و تابناک ہے آپؐ کا عالمِ حیات

حسن کی سب لطافتیں عشق کے سب تخلّیات
یعنی متاعِ دو جہاں آپؐ کی چشمِ التفات

کعبہ و طور و عرش ہو یا ہو کوئی بھی سجدہ گاہ
جلوہ فشاں ہیں ہر جگہ آپ ہی کی تجلّیات

آپؐ رؤف اور رحیم آپؐ حلیم اور کریم
آپؐ نشانِ راہِ حق آپؐ کی ہیں یہ سب صفات

آپؐ ہیں عیدِ عاشقاں آپؐ نشاطِ روح و دل
عکسِ جمیل آپؐ کا جلوۂ حُسنِ کائنات

پشت پناہِ بیکساں آپؐ سکونِ جسم و جاں
آپؐ شفیعِ عاصیاں آپؐ ہیں باعثِ نجات

سیّدِ افضل الکرم، نازشِ بزمِ کُن فکاں
بہرِ خدا ہوں دور اب میری بھی ساری مشکلات

شرح اسم مبارک "قثم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ یوسف نبہانی جواہر البحار میں لکھتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہنے لگا آپ قثم ہیں یعنی مجموعہ خیر و برکت کیونکہ قثوم بھلائی جمع کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اور آپ کا یہ اسم کاشانہ نبوت کے ہر فرد کو معلوم تھا۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی اپنی کتاب مدارج نبوت میں لکھتے ہیں کہ یہ نام وہ ہے جسے اہلبیت نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں۔



دونوں جہاں میں جس کی نہیں کوئی بھی مثال
تم کو خدا نے بخشا ہے وہ حسن وہ جمال

ہر ذرہ خاکِ پا کا تمہاری ہے رشکِ ماہ
تم آفتابِ حسن ہو محبوبِ ذوالجلال

پلکیں جہاں بچھاتے ہیں دنیا کے تاجور
وہ سنگِ در تمہارا ہے اے صاحبِ کمال

رہتا ہے جس پہ سایہ فگن آپ کا کرم
دورِ خزاں کا اس کو نہیں کوئی احتمال

مجھ بے نوا کو دے کے غم معتبر حضورؐ !
تم نے کیا ہے عشق کی دولت سے مالا مال

بن جاؤں خاکِ کوچۂ طیبہ خدا کرے
راہِ طلب میں آپ کی میں ہو کے پائمال

ستارِ خستہ جاں کو بھی سرشار کیجئے
دکھلا کے اپنے چہرۂ پُرنور کا جمال

شرح اسم مبارک "قوی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ آپ کا اسم مبارک قوی ہے۔ اس کا معنی شدید صاحب قدرت کے ہیں۔ آپ کی قدرت قلبی اس سبب سے ہے کہ آپ نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا مشاہدہ کیا یا ملکوت کا مشاہدہ کیا۔ اور یہ تمام مشاہدات آپ پر دشوار نہ ہوئے۔ اس واسطے کہ ثبات قلب میں آپ کا خاص مرتبہ تھا۔ اور آپ کی شان کو اس وجہ سے رفعت تھی کہ آپ کے قلب مبارک میں یقین راسخ تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمانی قوت اور زور بازو کا یہ عالم تھا کہ جہاں بھر کے شہ زور آپ کے سامنے بیان ٹھہر سکتے تھے۔ ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ مکہ مکرمہ میں رکانہ نامی شخص شہزوری اور قوت میں منفرد تھا دور دور سے لوگ اس کے مقابلے کے لئے آتے تھے۔ وہ سب کو پچھاڑ دیتا تھا۔ اچانک مکہ مکرمہ کی کسی گھاٹی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آگیا۔ آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ رکانہ آپ سے کشتی لڑنے کے لئے تیار ہو گیا۔ آپ اس کے قریب آئے اور پکڑ کر زمین پر گرا دیا۔ اسی طرح تین مرتبہ اس کو پچھاڑا تو رکانہ حیران ہو کر کہنے لگا آپ کی شان عجیب ہے کہ آپ اتنی قوت و طاقت کے حامل ہیں۔ (مدارج نبوت)



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہم غریبوں پہ بھی اک نگاہِ کرم اے شفیع الورا وارثِ انبیاء
غم نصیبوں کا ہیں آپؐ ہی آسرا اے حبیبِ خدا وارثِ انبیاء

نورِ صبحِ ازل، رحمتِ بیکراں، فخرِ انسانیت ہادیٔ دو جہاں
سیدالمرسلینؐ شاہِ کون و مکاں پردہ پوشِ خطا وارثِ انبیاء

مظہرِ ذاتِ حق منزلِ عارفاں رحمتِ دو جہاں باعثِ کُن فکاں
آپؐ سرِّ عیاں آپؐ رازِ نہاں آفتابِ ہدیٰ وارثِ انبیاء

چارۂ بیکساں آرزوئے حرم تاجدارِ جہاں ذی شرف ذی حشم
کعبۂ آرزو، جانِ لطف و کرم سرورِ دوسرا وارثِ انبیاء

مالکِ بحروبر، نازشِ کبریا نورِ ربُ العُلیٰ دافعِ ہر بلا
خواجۂ دوسَرا رہبر و رہنما روحِ فہم و ذکا وارثِ انبیاء

شہریارِ زمن، ختمِ پیغمبراں، صدرِ بزمِ جہاں راحتِ عاشقاں
محسن و مہرباں شافعِ عاصیاں، شانِ اہلِ وفا وارثِ انبیاء

آپ موجِ کرم آپ کانِ سخا دستگیرِ جہاں سب کے حاجت روا
کیجے ستارِ مضطر کو بھی اب عطا دردِ دل کی دوا وارثِ انبیاء

شرح اسم مبارک "کاف" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کاف کے معنی ہیں پورا حاجت روا- ایسا کام پورا کرنے والا کہ اس کے بعد کسی دوسرے کی ضرورت نہ رہے (لغات القرآن)- قرآن مجید میں شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان ہوتی ہے "وما ارسلنک الا کافۃ للناس بشیراً ونذیراً" (اے رسول) ہے نے آپ کو تمام بنی نوع انسان کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے- اس آیت کی تفسیر اس حدیث سے ہوتی ہے- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کرامؑ پر چھ باتوں میں فضیلت دی ہے- مجھے اس نے جوامع الکلم (قلیل الفاظ میں کثیر معانی بیان کر دینا) عطا فرمائے- اس نے رعب سے میری مدد کی، میرے لئے مال غنیمت حلال کیا- میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا گیا اور طہارت (تیمم) کا ذریعہ بنایا، مجھے تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور مجھے تمام نبیوں کے آخر میں بھیج کر سلسلہ نبوت ختم کیا- (تفسیر ضیاء القرآن) چونکہ آپ کی رسالت تمام زمانوں کو کفایت کرتی ہے اور آپ کے بعد کسی نبی یا رسول کے آنے کی ضرورت باقی نہیں رہی اس لئے آپ کا لقب کاف ہے-



مظہرِ کامل حسنِ سراپا جلوہ نمائے نورِ حقیقت
نازشِ دوراں سایۂ یزداں نازِ مشیّت مالکِ جنت

سیّدِ مرسل کعبۂ عرفاں قبلۂ ایماں جانِ محبت
ارفع و اعلیٰ سیّدِ والا چشمۂ رحمت بحرِ عنایت

رونقِ محفل فیضِ مسلسل موجِ تبسم پیکرِ تاباں
سرورِ عالم نازشِ دوراں روحِ سعادت مظہرِ قدرت

کوئی نہیں ہے آپؐ سے بڑھ کر آپؐ ہیں سب سے برتر و بہتر
نور فشاں ہے روئے منوّر بعدِ خدا ہے آپؐ کی عظمت

شاہِ اُمم اے محسنِ اعظم غارِ حرا کی آپؐ تجلّی
عرشِ بریں ہے آپؐ کا مسکن صدر نشینِ بزمِ رسالت

شعلۂ سینا صبحِ بہاراں حاصلِ ایماں صاحبِ قرآں
فخرِ ملائک ہادئ اعظم شانِ الٰہی رہبرِ امت

آپؐ کا وہ ستّارِ حزیں بھی آس لگائے بیٹھا ہے آقا
اسکو ملے اب اذنِ حضوری پوری ہو اسکے دل کی بھی حسرت

شرح اسم مبارک **"کامل"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورۃ المائدہ آیت ۳ میں ارشاد ربانی ہے۔ "آج میں نے مکمل کردیا تمہارے لئے تمہارا دین اور تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کردی" ۔یہ آیت مبارکہ آپ کے آخری حج کے موقع پر نازل ہوئی اس میں بتایا گیا ہے کہ اسلام جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے وہ آج ظاہری اور باطنی ،صوری اور معنوی ہر لحاظ سے پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے اور دین اسلام جو تمام سابق انبیاء و رسل علیہم السلام کا دین تھا وہی دین اپنی کامل صورت میں آپ کیلئے پسند کیا گیا ہے۔اس سے آپ کی شان کاملیت واضح طور پر سامنے آتی ہے۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے رتبہ الوہیت اور صفات قدس کے بعد جو کمال اور خوبی ہے وہ آپ کے لئے ثابت ہے۔(مدارج نبوت) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت اور سیرت میں سب سے بہتر اور شجاعت و سخاوت میں سب سے ارفع واکمل تھے۔(کتاب الشفاء)۔آپ کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا کہ آپ مکارم اخلاق کی تکمیل فرمائیں۔اس لئے آپ اللہ تعالیٰ کے عبد کامل ہیں۔

جو کمال ہے تری ذات میں وہی انتہائے کمال ہے
تو وہاں ہے تیرے لئے جہاں نہ عروج ہے نہ زوال ہے



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ اللہ خبر گیریٔ بے نوا مجھ کو سرکارؐ کا سنگِ در مل گیا
خستہ حالوں پہ نظرِ کرم ہوگئی غم زدوں کو شعورِ نظر مل گیا

کیفیت درد کی کیف آگیں ہوئی لذتِ سوزِ پنہاں بھی بڑھتی گئی
ہر نفس اُن کے جلووں میں گم ہوگیا جب سے اُن کا غمِ معتبر مل گیا

سَرورِ دوسرا، سیدالمرسلیں، میری چشمِ تصوّر میں خود آگئے
اے دلِ مضطرب ہو مبارک تجھے تیرا وارث تیرا چارہ گر مل گیا

وہ مجسم صداقت وہ محبوبِ رب وہ سراپا وفا دلربا ذی شرف
جو ہے تخلیق کون و مکاں کا سبب مجھ کو وہ مالکِ بحروبر مل گیا

وہ مکینِ حرا، مظہرِ کبریا، خاتم الانبیاء ، نازشِ اصفیاء
جس کی نظروں میں ہے رازِ عرشِ عُلاء عاصیو تمکو وہ دیدہ ور مل گیا

کشتگانِ محبت کو چین آگیا مطمئن ہوگئی بے نوائی میری
یادِ سرکارؐ طیبہ مجھے آگئی عشق کو میرے اذنِ سفر مل گیا

جس کا روئے حسیں شرحِ شمسُ الضحیٰ اور تفسیرِ واللّیل زلفِ دوتا
جو ہے سرتا قدم نورِ ذاتِ خدا مجھ کو ستّار ایسا بشر مل گیا

شرح اسم مبارک **"کریم"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کریم کے معنی ہیں بہت معزز ، فیاض اور مہربان۔ سورۃ الحاقہ آیت ۴۰ میں فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے فرمایا گیا ہے "انہ لقول رسول کریم " یعنی بیشک یہ ایک بہت معزز رسول کا قول ہے۔ چونکہ قرآن میں آپؐ کو رسول کریم کہا گیا ہے اس لئے کریم آپؐ کا اسم صفت ہے۔ مواہب لدنیہ میں ابن جوزی کا قول ہے کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کتب سابقہ کے عالم تھے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف اہل جنت کے نزدیک عبد الکریم ہے۔ اس لئے کہ آپؐ کا یہ اعزاز ہے کہ آپؐ مومنوں کو جنت میں پہنچائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ آپؐ کا وہ اکرام کرے گا جس کی شریک کوئی شے نہیں ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا قیامت کے دن میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلا شخص ہوں گا جو بہشت کے دروازوں کو حرکت دے گا۔ اور خدا تعالیٰ جنت کے دروازوں کو میرے لئے کھول دے گا اور مجھ کو اس میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ مومن فقراء ہوں گے ۔ اس پر مجھ کو فخر نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک میں اگلے اور گذشتہ تمام لوگوں میں اکرم ہوں گا۔ (ترمذی شریف)۔ اس لئے آپ کو رسول اکرمؐ بھی کہا جاتا ہے۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

توحید کا چراغ حرم میں جلا دیا
باطل کا جو بھی نقش تھا اس کو مٹا دیا

فکر و نظر کو کر دیا آئینۂ صفات
فہم و ذکا کو حسنِ تکلم عطا کیا

ذوقِ جنوں کو بخش دیا نفسِ لازوال
اہلِ نظر کو نورِ حقیقت دکھا دیا

اہلِ یقین ہو گئے سب منزل آشنا
ہر امتی کو تم نے خدا سے ملا دیا

دی عاشقوں کو دولتِ عرفان و آگہی
سعیٔ طلب کا سب کو قرینہ سکھا دیا

مسمار اس طرح سے کیا قصر کفر کو
سارے جہاں میں دین کا ڈنکا بجا دیا

ستارؔ انؐ کو مظہرِ کامل بنا کے خود
حق نے حریمِ ناز کا پردہ اٹھا دیا

شرح اسم مبارک "ماح" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماح کے معنی ہیں کفر کو مٹانے والا - بخاری مسلم میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ ارشاد رسالت ہے کہ میں ماحی ہوں - اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا- شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت میں فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ مکہ مکرمہ اور بلاد عرب سے جو روئے زمین کا مرکزی نقطہ ہے وہاں کفر کو مٹائے گا .... اور حقیقت یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی ایک نبی سے ایسا کفر نہ مٹا کہ ۲۳ سال کے مختصر عرصہ میں آپ نے پورے جزیرۃ العرب کو کفر و ضلالت سے پاک کر دیا- شیخ علیہ الرحمتہ اشعتہ اللمعات میں حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا نام ماحی اس لئے ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میرے وجود اور میری دعوت سے کفر کو اس سے زیادہ مٹائے گا- جتنا کہ دوسرے پیغمبروں کی دعوت سے کفر کو مٹایا تھا-



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے کرم کا منتظر کب سے ترے در کا گدا
اک نگاہِ لطف مجھ پر بھی حبیبِ کبریا

تو متاعِ دو جہاں ، ابرِ کرم ، موجِ عطا
توٗ سکونِ قلبِ مضطر یا محمدؐ مصطفےٰ

رحمتِ حق سے ہوا سرشار ہر شیدا ترا
تیرا دامن جس نے تھاما وہ خدا سے مل گیا

ہے ترئ جود و سخا سے سارا عالم فیضیاب
تو ہے شاہِ ہفت کشور میں فقیرِ بے نوا

نور سے تیرے ہیں تابندہ مہ و مہر و نجوم
ہے توٗ ہی شمس الضحیٰ ، بدرالدجیٰ ، نورِ خدا

شرحِ قرآنِ مبیں تیرا ہر اک فرمان ہے
ہے ترے قلب و نظر کی روشنی دینِ ہدیٰ

اب نمازِ شوق کے سجدے ادا ہوں اس طرح
ہو جبینِ شوق میری اور تیرا نقشِ پا

باریابی کا شرف کردے عطا شاہِ اُمم
ہو قبول اب بندہ پرور ہم غریبوں کی دعا

میرے آقا اب شبِ فرقت کی ہوجائے سحر
ہے ترے ستّارِ بیکس کی یہی اک التجا

شرح اسم مبارک **مامون** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ مامون کے معنی محفوظ اور امانت دار کے ہیں۔ سورۃ المائدہ آیت ۶۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور اللہ تمہاری حفاظت اور نگہبانی کرے گا۔ لوگوں سے "۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ آپ کے فضائل اور کمالات میں سے ایک امر یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ اور ماموں رکھا تھا (الشفا۔)۔ مزید یہ بھی فرماتے ہیں کہ سورۃ النجم کی آیات اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ اس سیر (معراج) میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے سائر لامکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علیٰ وجہ الکمال تزکیہ فرمایا اور اس کی جملہ آفات سے آپؐ کو محفوظ و مامون رکھا اور آپؐ کے قلب اطہر، زبان مبارک اور جوارح مقدسہ کا بھی تزکیہ فرمایا تھا جیسا کہ قلب اطہر کے بارے میں فرمایا "نہ جھٹلایا دل نے جو دیکھا" (آیت ۱۱)۔ زبان مبارک کے بارے میں فرمایا "اور وہ تو بولتا ہی نہیں اپنی خواہش سے سوائے اس کے جو وحی ان کی جانب کی جاتی ہے" (آیت ۳ اور ۴)۔ نگاہ مبارک کے بارے میں فرمایا "نہ درماندہ ہوئی (چشم مصطفیٰ) اور نہ (حد ادب سے) آگے بڑھی" (آیت ۱۷)۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہر ضرر رساں امر سے محفوظ و مامون رکھا یہی آپ کے اسم مبارک مامون کے معانی ہیں۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدموں میں ان کے جاؤں گا کچھ احتمال ہے
میری نظر کے سامنے ان کا جمال ہے

تاثیرِ جذبِ عشق سے دل پائمال ہے
اس غمکدے میں پھر بھی تمہارا خیال ہے

اب بڑھ رہا ہے عشق میں اک جوش ربط خاص
ضبطِ جنوں سے دیکھئے کیا میرا حال ہے

اُن سے میں سرگزشتِ مصیبت بیاں کروں
اے عرضِ شوق میری کہاں یہ مجال ہے

لِلّٰہ لاج رکھ لے مری ، شانِ التفات !
تیری طرف بڑھا ہوا دستِ سوال ہے

میں بن گیا ہوں ہجر میں تصویرِ انتظار
کلفت ہے کوئی غم ہے نہ رنج و ملال ہے

مہجورِ عشق کی بھی خبر لیجیئے حضورؐ
ستّار غم نصیب بہت خستہ حال ہے

شرح اسم مبارک **"مبشر"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورہ احزاب کی آیت ۴۵ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب مبشر بیان ہوا ہے۔ جس کے معنی ہیں خوشخبری دینے والے۔ ان لوگوں کو جو دین حق پر ایمان لائیں گے، اسلامی عقائد کو اپنائیں گے اور دین اسلام کی تعلیمات پر عمل کریں گے۔ اور وہ خوشخبری یہ ہے کہ دنیا و آخرت کی کامیابیاں ان لوگوں کا مقدر ہیں۔ آیت مبارکہ کی تفسیر میں علامہ اسماعیل حقی تحریر فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل ایمان اور اہل طاعت کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں اور اہل محبت کو دیدار محبوب کی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین میں سے وہ دس افراد جن کو ان کی زندگی ہی میں جنت کی خوشخبری دی گئی اصطلاح اسلام میں "عشرہ مبشرہ" کہلاتے ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ساقی روز جزا، حضرت فاطمہ زہرہ سلام اللہ علیہا کو جنتی عورتوں کی سردار ہونے اور جناب حسنین کریمین علیہما السلام کو سید اشباب اہل جنت ہونے کی بشارت دی گئی۔ اور تمام امت کو یہ خوشخبری دی گئی کہ جب تک امت کا ایک فرد بھی دوزخ میں ہوگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں جلوہ افروز ہونا پسند نہیں فرمائیں گے۔ (ماخوذ مسلم شریف)



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سرِ عرشِ بریں تھا شور برپا حور و غلماں میں
انہیں خالق نے جب مہماں بنایا بزمِ امکاں میں

لباسِ گل میں پوشیدہ ہے ان کا جلوۂ رنگیں
شمیمِ مشک بو رقصاں ہے جو صحنِ گلستاں میں

منور دونوں عالم ہیں عجب جلوہ فشانی ہے
ادب سے سرنگوں سب ہیں تجلی گاہِ جاناں میں

جسے سجدہ کیا تھا دیکھ کر روزِ ازل سب نے
وہی اک نور ہے جلوہ نما تصویرِ جاناں میں

جبیں سائی بھی کی ہے کرنے والوں نے ہر اک در پر
نہیں پایا کسی نے ان کا ثانی بزمِ خوباں میں

خرابِ عشق ہوں لیکن گدائے کوئے سرور ہوں
خدا کا شکر، ہے ان کی تجلی اب رگِ جاں میں

اسی کے ورد سے مجھ کو سکونِ دل میسّر ہے
وہی اسمِ مبارک ہر جگہ لکھا ہے قرآں میں

مجھے جانے تو دے اے بیخودی تو ان کے قدموں میں
اُجالے پھوٹ نکلیں گے مری شامِ غریباں میں

بس ان کا لطفِ بے پایاں ہے اور اشکِ ندامت ہیں
نہیں کچھ اور اب ستّار باقی میرے داماں میں

شرح اسم مبارک "مجتبیٰ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ مجتبیٰ کے معنی ہیں منتخب کیا ہوا، چنا ہوا- سورہ آل عمران آیت ۱۷۹ میں ارشاد ربانی ہے- اور "اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ تم لوگوں کو غیب سے آگاہ کرے البتہ اس کے لئے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے اسے چن لیتا ہے"- حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا- پھر اسماعیلؑ کی اولاد میں سے کنانہ کو او کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا- (صحیح مسلم)- چنانچہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجتبیٰ یعنی منتخب کئے ہوئے ہیں- اور قرآن کریم کی رو سے علم غیب سے آگاہ فرمائے گئے ہیں-

صحیح مسلم جلد دوئم کے باب فضائل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کے علم غیب کے بارے میں تفصیلی حدیث بلکہ کئی احادیث مروی ہیں-



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ تو سچ ہے ان کے دردِ عشق کے قابل نہیں
ہاں مگر یادِ نبیؐ سے دل مرا غافل نہیں

منزلِ مقصود ہے میری درِ خیرالوریٰؐ
یہ جنوں یہ کیف میرے عشق کا حاصل نہیں

ہوگئی میری رسائی بارگاہِ ناز تک
اب مدینے کے سوا میری کوئی منزل نہیں

سامنے رہتا ہے میرے حسنِ محبوبِ خدا
اب خدا کا شکر ہے پردہ کوئی حائل نہیں

اک کنارا اس کا طیبہ دوسرا عرشِ بریں
کون کہتا ہے کہ بحرِ عشق کا ساحل نہیں

آنکھ وہ ہے آپکے غم میں رہے جو اشکبار
آپکے جلووں سے جو خالی ہو دل، وہ دل نہیں

ہر گھڑی ہر لمحہ اس پر ہے تصرف آپ کا
میں جسے سمجھا تھا اپنا دل وہ میرا دل نہیں

یہ کمالِ عشق، پہنچے آپ خود حق کے قریب
جلوہ گاہِ کبریا کیا آپکی محفل نہیں

نام لیوا آپ ہی کا ہے وہ بربادِ جنوں
ناتواں ستارِ بیکس جو کسی قابل نہیں

شرح اسم مبارک "محرم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محرم کے معنی ہیں وہ ذات جو کسی چیز کو حرام قرار دے۔ ارشاد رب العالمین ہے "قتال (جنگ) کرو ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے، اور نہ روز قیامت پر اور نہیں حرام سمجھتے جسے حرام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے۔ (سورہ توبہ آیت ۲۹) مسلم شریف میں حدیث ہے کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ مجھ سے کثرت سے سوال نہ کیا کرو کیونکہ اگر میں تمہارے سوال کے جواب میں کسی چیز کو حرام کہہ دوں تو وہ ہمیشہ کے لئے تم پر حرام ہو جائے گی (اور رخصت کا پہلو ختم ہو جائے گا)۔



حسنِ خوباں کا دل افروز نظارہ تو نہیں
بارگاہِ شہِ عالم ہے تماشا تو نہیں

دامِ گیسوئے محمدؐ میں گرفتار ہوں میں
وحشتِ دل کا کہیں بھی میری چرچا تو نہیں

لِلّٰہ الحمد کہ اُن کے درِ اقدس کے سوا
آستاں کوئی بھی ہو لائقِ سجدہ تو نہیں

میری آنکھوں میں ہے اُس نازِ حسیناں کا جمال
شکر صد شکر مجھے خلد کی پروا تو نہیں

یاس و غم میں بھی سکوں بن کے مرے پاس رہے
میں نے گھبرا کے کبھی ان کو پکارا تو نہیں

کوئے محبوب میں پہنچوں مرے بس میں ہو اگر
دور افتادہ و مجبور ہوں یارا تو نہیں

ان کا مشتاق ہوں گو لاکھ برا ہوں ستار
اک بجز ان کے کوئی میرا سہارا تو نہیں

شرح اسم مبارک **"محلل"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محلل کے معنی ہیں حلال فرمانے والا۔ سورہ الاعراف کی آیت ۱۵۷ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ وصف اس طرح بیان ہوتا ہے۔ "(ایمان والے وہ لوگ ہیں) جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی امی ہے۔ جس کے ذکر کو وہ تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ نبی انہیں حکم دیتا ہے نیکی اور بھلائی کا اور روکتا ہے انہیں برائی سے اور حلال کرتا ہے ان کے لئے پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں"

اس آیۂ مبارکہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حلال اور حرام کا اختیار دیا گیا ہے۔ (مزید دیکھیئے سورہ توبہ کی آیت ۲۹)۔



نہ دیکھا آج تک تم سا حسیں کوئی زمانے میں
تمہارے حسن کے جلوے ہیں ہر آئینہ خانے میں

بہشت و خلد کی طالب ہو کیا روحِ تمنائی
ہزاروں جنتیں گم ہیں تمہارے آستانے میں

کرم خود سایہ گستر ہے تمہارا غم نصیبوں پر
بشارت ہے شفاعت کی یہاں سر کو جھکانے میں

نوازیں کیوں نہ رحمت سے اسیرانِ محبت کو
کہ ہر نعمت خدا کی ہے محمدؐ کے خزانے میں

عبادت عشق کے ماروں کی ہے آہِ سحر گاہی
شریکِ حالِ غم ہو دل اگر آنسو بہانے میں

نظر میں ہے میری ستّار لطفِ ساقیٔ کوثر
میں اب مصروف ہوں ذوقِ طلب کے آزمانے میں

شرح اسم مبارک "محمود" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) روز محشر میں ایسے مقام پر کھڑا ہوں گا کہ جسے دیکھ کر سب اولین اور آخرین رشک کریں گے۔

محمود کے معنی ہیں تعریف کیا گیا۔ سورہ بنی اسرائیل کی آیت ۷۹ میں ارشاد ربانی ہے کہ (اے حبیب) "رات کو (آخری پہر) جاگتے رہیے اور نماز تہجد ادا کرتے رہیے۔ (امت کے افراد سے قطع نظر) یہ حکم آپ کے لئے اضافی ہے۔ عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔" (نماز تہجد امت کیلئے نفل ہے اور حضور اکرمؐ کیلئے فرض تھی)۔

مقام محمود شفاعت عظمیٰ کا مقام ہے۔ جب کوئی بھی پیغمبر فریاد رسی کر نہ سکیگا۔ اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش فرما کر خلقت کو تکلیف محشر سے نجات دلائیں گے۔ اس وقت ہر شخص کی زبان پر آپ کی مدح و ستائش ہو گی۔ اور حق تعالیٰ بھی آپ کی تعریف کرے گا۔ گویا شان محمدی کا پورا پورا ظہور اس وقت ہو گا۔ اسی لئے آپ کو محمود کہا گیا ہے۔ حدیث کی معتبر کتابوں میں شفاعت کبریٰ کا مفصل بیان موجود ہے۔ اس کے علاوہ مدارج نبوت میں اس پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فخرِ حرم ہو نازشِ عرشِ عُلا بھی ہو
مختارِ دو جہاں ہو حبیبِ خدا بھی ہو

وجہِ سکونِ قلب و نظر عیدِ عاشقاں
بحرِ کرم ہو چشمۂ صدق و صفا بھی ہو

صبحِ ازل ہو، نورِ ابد، سرِّ کُن فکاں
تم جلوہ بار نیّرِ نورِ خدا بھی ہو

پیشِ نظر تمہارے ہیں انوارِ لامکاں
اور عجز یہ کہ ساکنِ غارِ حرا بھی ہو

تم جانِ عشق، روحِ خرد، حسنِ لازوال
سلطانِ بحر و بر ہو شۂ دوسرا بھی ہو

معمور تم سے ہے دلِ حسرت زدہ مرا
شکرِ خدا کہ تم میرا بختِ رسا بھی ہو

بن جاؤں عشق میں جو میں خاکِ رہِ نیاز
سرکارؐ اب عطا مجھے وہ حوصلہ بھی ہو

وقتِ نزع ہو لب پہ مرے نام آپؐ کا
لیکن نظر میں عکسِ رخِ پُرضیا بھی ہو

ستّار اُن کے در پہ جو لے جائے بیخودی
پیشِ حضورؐ کاش میری التجا بھی ہو

شرح اسم مبارک۔ "مختار" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک مختار بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں صاحب اختیار۔ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ تمام روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔ یعنی آپؐ کو ہر چیز کا اختیار دے دیا گیا۔ سورہ حشر کی آیت ۷ میں اختیار رسالت کے بارے میں ارشاد ہے "اور رسول (کریم) تمہیں جو عطا فرما دیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں تو تم رک جاؤ"۔ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ ایک بار حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مسلمانوں پر حج فرض ہے۔ اس پر ایک شخص نے کہا کیا ہر سال فرض ہے؟ حضورؐ نے سکوت فرمایا۔ سائل نے کئی بار یہی سوال دہرایا تو آپ نے فرمایا "نہیں" اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم نہ کر سکتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں"۔ (سورہ المائدہ آیت ۱۰۱) اسی طرح سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷ میں اختیار رسالت یوں بیان ہوا ہے۔ "(یہ وہ نبی امی ہے) ...... جو حلال کرتا ہے ان کے لئے پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں اور اتارتا ہے ان سے ان کا بوجھ اور کاٹتا ہے وہ زنجیریں جو انہیں جکڑے ہوئے تھیں"۔ (مزید دیکھیے سورۃ التوبہ آیت ۲۹ اور ۵۹)۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زینت طرازِ عرش ہو عالی وقار ہو
ابرِ کرم ہو رحمتِ پروردگار ہو

تسکینِ روح و قلب ہو ، وجہِ قرار ہو
تم پر درودِ پاک سدا بے شمار ہو

خُلقِ عظیم، روحِ خرد ، حسنِ لازوال
نورِ خدائے پاک کے آئینہ دار ہو

ہر سمت ہے تمہاری تجلّیٰ جاں فزا
اقلیمِ کائنات میں تم جلوہ بار ہو

ناز آفریں ہو مالکِ ہر دوسرا ہو تم
محبوبِ کردگار ہو ، ذی اختیار ہو

الطاف و فیض و بخشش و رحمت کا کیا شمار
تم تاجدارِ حسن شہِ نامدار ہو

بارش ہے رنگ و نور کی عکسِ جمال سے
باغِ جہاں میں آمدِ فصلِ بہار ہو

ہم غم زدوں کا کون ہے اب آپ کے سوا
ہم عاصیوں کے چارہ گر و غم گسار ہو

ستّار کیوں نہ وجد میں سجدہ کرے اُسے
جب نقشِ پا تمہارا کہیں آشکار ہو

شرح اسم مبارک "مدثر" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کریم کی ۷۴ ویں سورہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم صفت المدثر سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ المدثر کہلاتی ہے۔ مدثر لفظ دثار سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں چادر یا کمبل میں لپٹنے آپ کو لپیٹنے والے۔ اس کی شان نزول یہ ہے کہ غار حرا میں نزول وحی کے بعد کافی عرصہ تک وحی کا سلسلہ رکا رہا۔ اسے فترۃ الوحی کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ ایک روز آپ غار حرا سے واپس کاشانہ اقدس کی طرف جا رہے تھے آپ کو آسمان کے کنارے پر حضرت جبریل کرسی پر بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ اس منظر کو دیکھ کر آپ کے جسم اقدس میں ٹھنڈ کے آثار پیدا ہوئے۔ آپ گھر پہنچے اور فرمایا دثرونی۔ دثرونی یعنی مجھے کمبل اڑھاؤ، مجھے کمبل اڑھاؤ۔ جب آپ کمبل اوڑھے ہوئے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا پیغام آپ تک پہنچایا کہ اے کملی والے یا اے چادر اوڑھنے والے عزم و استقلال کے ساتھ اٹھئے اور (مشرکین کو عذاب الٰہی سے) ڈرایئے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کا ثانی ہی نہیں گنبدِ خضرا والے
تو ہے وہ نورِ مبیں گنبدِ خضرا والے

مصدرِ لطف و کرم رونقِ بزمِ عالم
زینتِ عرشِ بریں گنبدِ خضرا والے

شاہدِ بزمِ ازل ساقیٔ جامِ کوثر
شہِ افلاک و زمیں گنبدِ خضرا والے

منسلک حلقہ بگوشانِ وفا ہیں تجھ سے
صاحبِ صدق و یقیں گنبدِ خضرا والے

کیوں ترے حسن کا ہر جلوہ نہ ہو کیف نواز
کون ہے تجھ سا حسیں گنبدِ خضرا والے

فاصلے عشق کو پابند کریں ناممکن
تو ہے اب دل کے قریں گنبدِ خضرا والے

تیرے جلوے تو ہیں ہر شکل میں لیکن مجھ کو
تابِ دیدار نہیں گنبدِ خضرا والے

وسعت کون و مکاں نبضِ نظام عالم
ہے تیرے زیرِ نگیں گنبدِ خضرا والے

ہجر میں ہے تیرے بس محوِ تمنّا ہر دم
تیرا ستارِ حزیں گنبدِ خضرا والے

شرح اسم مبارک "مدنی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے مدینہ منورہ کا نام یثرب تھا جیسا کہ سورۃ الاحزاب کی آیت ۱۳ میں منافقوں کی زبانی بیان ہوا ہے۔ "اے اہل یثرب اب تمہارے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں"۔ یثرب کے معانی ہیں مواخذہ کی جگہ۔ کیونکہ یہاں کی آب وہوا ناساز گار تھی۔ رسول اکرمؐ کی یہاں آمد کے بعد اس کا نام مدینۃ النبی رکھا گیا۔ البتہ منافق اسے یثرب ہی کہتے رہے۔ قرآن کریم کی سورۃ التوبہ کی آیت ۱۰۱ اور ۱۲۰ اور مزید دو اور مقامات پر اس شہر کو مدینہ ہی کہا گیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پردادا حضرت ہاشم نے مدینہ منورہ کے خاندان بنو بخار میں عقد کیا تھا۔ اور آپؐ کے والد حضرت عبداللہ علیہ السلام کا انتقال بھی اپنے ماموں کے گھر مدینہ منورہ میں ہوا۔ اس لئے آپ ننھیال کے اعتبار سے مدنی ہیں۔

آپؐ کا اسم شریف مدنی بھی ہے کیونکہ آپؐ کا دار ہجرت مدینہ منورہ ہے اور دار الاقامت بھی۔ آپؐ نے مکہ معظمہ کی طرح مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا۔ (بخاری شریف) اسلئے آپ نبی الحرمین کہلاتے ہیں۔ آپؐ دعا فرماتے تھے۔ "خداوندا! تو نے مکہ میں جو برکت رکھی ہے مدینہ میں اس سے دوگنی برکت عطا فرما۔ (بخاری شریف) اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے کہ آپؐ کا مقام استراحت کعبۃ اللہ، لوح وکرسی اور عرش اعظم سے بھی افضل ہے۔ اس کی تفصیل معارف سنن (مؤلفہ مولانا محمد یوسف بنوری) میں دیکھیے۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میری چشمِ تصوّر میں وہی معراج والا ہے
جو شاہِ حسن ہے سب مہ جبینوں سے نرالا ہے

سراپا رحمتِ عالمؐ ہے وہ مالک خدائی کا
کہ جس کی جنبشِ ابرو عطائے حق تعالیٰ ہے

مکینِ عرشِ اعظم، مظہرِ الفقرُ فخری ہے
وہی امی کہ جس کا آج تک ہر بول بالا ہے

ملائک، حور و غلماں، جن و انساں، سب فدا اُس پر
خدا کے بعد وہ فضل و شرف میں سب سے اعلیٰ ہے

نچھاور عرش سے ہوتے ہیں پھول اُسؐ پر درودوں کے
بڑے نازوں سے اُسؐ کو آمنہؓ بی بی نے پالا ہے

حسین ایسا کہ اُس کی دید دیدارِ الٰہی ہے
خدا کے نور کا اُس کے رخِ روشن پہ ہالا ہے

وہی بھرتا ہے سب کے نعمتِ کونین سے دامن
سہارا دے کے جس نے گرنے والوں کو سنبھالا ہے

غریبوں کو عطا کرتا ہے وہ صدقہ نواسوں کا
دُرِ مقصود جس نے کاسۂ ہستی میں ڈالا ہے

تصدّق اُس پہ ہوں ستّار یہ مہر و مہ و انجم
کہ جس کے رُوئے انور سے دو عالم میں اُجالا ہے

شرح اسم مبارک "مذکر" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مذکر کے معنی ہیں نصیحت کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی یاد دلانے والا، نیکوں کی جزا اور بد اعمالوں کی سزا کا تذکرہ کرنے والا۔ سورہ الغاشیہ کی آیت ۲۱ میں آپ کا یہ اسم صفت آیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ "انما انت مذکر" یعنی اے رسول آپ ان کو نصیحت کرنے والے ہیں۔ آیت مبارکہ کے سیاق و سباق سے مطلب یہ واضح ہوتا ہے کہ اے رسول! آپ انہیں دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں، دوزخ کے عذاب اور جنت کی آسائشوں کے بارے میں واضح طور پر مطلع فرمانے والے ہیں۔

علامہ قسطلانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ آپ کا اسم مبارک مذکر بھی ہے۔ جس کے معنی پہنچانے والے اور وعظ و نصیحت کرنے والے کے ہیں۔ یہ لفظ "تذکرہ" سے اسم فاعل ہے۔ (مواہب لدنیہ)



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زمانہ اب تک ہے محوِ حیرت عجب یہ حسنِ نظارگی ہے
تمہارے در پہ بصد عقیدت جبینِ عالم جھکی ہوئی ہے

تمہاری شانِ کرم کے صدقے تمہاری یہ بندہ پروری ہے
کہ میرے فکر و یقیں کا حاصل یہ میری آہِ سحر گہی ہے

ہو ماہِ کامل کہ مہرِ تاباں تمہی نے سب کو جمال بخشا
تمہی ہو عالم میں نور افشاں جو ذرّے ذرّے میں روشنی ہے

یہ آہِ بیتاب ، چشمِ پُرنم کہ بن گیا ہوں غمِ مجسم
تمہی نے بخشا ہے سوزِ پیہم تمہارا غم میری زندگی ہے

ہزاروں پی کر بہک چکے ہیں ہزاروں گم ہوگئے خودی میں
وہ رند لیکن کہیں نہ بہکا تمہاری آنکھوں سے جس نے پی ہے

یہ مست و میکش تمہارے در پر پڑے ہیں بیخود نہ جانے کب سے
یہیں کے ہوکر یہ رہ گئے ہیں جھلک تمہاری جو دیکھ لی ہے

ہوں اُنکا ستّار مدح گستر ہے دل میں عزمِ سفر بھی لیکن
مدینے میں ابتک جو میں نہ پہنچا تو میری قسمت کی برہمی ہے

شرح اسم مبارک "مرتضیٰ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ مرتضیٰ کے معنی ہیں پسندیدہ - سورۃ الجن کی ۲۷ ویں آیت میں ارشاد ربانی ہے - "اللہ تعالیٰ عالم الغیب اپنے (علم) غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا (الا من ارتضی من رسول) سوائے اس رسول کے جسے اس نے پسند فرمالیا ہو" - ابو حیان اندلسی نے تشریح آیہ میں لکھا ہے - یعنی رسول مرتضیٰ کو جتنے غیب پر چاہتا ہے مطلع کر دیتا ہے - (ضیاء القرآن)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام فرما ہوئے اور تخلیق کائنات کی ابتداء سے لے کر اہل جنت کے اپنی منازل میں اور اہل دوزخ کے اپنے ٹھکانوں میں داخل ہونے تک کے تمام حالات سے ہمیں خبر دی - یاد رکھا جس نے اس کو اسے اسی قدر یاد رہا - (بخاری شریف) - حضور اکرم کو جب علم غیب اتنی فراوانی سے عطا ہوا تو آپ کی شان مرتضیٰ کتنی ارفع و اعلیٰ ہے -



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گر زاہدوں کو مژدۂ باغِ جناں ملا
شکرِ خدا کہ مجھ کو ترا آستاں ملا

اس کی نظر میں تابشِ حسنِ بتاں کہاں
جس کو خدا سے عشقِ شہِ دو جہاں ملا

کعبہ ہو یا کہ طور ، نجف ہو کہ کربلا
ہر جلوہ گاہ میں وہی جلوہ فشاں ملا

دیوانہ گم ہوا جو محبت کی راہ میں
سنگِ درِ حضورؐ پہ سجدہ کناں ملا

اس پہ ہوا نہ گردش دوراں کا کچھ اثر
ان کا غلام جو بھی ملا شادماں ملا

جس کو ہو خود غریبوں کے دکھ درد کی خبر
ان کے سوا نہ ایسا کوئی مہرباں ملا

ستّار ہے جو صاحبِ عرفان و آگہی
مجھ کو ازل سے اس کا غمِ جاوداں ملا

شرح اسم مبارک "مزکی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ مزکی "تزکیہ" سے مشتق ہے۔ اس کے معنی ہیں پاک کرنے والا۔ سورہ آل عمران کی آیت ۱۶۴ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان فرمایا جب اس نے بھیجا ان میں ایک رسول انہی میں سے۔ جو انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے"۔ (گناہوں کی نحوست سے)۔ چنانچہ آپ نے ان کے نفوس کو ایسا پاک اور صاف ستھرا بنا دیا کہ وہ گمراہ اور درندہ صفت لوگ فرشتہ صفت بن گئے اور دنیا بھر کو آئین جہانبانی کے اسرار و رموز سکھانے لگے۔ وہ لوگ جن کی گھٹی میں شراب تھی، جوا کھیلنا، بتوں کو پوجنا، باہم کشت و خون کرنا جن کا شعار تھا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ایسا تزکیہ نفس فرمایا کہ وہ ہر برائی سے پاک ہو کر شمع توحید کے پروانے بن گئے اور باہمی اخوت و مروت اور اخلاق کریمانہ کے ایسے پیکر بن گئے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے انہیں رضی اللہ عنہم کا مژدہ جانفزا سنایا گیا جو ہمیشہ کے لئے ان کے نام کا لاحقہ بن گیا۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنونِ محبت کی ہے پردہ داری
کہ دل میں اتر آئی ہے صورت تمہاری

تھا کتنا دل آویز لطفِ نظارہ
میسّر تھی نظروں کو سجدہ گزاری

بِنائے دو عالم ہے وہ در جہاں پر
ہر اک سمت ہے جذبۂ حق شعاری

جو محبوبِ عالم بنی ہے ازل سے
وہ صورت خدا کو بھی ہے کتنی پیاری

تحیّر میں ہے خود طلسمِ تمنّا
شبِ غم میں رہتی ہے اختر شماری

تھی دَورِ جنوں میں جو برگشتہ مجھ سے
وہ قسمت نگاہِ کرم نے سنواری

فسوں ہے محبّت کا ستّار یہ بھی
جو ہے کیفیت وجد کی دل پہ طاری

شرح اسم مبارک "مزمل" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورۃ المزمل کی پہلی آیت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ پیار کے ساتھ خطاب فرماتا ہے۔ "یاایھا المزمل" یعنی اے کملی والے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مفسرین کی اکثریت کا یہ قول ہے کہ غار حرا میں جب آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو اس حیرت انگیز واقعہ سے آپ کا جسم مبارک سرد ہو کر کانپنے لگا۔ اسی حالت میں آپ گھر تشریف لائے اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا سے فرمایا۔ "زملونی، زملونی" مجھے چادر اوڑھادو، مجھے چادر اوڑھادو۔

عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ زمل سے مشتق ہے جس کے معنی بوجھ کے ہیں۔ لہذا خطاب کا مطلب یہ ہوا۔ اے بار نبوت کو اٹھانے والے (ضیاء القرآن) اور یہ طالب علم ان معانی میں اس جانب مائل ہے کہ اے قرآن کے بارگراں کو اٹھانے والے۔ کیونکہ اسی سورہ کی آیت ۵ میں ارشاد ہوتا ہے کہ "ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری کلام (قرآن) القاء کریں گے" اور سورۃ الحشر کی آیت ۲۱ میں ارشاد ربانی ہے۔ "اگر ہم نے اتارا ہوتا اس قرآن کو کسی پہاڑ پر تو آپ دیکھتے کہ وہ جھک جاتا اور اللہ کے خوف سے پاش پاش ہو جاتا"۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حاصلِ علم و یقیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰ
دل نواز و دل نشیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰ

تابشِ لوح و قلم ، صبحِ ازل ، شام ابد
نازشِ عرشِ بریں ہو یا محمدؐ مصطفےٰ

پرتوِ ذاتِ احد ، اے طلعتِ شمس و قمر
تم تجلّی آفریں ہو یا محمدؐ مصطفےٰ

تم نے جو فرما دیا وہ بن گیا حق کا کلام
شرحِ قرآنِ مبیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰ

اے حبیبِ کبریا، اے رحمتِ ارض و سما
تمؐ شہِ دنیا و دیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰؐ

ہم گنہگاروں کو کیوں کر ہو غمِ سود و زیاں
تمؐ شفیع المذنبیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰؐ

مل گئیں ستار کو اب بیخودی کی منزلیں
جب سے تمؐ دل میں مکیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰؐ

شرح اسم مبارک **"مشہود"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشہود کے معنی ہیں حاضر کیا گیا یا وہ ذات جس کی گواہی دے جائے (قاموس القرآن)۔

سورہ العنکبوت آیت ۵۲ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "آپ فرما دیجیئے (ان کافروں سے) کافی ہے اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ"۔ یعنی میرے لئے یہ ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ میری صداقت اور رسالت کی گواہی دے رہا ہے۔ اس کے علاوہ جب تک کوئی شخص اللہ کی وحدانیت اور رسول انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دے وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ چنانچہ کلمہ شہادت میں ہم یہی گواہی دیتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس لئے امت کی گواہی کے معانی میں بھی آپ مشہود ہیں۔ اور آپ ان معانی میں بھی مشہود ہیں کہ احادیث کثیرہ میں یہ بات بیان ہوئی ہے کہ جن و انس کے علاوہ کائنات کی ہر شے نے آپ کی رسالت کی گواہی دی ہے اور مشہور حدیث ہے کہ شجر و حجر نے آپ کی رسالت کی گواہی دی۔ ابو جہل کے مطالبہ پر آپ نے کنکریوں کو حکم دیا تو انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا (شواہد نبوت)۔ مزید یہ کہ تمام کتب سماوی اور اہل کتاب کے علمائے حق نے آپ کی رسالت کی گواہی دی۔ (مزید دیکھئے آیت میثاق)۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مظہرِ نورِ حقیقت آپؐ ہی کی ذات ہے
آپؐ کا عکسِ فروزاں حسنِ موجودات ہے

شرحِ قرآنِ مبیں ہے آپؐ کا ہر اک عمل
آپؐ کی جو بات بھی ہے وہ خدا کی بات ہے

آپؐ فخرِ دو جہاں سلطانِ بزمِ کُن فکاں
آپ کی مدحت کہاں اور کیا میری اوقات ہے

آپؐ اقلیمِ جہاں میں شہریارِ ذی وقار
آفتابِ ذرّہ پرور آپؐ ہی کی ذات ہے

آپؐ چاہیں تو ہر اک مشکل مری آسان ہو
آپ کے دستِ تصرف پہ خدا کا ہات ہے

اے شفیع المذنبیں میری مدد فرمایئے
دور ہے منزل، میں تنہا ہوں، اندھیری رات ہے

رات دن ستّار ہے لب پہ ثنائے مصطفیٰؐ
پیشِ محبوبِ خدا بیکس کی یہ سوغات ہے

شرح اسم مبارک "مصدق" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصدق کے معنی ہیں۔تصدیق کرنے والا یعنی سرکار دو عالم گذشتہ کتب سماوی کی تصدیق کرنے والے ہیں - سورۃ البقرہ آیت ۱۰۱ میں ارشاد ہے "اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے (یہود کے پاس) آیا تصدیق کرنے والا رسول اس کتاب کی جو ان کے پاس ہے "تو یہود کی ایک جماعت کثیر نے توریت سے لاعلمی کا اظہار کیا" حالانکہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اوصاف و محامد تورات میں موجود تھے - ان کا مشاہدہ یہود نے اپنی آنکھوں سے کیا تھا-چنانچہ ان کے علمائے حق تو ایمان لے آئے لیکن کثیر تعداد میں باقی لوگوں نے آپ کی مخالفت کی-سورہ آل عمران آیت ۸۱ میں ارشاد ربانی ہے "ثم جاء کم رسول مصدق "اس آیۂ یثاق میں اللہ تبارک و تعالیٰ مطلع فرماتا ہے کہ (عالم ارواح میں) ہم نے نبیوں سے یہ عہد لیا کہ میں تمہیں کتاب و حکمت سے سرفراز کروں اور اس کے بعد ان کتب سماوی کی تصدیق کرنے والا رسول آئے تو تم ضرور ان پر ایمان لانا اور ان کی مدد ضرور کرنا۔
مصدق سے یہ نکتہ بھی سامنے آتا ہے کہ آپ کا علم ہر صداقت و حقیقت کو احاطہ کیے ہوئے ہے۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تنویرِ نورِ رحمتِ یزداں ہیں مصطفیٰؐ
اقلیمِ حسن میں شہؐ خوباں ہیں مصطفیٰؐ

خوشبو سے انؐ کی کیوں نہ معطر ہو کائنات
جس سمت دیکھئے نکہت افشاں ہیں مصطفیٰؐ

کہتے ہیں جس کو مظہرِ حُسنِ جمیلِ ذات
سرتا قدم وہ پیکرِ تاباں ہیں مصطفیٰؐ

آئینۂ جمال و تجلّیٰ جلوہ ساز
مقصودِ ذات عظمتِ انساں ہیں مصطفیٰؐ

جس نے مٹایا ظلمتِ باطل کو دہر سے
توحید کی وہ شمعِ فروزاں ہیں مصطفےٰؐ

وجہِ سکونِ قلب و نظر روحِ بندگی
عشقِ خدائے پاک کا عرفاں ہیں مصطفےٰؐ

نسبت ہے مجھ کو وارثِ عالمؒ نواز سے
ستّار میرا حاصلِ ایماں ہیں مصطفےٰؐ

شرح اسم مبارک "مصطفی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ مصطفی کے معنی ہیں برگزیدہ اور انتخاب کیا ہوا۔ سورہ آل عمران کی آیت ۳۳ میں ارشاد ہوتا ہے " ان اللہ اصطفی آدم و نوحا و آل ابراہیم وآل عمران علی العالمین "یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام جہاں کے لوگوں میں آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو برگزیدہ کیا۔ مسلم شریف میں حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنو ہاشم کو " واصطفانی من بنی ہاشم " اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔ اس لئے آپ کا لقب مصطفی ہے۔ آپ کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصیدے میں یہ مصرعہ شامل ہے۔ " واحمد مصطفی فینا مطاعاً " اور امام زین العابدین علیہ السلام کے اک شعر میں اسم مصطفی یوں استعمال ہوا ہے " اکبادنا مجروحۃ من سیف ہجر المصطفی "یعنی فراق مصطفی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی تلوار سے ہمارے جگر زخمی ہیں۔

(ارمغان نعت)



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مئے حُبِ نبیؐ سے دل اگر سرشار ہوجائے
قسم رب کی رسولؐ اللہ کا دیدار ہوجائے

بسالے ان کے جلوے جو بھی دنیائے تصور میں
یقیناً بحرِ غم سے اس کا بیڑا پار ہوجائے

نہ ہوں کیوں نور سے معمور پھر قلب و نظر اس کے
حضورِ سیّدِ عالم سے جس کو پیار ہوجائے

ملے اللہ سے عشقِ محمدؐ میں فنا ہوکر
کہ جس پر بھی نگاہِ احمد مختار ہوجائے

نہ کیوں ہو اس پہ پھر لطفِ خدا کی بارشِ پیہم
جو ان پہ جان دینے کے لئے تیار ہوجائے

عبادت میں تری ہوجائے عرفانِ خدا شامل
جو تو زاہد غلامِ سیّدِ ابرار ہوجائے

چمک اٹھے نہ کیوں ستّارِ عالم ان کے جلووں سے
سرِ فاراں جمالِ حق جو جلوہ بار ہوجائے

شرح اسم مبارک **"مطاع"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مطاع کے معنی ہیں اطاعت کیا گیا یا وہ ذات جس کی دوسرے اطاعت کریں۔ بالکل اسی طرح جیسے محمد کے معنی ہیں تعریف کیا گیا اور جس کی بیحد تعریف کی جائے۔ اس لفظ کا مصدر اطاعہ ہے۔ سورۃ التکویر آیت ۲۱ میں آپؐ کا وصف مطاع بیان ہوا ہے۔ بعض مفسرین نے اس لفظ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے منسوب کیا ہے۔ لیکن قرآن کریم میں متعدد مقامات پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو فرض کیا گیا ہے۔ جیسے سورہ آل عمران آیت ۳۲ میں ارشاد ہوتا ہے "کہ دو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو"۔ سورۃ النساء آیت ۸۰ میں ارشاد ہوتا ہے "جس نے رسول کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ کی اطاعت کی"۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصیدے میں یہ لفظ یوں شامل ہے۔ "واحمد مصطفیٰ فینا مطاعاً" اور احمد ہم میں برگزیدہ ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے۔

(مزید دیکھیئے سورۃ النساء کی آیت ۱۳، ۵۹، ۶۹۔ سورۃ المائدہ آیت ۹۲۔ سورۃ النور آیت ۵۴ وغیرہ جن سے اس اسم مبارک کا مفہوم واضح ہوتا ہے)۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سحابِ نور ہے موجِ کرم ہے بندہ پرور ہے
تعالیٰ اللہ کیا شانِ حبیبِ ربِّ اکبر ہے

عجب خوشبوئے بے پایاں ہے اُن کے جسمِ اطہر کی
زمین و آسماں کیا عرشِ اعظم تک معطر ہے

جہاں ہوتی ہے ہر دم رحمتوں کی بارشِ پیہم
خدا کا شکر وہ جنت مدینے کی زمیں پر ہے

جو بن کر رہ گیا تھا بتکدہ سرکارؐ سے پہلے
وہ کعبہ آپ کی آمد سے اَب اللہ کا گھر ہے

وہی تو کشتگانِ دید کی تسکیں کا ساماں ہیں
کہ جن کے روضۂ اقدس کا نقشہ دل کے اندر ہے

نہیں ان کے سوا کوئی میرے فکر و تخیّل میں
غمِ عشقِ محمدؐ ہی سکونِ قلبِ مضطر ہے

اُنہی سے ہیں منور کہکشاں مہر و مہ و انجم
اُنہی کا نور اے ستّار ہر سو جلوہ گستر ہے

شرح اسم مبارک **"مطہر"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مطہر کے معنی ہیں پاک و صاف۔ سورہ توبہ آیت ۱۰۸ میں ارشاد خداوندی ہے۔ "**واللہ یحب المطھرین**" یعنی اللہ تعالیٰ پاک صاف لوگوں سے محبت کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے "انا حبیب اللہ" (مشکوۃ شریف) یعنی میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں۔ لہذا سب سے زیادہ مطہر یعنی پاک و صاف بھی آپؐ ہوئے نہ صرف پاک و صاف بلکہ دوسروں کو بھی پاک بنانے والے جیسا کہ اسی سورہ مبارکہ کی آیت ۱۰۳ میں ارشاد ہوتا ہے کہ (اے رسول) آپؐ ان لوگوں سے (مستحقین کے لئے) صدقات وصول فرما کر انہیں (گناہ کی نحوست سے) پاک کیجیئے اور ان (کے نفوس) کا تزکیہ فرمایئے۔ آپؐ جسمانی طور پر بھی مطہر ہیں۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا کہ "اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لئے حلال نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد سے گزرے (ترمذی شریف)۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عطا کر یاالٰہی اب وہ کیفِ سرمدی مجھ کو
کہ لے جائے مدینے کی طرف یہ بے خودی مجھ کو

میری نظروں میں ہر دم ہوں ترے محبوبؐ کے جلوے
عطا کر اپنی رحمت سے شعورِ آگہی مجھ کو

اجالا ہو دلِ ویراں میں بس اُن کی تجلّی سے
تری شانِ کریمی سے ملے وہ روشنی مجھ کو

اُنہی کو یاد کرنا سر جھکانا اور رو لینا
رہِ الفت میں راس آیا یہ طرزِ بندگی مجھ کو

میری فریاد بھی سن لو کہ تم محتاج پرور ہو
رُلاتی ہے شبِ فرقت میں میری بیکسی مجھ کو

یہی ہے آرزوئے دل بُلا لو اب مدینے میں
نہیں لگتی ہے اچھی دُور رہ کر زندگی مجھ کو

ملے گر مسند شاہی بھی تو ستار ٹھکرا دوں
کہ انکی بھیک سے بڑھ کر نہیں یہ خسروی مجھ کو

شرح اسم مبارک "مطیع" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مطیع کے معنی ہیں فرماں بردار۔ یہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم صفت ہے کیونکہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ فرمانبردار بندے ہیں۔ آپؐ کی فرماں برداری کی یہ شان ہے کہ کوئی عمل اپنی مرضی سے صادر ہونا تو درکنار، آپ کی گفتگو بھی وہی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ آپؐ کے قلب اطہر میں القاء فرماتا ہے جیسا کہ سورۃ النجم کی آیت ۳ میں ارشاد ربانی ہے "اور وہ تو بولتے ہیں نہیں اپنی مرضی سے سوائے اس کے جو انکی جانب وحی کی جاتی ہے"۔ گروہ اصفیاء میں یہ شان اطاعت کسی کو عطا نہیں کی گئی لہذا اطاعت و بندگی کی یہ معراج آپؐ ہی کو حاصل ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اے اللہ! تو مجھے اپنا شکر گزار، ذاکر، ڈرانے والا، فرمانبردار، عاجزی کرنے والا اور احسان مند بنا دے" (ابن ماجہ)۔

سورہ یونس کی آیت ۱۵ میں ارشاد ربانی ہے کہ (آپؐ فرما دیجیئے) "میں کسی چیز کی پیروی نہیں کرتا سوائے اس کے جو میری جانب وحی کی جاتی ہے"۔ سورۃ النجم کی مذکورہ بالا آیت میں بتایا گیا ہے کہ آپؐ کا ہر قول مبارک وحی الہیٰ ہوتا ہے اور اس آیت مبارکہ میں بتایا گیا کہ آپؐ کا ہر عمل مبارک وحی الہیٰ کے مطابق ہوتا ہے۔ تو یہ آپؐ کی شان اطاعت کاملہ کے بیان کے لئے کافی ہے کہ آپؐ کا ہر قول اور ہر فعل اپنی مرضی کے بجائے مرضی معبود کے مطابق ہے یہی آپؐ کے اسم صفت مطیع کا خلاصہ ہے۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشتاق مدینے کی رسائی کے لئے ہوں
بیتاب ترے در کی گدائی کے لئے ہوں
تو نے مجھے مانوسِ محبت کیا آقا
زندہ میں تری مداح سرائی کے لئے ہوں

******

قلب و نظر میں میرے سمائے ہوئے ہو تم
جیسے کہ میری روح پہ چھائے ہوئے ہو تم
ہے آج سرِشام ہی اک نور کی بارش
ظلمت کدے میں میرے جو آئے ہوئے ہو تم

شرح اسم مبارک "مکرم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے "انا اکرم اولاد آدم" یعنی میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں - اہل علم کہتے ہیں کہ جب کسی کی "کرم" کے ساتھ تعریف کرتے ہیں تو اس کی تمام صفات خیر کی تعریف ہو جاتی ہے (مدارج نبوت) - اور وہ ذات مکرم کہلاتی ہے یعنی جسے اکرام دیا گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے براق کو مزین کر کے حضور اکرمؐ کی خدمت میں پیش کیا تو براق اس وقت اچھلتا کودتا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے براق سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ آج تجھ پر وہ سوار ہو گا جس سے زیادہ اکرم و افضل خدا کے نزدیک اور کوئی نہیں ہے۔ براق کا یہ سننا تھا کہ مارے جلالت اور ہیبت کے پسینہ پسینہ ہو گیا (ترمذی شریف)۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آفتابِ ہدیٰ شانِ ربُّ العُلیٰ
افتخارِ دو عالم شہِ دوسرا
افضل المرسلیں اشرفُ الانبیاء
آبروئے حرم نازشِ کبریا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

دستگیرِ جہاں خیرِ خلقِ خدا
شرحِ والشّمس جس کا رخِ دلربا
جس کی تفسیرِ والّیل زلفِ رسا
ارتقائے بشر شانِ اہلِ وفا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

کعبۂ آرزو شافعِ بیکساں
بحرِ لطف و کرم باعثِ کُن فکاں
چارۂ دردِ دل سَرورِ مرسلاں
جانِ حسنِ ازل شمعِ بزمِ جہاں
مصطفیٰ مصطفیٰ ″ ″ مصطفیٰ

وہ شہنشاہِ لولاک خیرُالوریٰ
وہ نبیِ مکرم حبیبِ خدا
جس کے در پہ ہے ستارِ عالم جھکا
جو ہے ساری خدائی کا فرمانروا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

شرح اسم مبارک "مکی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورہ ابراہیم کی آیت ۳۷ کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی رفیقہ حیات سیدہ حاجرہ سلام اللہ علیہا اور اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وادی بے آب گیاہ مکہ معظمہ میں چھوڑ آئے تو اس وقت مکہ میں نہ کوئی انسان تھا اور نہ پانی۔ (تاریخ مکہ) ۔ اس طرح مکہ معظمہ کو آباد کرنے والے حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدامجد ہیں۔ یہ وادی تمام شہروں اور قصبوں کی تخلیق کا موجب ہے اسی لے اسے "ام القریٰ" کہا جاتا ہے۔ اور اسی نسبت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امی لقب ہے۔ علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ آپؐ کا اسم شریف مکی بھی ہے۔ اس شہر مکرمہ کے ساتھ آپؐ کے تسمیہ کی وجہ یہ ہے کہ روئے زمین پر آپؐ کے ظہور کی ابتداء مکہ معظمہ میں ہوئی۔ وہ اللہ تعالیٰ کا حرم ہے اور اسی شہر کے غار میں نزول وحی کا آغاز ہوا۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے لے کر آپؐ کے ورود مسعود تک آپؐ کے آباء و اجداد کا وطن ہمیشہ یہ سرزمین مقدس رہی۔ لہذا آپ نسبت آبائی، نسبت ظہوری و اقامت اور نسبت اظہار بعثت سے بھی مکی ہیں اور وارث اسماعیلؑ ہونے کے اعتبار سے بھی مکی ہیں۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زہے صَلِّ علیٰ جب سے مقدر یاوری پر ہے
تصور میں محمدؐ مصطفیٰ کا روئے انور ہے

تصدق کیوں نہ ہوں دونوں جہاں کی نعمتیں اس پر
خدا عاشق ہے جس کا یہ وہی ذیشان سَرور ہے

مکان و لامکاں خلدِ بریں روشن ہیں سب اس سے
جدھر دیکھو ادھر اس کا جمالِ ذرہ پرور ہے

جہاں آرام فرما ہے حبیبِ خالقِ اکبر
وہ خطہ مرتبے میں عرشِ اعظم سے بھی بڑھ کر ہے

فضاؤں کو یہ کس کے حسن نے تابندگی بخشی
زمیں سے آسماں تک نعرہ اللہ اکبر ہے

غریبوں کو ملی ہے سرفرازی جس کی رحمت سے
حبیبِ کبریا ہے وہ شفیعِ روزِ محشر ہے

ہوس جس کو امیری کی نہ دعویٰ پارسائی کا
وہ ستّارِ حزیں ادنیٰ غلامِ شاہِ کوثر ہے

شرح اسم مبارک "منیر" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اسم صفت سورہ احزاب کی آیت ۴۶ میں لفظ سراج کے ساتھ آیا ہے۔ منیر کے معنی ہیں روشن، چمکدار اور روشنی دینے والا۔ قاضی عیاض علیہ رحمۃ کتاب الشفاء میں ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور چودہویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں صبح (صادق) کے وقت سی رہی تھی کہ میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی۔ میں نے تلاش کی لیکن نہیں ملی۔ آپ تشریف لائے تو چہرہ انور کی تابانی سے سوئی نظر آگئی (خصائص الکبریٰ)۔

ان کے چہرے پہ عجب نور کا ہالہ دیکھا
جس کے جلوؤں سے اندھیروں میں اجالا دیکھا



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فیضِ جنونِ شوق کا سامان ہوگیا
جس کو غمِ رسولؐ کا عرفان ہوگیا

اکثر ہوا ہے رازِ مشیت کا انکشاف
حسنِ یقیں جو حاصلِ ایمان ہوگیا

اللہ رے حسن و عشق کی وحدت طرازیاں
فرما دیا جو آپؐ نے قرآن ہوگیا

سرشار ہے وہ لذتِ کیف و سُرور سے
سرکارِ دوجہاں پہ جو قربان ہوگیا

لاکھوں درود اور سلام اسؐ کی ذات پر
جو عاصیوں پہ سایۂ رحمٰن ہوگیا

رو رو کے میں نے یاد کیا جب حضورؐ کو
مشکل جو میرا کام تھا آسان ہوگیا

سایہ فگن ہے شانِ کرم مجھ پہ ہر نفس
ستّار جب سے اُن کا ثناء خوان ہوگیا

شرح اسم مبارک **"مومن"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ مومن کے معنی ہیں وہ ذات جو ہر قسم کے خوف سے امن میں ہو، تصدیق کرنے والا، صاحب ایمان اور امن دینے والا۔ سورۃ المائدہ آیت ۶۷ میں اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ اے رسول اللہ تعالیٰ آپؐ کو لوگوں کے شر سے بچائے گا چنانچہ نوع انسانی کے عوام و خواص میں سے جو بات جس کی عقلی اور روحانی استعداد کے مطابق تھی۔ آپؐ نے بلاکم و کاست اور بے خوف و خطر پہنچا کر فریضہ رسالت کی تکمیل کی۔

آپؐ کا نام یوں بھی مومن ہے کہ آپؐ نے گذشتہ کتب سماوی کی تصدیق فرمائی۔ اور یوں بھی مومن ہیں کہ آپؐ اپنی امت کو امن دینے والے ہیں۔ آپؐ کا ارشاد ہے کہ تم دوزخ میں اس طرح گرتے ہو جیسے پروانے آگ پر گرتے ہیں۔ اور میں تمہاری کمر پکڑ پکڑ کر تمہیں اس سے بچا رہا ہوں۔ (مسلم شریف)
آپ کا ارشاد ہے "انا اول المومنین" یعنی اللہ پر جو ایمان لائے اور اس کے حکم کی تعمیل کی ان میں سب سے پہلا مومن میں ہوں۔ (مدارج نبوت)



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اُسی شاہِ خوباں کی ہے آج آمد
ہیں بعدِ خدا جس کے اوصاف بے حد
سجی عرشِ اعظم پہ ہے جسکی مسند
وہی تو ہے تخلیقِ عالم کا مقصد
محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ

شبستانِ وحدت کا دلکش ستارا
وہ موجِ تبسم وہ حسنِ دل آرا
تکلم سے شانِ خدا آشکارا
وہی جلوہ گہ جسکی ہے سبز گنبد
محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ

عطاؤں کا جسکی ہنیں کچھ ٹھکانا
جھکا جس کے قدموں پہ سارا زمانہ
بِنائے دو عالم ہے جسکا فسانہ
بنا کعبۂ عارفاں جس کا مرقد
محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ

ہے ستّار اُسکے کرم پر گزارا
وہی ہے دو عالم میں میرا سہارا
خدا کا وہ محبوب ہے سب سے پیارا
اُسی کا ہے امت پہ احسان بیحد
محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

شرح اسم مبارک "نبی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کے معنی ہیں ان امور کی خبر دینے والا جو پردہ غیب میں ہوں۔ اہل لغت کہتے ہیں اس لفظ کا اصل ماخذ "نبأ" ہے جو اسم خبر کے معنی میں آتا ہے۔ چونکہ نبی لوگوں کو ان ذمہ داریوں اور احکام کی خبر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر عائد کئے ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ عالم غیب کے اسرار، گذشتہ واقعات اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والے حادثات کے بارے میں آگاہ کرتا ہے اس لئے اسے نبی کہا گیا ہے۔ حاکم اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو کب نبوت سے سرفراز کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس وقت جب آدمؑ پیدائش اور نفخ روح کے درمیانی مرحلے میں تھے۔ اس بارے میں امام بخاری، امام مسلم، طبرانی اور ابن سعد وغیرہ نے بھی احادیث روایت کی ہیں۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رحمتِ حق کا استعارا ہے
آپؐ کا نام کتنا پیارا ہے

آپؐ کے حسنِ پاک کی طلعت
ذرّے ذرّے سے آشکارا ہے

آپؐ بحرِ کرم ہیں موجِ سخا
آپؐ ہی کا ہمیں سہارا ہے

سر سے پا تک جمال ہے ایسا
جیسے اِک روشنی کا دھارا ہے

آپؐ کے ہجر میں شہِؐ خوباں
دلِ صد چاک پارہ پارہ ہے

آپؐ آئے ہیں میری مشکل میں
میں نے جب آپؐ کو پکارا ہے

پار کردیجئے مری کشتی
سخت طوفاں ہے تیز دھارا ہے

نگہِ لطف ، یارسولؐ اللہ!
اب وظیفہ یہی ہمارا ہے

میں ہوں ستّارِ غم زدہ جس کا
آپؐ کی بھیک پر گزارہ ہے

شرح اسم مبارک "نبی الرحمۃ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورۃ الانبیاء کی آیت ۱۰۷ میں ارشاد کبریائی ہے (اے رسول) "ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔ صاحب روح المعانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمام کائنات کے لئے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ عالم امکان کی ہر چیز کو حسب استعداد جو فیض الہٰی ملتا ہے وہ حضورؐ کے واسطے ہی سے ملتا ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن کمالات صوری اور معنوی ، خلقی ، وہبی و کسبی سے مشرف فرمایا وہ بلاشک و شبہ بےمثال و بےنظیر ہیں۔ حضور اکرمؐ کے جو کمالات اور صفات عالیہ متفرق اور منتشر تھیں ان سب کو یہاں یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس آئینہ میں حسن محمدی اور جمال احمدی کی ساری رعنائیاں اور دلبرائیاں بکمال لطافت جلوہ نما ہیں (تفسیر ضیاء القرآن)۔

حق نے بنا کے رحمت کونین آپؐ کو
سارے جہاں کے درد کا درماں بنا دیا



خیرالبشر ہیں مصدرِ وصفِ کثیر ہیں
شانِ خدا ہیں آپ عدیم النظیر ہیں

وہ مشفق و شفیق بشیر و نذیر ہیں
مقبولِ بارگاہِ مغیث و خبیر ہیں

پھیلی ہے جس کی ضو سے زمانے میں روشنی
سرکارِ دو جہاں وہ سراجِ منیر ہیں

محبوبِ کبریا ہیں وہ نبیوں کے تاجدار
وارث ہیں سب کے ، محسنِ خورد و کبیر ہیں

بخشی ہے ان کو حق نے عجب شان و منزلت
سلطانِ دو جہاں ہیں رؤف و نصیر ہیں

اللہ رے ان کے جود و کرم کی یہ وسعتیں
قاسم ہیں اور مالکِ خیرِ کثیر ہیں

ستارِ وارثی بھی ہے ان کی پناہ میں
مشکل کے وقت سب کے وہی دستگیر ہیں

شرح اسم مبارک "نذیر" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورہ احزاب کی آیت ۴۵ میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب "نذیر" بیان ہوا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ نافرمانی کرنے کے نتائج سے کسی شخص کو بروقت آگاہ کر دینے والا۔ (تفسیر ضیاء القرآن) سورہ فرقان کی پہلی آیت میں ارشاد ربانی ہے "بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب اتاری تاکہ وہ بن جائے تمام جہانوں کو (غضب الہیٰ سے) ڈرانے والا "للعلمین (تمام جہانوں کیلئے) کے لفظ سے واضح ہو گیا کہ حضور کی نبوت و رسالت زمان و مکان کی حدود سے آشنا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے۔ سب کیلئے آپ رسول ہیں اور جب تک یہ عالم برقرار رہے گا حضور کی رسالت کا پرچم لہراتا رہے گا۔ کیونکہ یہاں روئے سخن سرکشوں اور معاندین کی طرف ہے۔ اس لئے یہاں حضور کی صفت نذیری کا بیان ہی مناسب تھا۔ (تفسیر ضیاء القرآن)



وقارِ عرشِ اعظم ، مَطلعِ نورِ الہٰی ہو
نہ کیوں تم پر فدا سرکارؐ پھر ساری خدائی ہو

تمہارا سنگِ در ہے قبلۂ مقصودِ انس و جاں
کہ تم مطلوبِ ذاتِ حق ہو روحِ دلربائی ہو

تمہی سرتاجِ خوباں ہو جہانِ حسن میں آقا
جلیل القدر پیغمبر ہو سرِّ حق نمائی ہو

نہیں ممکن تمہارے حسن کی رعنائیاں دیکھے
نہ جب تک تاب نظّارہ کسی نے حق سے پائی ہو

تھی تو مصدرِ فیض و کرم لطفِ مسلسل ہو
تمہاری ہر عطا پھر کیوں نہ شانِ کبریائی ہو

وہ کیسے چھوڑ سکتا ہے تمہارا دامنِ عالی
نہ جس کو لذّتِ دیدارِ خوباں راس آئی ہو

ملے کیف و سُرورِ معرفت ستّار پھر تجھ کو
جو انکی بارگاہِ ناز تک تیرے رسائی ہو

شرح اسم مبارک "**نور**" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صفت نور بیان فرمائی ہے۔ منجملہ ان آیات کے سورۃ المائدہ آیت ۱۵ میں ارشاد ہوتا ہے "قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین" یعنی بیشک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک یہ قریشی نبی حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے بارگاہ کبریائی میں نور تھا۔ یہ نور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا تو فرشتے بھی اس کی تسبیح کے ساتھ تسبیح بیان کرتے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو یہ نور ان کے صلب میں رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے صلب آدمؑ میں رکھ کر زمین پر اتارا۔ پھر صلب نوح علیہ السلام میں۔ حتیٰ کہ صلب ابراہیم میں ڈالا۔ پھر اللہ تعالیٰ اصلاب کریمہ اور ارحام طاہرہ میں منتقل فرماتا رہا۔ حتیٰ کہ مجھے میرے والدین کریمین سے پیدا فرمایا۔ (کتاب الشفاء)۔ مزید دیکھیے سورۃ النور آیت ۳۵۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس پہ نگاہِ لطفِ شہِ ذی وقار ہے
اس کی گدائی باعثِ صد افتخار ہے

جود و عطا کی اس کے نہیں کوئی بھی مثال
اس کا ہر ایک سائلِ در تاجدار ہے

ششدر ہے کائنات ہر اک شے ہے دم بخود
ہر سمت اس کے بحرِ کرم کا حصار ہے

جلووں کی بھیک ملتی ہے صبح و مسا جہاں
اُس کشورِ حسیں کا وہی تاجدار ہے

صَلِّ علیٰ کہ آج بھی اُس کا رُخِ حسیں
نورِ خدائے پاک کا آئینہ دار ہے

اللہ کا حبیب ہے بندوں کا تاجدار
ملکِ خدا کا سارا جسے اختیار ہے

دکھلا دے وہ جو عارضِ تاباں کی اک جھلک
اس پر متاعِ ہوش و خرد سب نثار ہے

ستارؔ اس کی مدح سرائی نہ کیوں کروں
وہ وارث و ولی ہے مرا غمگسار ہے

شرح اسم مبارک "ولی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تبارک و تعالی کے اسمائے حسنیٰ میں الولی اور المولی بھی ہیں۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں۔ دونوں کے معنی مدد گار کے ہیں۔ اللہ تعالی نے اس اسم مبارک سے بھی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو متصف فرمایا ہے۔ سورۃ المائدہ آیت ۵۵ میں ارشاد ہوتا ہے۔ "تمہارا مدد گار تو صرف اللہ تعالی اور اس کا رسول ہے" اور ایمان والے ہیں جو صحیح صحیح نماز ادا کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ بارگاہ الہی میں جھکنے والے ہیں"۔ اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حالت رکوع میں تھے کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا آپ نے اپنی انگوٹھی اتار کر اسے دیدی۔ (تفسیر ضیاء القرآن)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے "انا ولی کل مؤمن" میں ہر صاحب ایمان کا مدد گار ہوں۔ (مدارج نبوت)۔ اور یہ مدد بہم پہنچانے، راہ ہدایت پر گامزن رکھنے کا سلسلہ اولیاء اللہ کے ذریعہ فیضان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اب بھی جاری وساری ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ جاری رہے گا۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

جو قسمت سے غلامِ سیّدِ لولاک ہوجائے
قسم اللہ کی سب کلفتوں سے پاک ہوجائے

وہ سرتاجِ نبوّت یک بیک پہنچے جو گردوں پر
نہ کیوں اک حشر برپا پھر سرِ افلاک ہوجائے

ملے نہ چند ساعت بھی جو صدقہ ان کے جلووں کا
ابھی یہ گلشنِ ہستی خس و خاشاک ہوجائے

جو وہ مہرِ کرم جلوہ فشاں ہو ذرے ذرے پر
کلیجہ حلقۂ باطل کا کیوں نہ چاک ہوجائے

تماشہ اس طرح ہو کاش برپا رقصِ بسمل کا
کہ خاکِ دشت طیبہ ہی مری پوشاک ہوجائے

تری رحمت سے دیکھوں رُوئے انور کملی والے کا
خداوندا ! شبِ ہجراں کا دامن چاک ہوجائے

کرم اب یہ بھی مجھ پر ہو ترا اے گیسوؤں والے
ترے کوچے میں یہ ستّار مٹ کر خاک ہوجائے

شرح اسم مبارک **"ھاد"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سورۃ الرعد کی ساتویں آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے "آپ تو (کجروی کے انجام بد سے لوگوں کو) ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے آپ ہادی ہیں"۔ اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیر نے حضرت عکرمہ اور ابوضحاک رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ ھاد سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہے کہ آپ منذر (ڈرانے والے) بھی ہیں اور قیامت تک آنے والی سب اقوام عالم کے لئے رہنما بھی ہیں۔ سورۃ الصف کی نویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے "وہی تو ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ وہ غالب کردے اسے سب مذاہب پر" چونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام اقوام عالم کے لئے رہنما بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے ھاد آپ کا اسم صفت ہے۔



صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مرحبا صَلِّ علیٰ مصدرِ فیضِ ازلی
سیّدِ عالی نسب ہاشمی و مطّلبی

کاشفِ رازِ بقا رحمتِ عالم لقبی
مثلِ قرآن ہے صورت تیری اللہُ غنی

تو ہے سر تا بہ قدم حُسنِ خداوندِ جلی
ہر ادا ہے تیری اک نور کے سانچے میں ڈھلی

تو نے لہرا دیا توحید کا پرچم ہر سو
نوعِ انسان کی تقدیر تجھی سے تو بنی

سلسلہ ختم نبوت کا ہوا تجھ پہ شہا
ذاتِ اقدس ہے تیری خاتمِ احکامِ وحی

ہر خزانے کا خدا نے کیا قاسم تجھ کو
کبھی آتی ہی نہیں تیریؑ عطاؤں میں کمی

چاہنے والے تیرے بن گئےؑ خالق کے حبیب
اللہ اللہ تیریؑ شان رسولِ عربی

ہوگیا نام محمدؐ میرا اسمِ اعظم
نام لینے سے ترا جو بھی تھی مشکل وہ ٹلی

اپنے ستّار کو قدموں میں بلا لو آقا
مضطرب رکھتی ہے مجھ کو میری عرفاں طلبی

شرح اسم مبارک "ھاشمی" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پر دادا حضرت ہاشم بڑے سخی، غریب پرور اور فیاض انسان تھے۔ ان کا دسترخوان تنگی و فراغت ہر حال میں وسیع و عام رہتا تھا۔ وہ دولتمند تھے اور مصیبت زدوں کو پناہ دیتے تھے۔ سید البطحا ان کا لقب تھا۔ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قریش کے لئے تجارتی سفر کا طریقہ رائج کیا۔ ایک موسم سرما میں اور ایک موسم گرما میں۔ سورہ قریش (لایلف قریش) میں ان کی توصیف بیان ہوئی ہے۔ حضرت واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود سنا رسول اللہؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے بنی کنانہ کو برگزیدگی عطا فرمائی، اور کنانہ میں سے قریش کو بزرگی عطا فرمائی اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم میں سے مجھے انتخاب کر لیا۔ (مسلم شریف) بنی ہاشم سے نسبت کی وجہ سے آپ کا لقب ہاشمی ہے۔



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کاش میں جذبِ محبت کا تماشہ دیکھوں
جس طرف آنکھ اٹھے آپؐ کا جلوہ دیکھوں

وجد میں ساتھ مرے کون و مکاں رقص کریں
عالمِ کیف میں جب گنبدِ خضرا دیکھوں

کوئی ارماں نہ تمنّا ہے میرے دل میں حضورؐ
بس یہ حسرت ہے کہ اب آپ کا روضہ دیکھوں

آپؐ کے جلوؤں کو یوں دل میں بسا لوں آقا
کہ جہاں چاہوں جمالِ رخِ زیبا دیکھوں

عشق کی کوئی بھی منزل ہو خرد ہو کہ جنوں
ہر جگہ آپؐ کو میں انجمن آرا دیکھوں

دلِ مضطر کی وہیں سجدہ گہِ شوق بنے
آپؐ کا جب بھی کہیں نقشِ کفِ پا دیکھوں

شکرِ سرکارؐ بجا لاؤں نہ کیوں کر ستّار
عالمِ ہوش میں جب ان کا سراپا دیکھوں

شرح اسم مبارک "یتیم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لفظ یتیم کے معنی ہیں وہ نابالغ بچہ جس کے باپ کا انتقال ہو چکا ہو، نہایت قیمتی جوہر اور بڑا موتی- سورۃ الضحیٰ کی آیت ۶ میں ارشاد خداوندی ہے "کیا اس نے نہیں پایا آپ کو یتیم پھر (اپنی آغوش رحمت میں) جگہ دی"- اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکم مادر ہی میں تھے کہ والد ماجد کا سایہ اٹھ گیا پیدا ہوئے تو یتیم تھے- ۶ سال کے ہوئے تو والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا- آپؐ کی پرورش کی ذمہ داری آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے سنبھالی- ۸ سال کی عمر میں آپؐ کے دادا جان بھی دنیا سے رحلت فرما گئے تو یہ سعادت آپ کے حقیقی اور مشفق چچا حضرت ابو طالب کے سپرد ہوئی- انہوں نے آخر دم تک اس خدمت کو اس حسن وخوبی سے انجام دیا کہ اس کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی- (تفسیر ضیاء القرآن)- علامہ قرطبی نے ایک اور معنی میں تفسیر کی ہے کہ یہاں یتیم سے مراد درِ شہوار ہے جو اپنی آب و تاب اور قدر و قیمت میں بے مثال ہوتا ہے-



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر دم میرے زباں پہ ثنائے رسول ہے
عرشِ بریں سے رحمتِ حق کا نزول ہے

لایا ہوں میں جو ہار درود و سلام کے
نعتِ نبیؐ کا اس میں ، ہر اک لفظ پھول ہے

مشکل کشائے خلق ہیں سلطانِ کائنات
ہر بے نوا کی عرض وہاں پر قبول ہے

دستِ کرم میں ان کے ہیں دنیا کی نعمتیں
اُن کی گدائی لطفِ خدا حصول ہے

دل میں گر ان کا عشق نہیں ہے تو کچھ نہیں
تقویٰ ہو یا کہ زہد و ورع سب فضول ہے

خالی نہ جائے در سے گدا ہو کہ تاجور
اُس تاجدارِ ہر دوسرا کا اصول ہے

دکھلا دیں وہ جو چہرۂ پُرنور کا جمال
اہلِ یقیں کی قیمت ایماں وصول ہے

پروردۂ نگاہِ کرم ہوں میں بخش دو
آنکھیں ہیں اشکبار مری دل ملول ہے

مدحت سرا تھا میں کہ یہ ہاتف نے دی صدا
ستّار تیری عرضِ تمنا قبول ہے

شرح اسم مبارک **"یسین"** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کریم کی ۳۶ ویں سورہ کا نام یسین ہے۔ اس کے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ لغت طے میں اس کے معنی اے انسان کے ہیں جس سے مراد اے انسان کامل ہے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ابوبکر وراق کا قول ہے کہ یہ مخفف ہے یا سید البشر کا۔ ترمذی شریف میں حدیث ہے کہ ہر چیز کے لئے قلب ہے اور یسین قرآن کا قلب ہے۔ چنانچہ جس طرح سورہ یسین قرآن کا قلب ہے اسی طرح صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کائنات کے وجود کا باعث ہیں۔ اس میں ایک رمزیہ بھی نمایاں ہے کہ عربی زبان کے حروف ہجی کا آخری حرف "ی" ہے اور قرآن کریم کی آخری سورۃ الناس کا آخری حرف "س" ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ اے زبان و بیان کے حرف آخر، اے مکمل کتاب مبین اور اے نبی آخر۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت شاہ ستار وارثیؒ کی تصانیف

- آیہ رحمت .... (نعتیہ مجموعہ) سال اشاعت ۱۹۷۹ء
- معطر معطر .... (نعتیہ مجموعہ) سال اشاعت ۱۹۸۶ء
- عرفان وارث .... (مناقب) سال اشاعت ۱۹۸۷ء
- حرف معتبر .... (نعتیہ مجموعہ) سال اشاعت ۱۹۹۴ء
- خوشبوئے دوست ...... (عارفہ کلام) زیر طبع
- اقبال اور تعلیمات وارثی .... (زیر طبع)
- آداب احرام .... (مکتوبات) زیر ترتیب
- نشاط روح .... (تصوف پر تحقیقی مقالہ) زیر ترتیب
- اسرار تشخیص .... (زیر طبع)
- گنجینہ مجربات .... (دو جلدیں قلمی)
- معین المبتدی .... (نو مشق شعراء کے لئے معاون کتاب) نامکمل

برائے رابطہ

بزم وارث

قصر وارث ۱/۱۹۰ شاہ فیصل کالونی کراچی ۲۵ - پاکستان

اردو مرکز نیویارک

اردو مرکز نیویارک کے زیر اہتمام اردو زبان کی ترویج و فروغ کے دیگر پروگراموں کے ساتھ ایک نعت کونسل بھی قائم کی گئی ہے۔

ابتدائی مرحلے میں مذہبی اور قومی تہواروں کے موقع پر ادارہ ہذا کے زیر اہتمام مختلف پروگراموں کے انعقاد کے ساتھ ایک لائبریری کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔

نعت گو شعراء کرام اور اردو کی نعتیہ شاعری پر تحقیقی کام کرنے والے اسکالروں سے گزارش ہے کہ ازراہ کرم اپنی مطبوعہ کاوشوں کا عطیہ ارسال فرما کر ادارہ ہذا کی سرپرستی فرمائیں تاکہ آپ کی مقدس نگارشات دیار غیر میں آباد مسلمانوں کو اپنی جانب مائل کر کے ان میں جذبہ حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پروان چڑھانے میں معاون ثابت ہوں۔

نصیر احمد خان وارثی

چیف آرگنائزر اردو مرکز نیویارک

Urdu Markaz New York

73-12, 35 Avenue, Suite E-23, Washington Plaza,
Jackson Heights, NY 11372,
New York, U.S.A.

حضرت شاہ ستار وارثیؒ کی تصانیف

- آیہ رحمت .... (نعتیہ مجموعہ) سال اشاعت ۱۹۷۹ء
- معطر معطر .... (نعتیہ مجموعہ) سال اشاعت ۱۹۸۶ء
- عرفان وارث .... (مناقب) سال اشاعت ۱۹۸۷ء
- حرف معتبر .... (نعتیہ مجموعہ) سال اشاعت ۱۹۹۴ء
- خوشبوئے دوست .... (عارفہ کلام) زیر طبع
- اقبال اور تعلیمات وارثؒ .... (زیر طبع)
- آداب احرام .... (مکتوبات) زیر ترتیب
- نشاط روح .... (تصوف پر تحقیقی مقالہ) زیر ترتیب
- اسرار تشخیص .... (زیر طبع)
- گنجینہ مجربات .... (دو جلدیں قلمی)
- معین المبتدی .... (نو مشق شعراء کے لئے معاون کتاب) نامکمل

برائے رابطہ

بزم وارث

قصر وارث ۱/۱۹۰ شاہ فیصل کالونی کراچی ۲۵ - پاکستان



Urdu Markaz New York

73-12, 35 Avenue, Suite E-23, Washington Plaza,
Jackson Heights, NY 11372,
New York, U.S.A.